عنوان	تیرا میرا الوو
لکھاری	مرحا خان
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

OWC NHN OWC NHN NovelHiNovel.Com OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، "آن لائن ویب چینل" اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

تیرا میرا لو

مرحاخان کے قلم سے

این ایچ این اور ڈبلیو سی پبلیشرز

شوکت وسیم عرف نیم حکیم !!اپنی بوڑھی ہڈیوں پر بوجھ ڈالتے معمول کے انداز میں چہل قدمی کرتے گلی سے گزر رہے تھے۔۔

یہ ایک مڈل کلاس محلہ تھا جہاں کے لوگ بلکل ویسے ہی تھے جیسے عموماً درمیانی طبقے کے ہوا کرتے ہیں۔۔

اس محلے میں بس ایک گھر ایسا تھا جو سب گھروں میں منفرد لگتا تھا۔۔

بہترین انداز میں بنے سفید ٹائلوں والے اس گھر کے سامنے وہ رک گئے۔۔

شوکت وسیم عرف نیم حکیم نے سر اٹھا کر تنقیدی نظروں سے اوپر کی کھلی کھڑکی کو دیکھا جہاں سے کھٹ پٹ کی آوازیں آنے لگی تھیں۔۔

ہونہہ !!انہیں اس گھر کے مکینوں سے اللّٰہ واسطے بیر تھا۔۔انہوں نے ایک لات گیٹ کو رسید کی۔۔

ہائے اللّٰہ !!ان شودوں کا گیٹ بھی ان کے جیسا ہے۔۔بڑبڑا کر وہ وہاں سے نکل لئے۔۔

تھوڑا سا آگے جا کر زمین پر ایک لکڑی کا پھٹا پڑا ہوا تھا۔۔انہوں نے بے دھیانی میں اس پر پاؤں رکھ دیا۔۔

کھڑاک کی آواز آئی اور ان کا پیر گیا گڑھے کے اندر جس کے اوپر پھٹا رکھ کے انہیں دھوکے میں ڈالنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔

داداشوکت دھڑام سے توازن کھو کر نیچے گرے۔۔غصے سے ان کے "نکے" سے ناک کے نتھنے پھول گئے اور پولے پولے ہاتھ کانپنے لگے۔۔

انہیں سیکنڈ لگا تھا یہ سمجھنے میں کہ یہ حرکت کس نے کی تھی۔۔

اوئے عمر!!

ان کی چنگھاڑتی۔۔۔اپس!!! پھنسی ہوئی آواز پر محلے کے تین چار گھروں کی کھڑکیوں سے لوگوں کی منڈیاں باہر نکلیں۔۔

لو جی آج پھر داداشوکت کی بینڈ بجادی عمر نے!! بعض تو دادا بھی نہیں آتا۔۔

لوگ سفید ٹائلوں والے گھر کو دیکھ کر کھسر پھسر کرنے لگے۔۔چلئے چلتے ہیں سفید ٹائلوں والے گھر میں جس کے مکینوں نے داداشوکت کی ناک میں دم کر رکھا ہے۔۔

●●●●

الارم کی چنگھارتی آواز پر وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔۔اپنے اوپر سے سالار کی ٹانگ ہٹا کر اس نے جلدی سے گھڑی میں ٹائم دیکھا۔۔

اوہ نو!!

اس نے بے خبر سوئے سالار، عمر اور فارس پر نظر ڈالی جو گدھے گھوڑے سب بیچ کر سو رہے تھے۔۔

جلدی اٹھو نو بج گئے ہیں !!

وہ ہڑبڑی میں انہیں اٹھاتا واش روم کی جانب بھاگا۔۔تینوں کی نیند بھک سے اڑی۔۔

سالار نے خود سے چپکے عمر کو لات مار کر پرے کیا۔۔

"پڑے ہٹو سویٹ ہارٹ "

غصے میں اس نے اپنا پسندیدہ لفظ بولا۔۔

عمر کے دل پر گھونسا پڑا۔۔

"ایک لات پلس سویٹ ہارٹ؟؟"...

وہ کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھتا اٹھا۔۔

"ابھے باہر نکل بھی جا اب کیا اندر درس دینے لگا ہے!!! "

عمر نے واش روم کا دروازہ بجاتے اندر موجود عالیان پر طنز کیا۔۔

"کیا ایسے ہی باہر آجاؤں پھر کہو گے مولوی بے غیرت ہو گیا۔۔ "

عالیان کی جوابی کاروائی پر سالار کا زبردست قہقہہ چھوٹا۔۔

فارس خاموشی سے دیوار سے ٹیک لگائے ان کی نوک جھونک دیکھ رہا تھا۔۔

تم کیوں چپ ہو سویٹ ہارٹ؟؟

سالار نے اپنے ڈمپل کی نمائش کی۔۔

"اس کی محبوبہ نے اسے اپنے بچوں کا ماموں بنادیا ہے" عمر نے نیا شوشہ چوڑا۔۔

وہاٹ دا۔۔۔۔ !!

فارس اسے گھور کر رہ گیا۔۔

اتنے میں عالیان واش روم سے باہر نکلا۔۔اس کے بعد عمر گھس گیا۔۔ باری باری سب فریش ہوئے۔۔

فارس اور سالار کچن میں گھس گئے جب کہ عالیان نے شرٹ کے بازو فولڈ کیے اور جھاڑ پونجھ والا کپڑا پکڑتے جلدی سے سب کمروں کی ڈسٹنگ کرنے لگا۔۔

شاندار کوٹ سوٹ میں ملبوس جھاڑ پونجھ کرتا یہ نوجوان اپنے شہر کا کامیاب ڈاکٹر تھا۔۔

کنواروں کی بستی میں رہتے اس کے زمے صفائی ستھرائی کا کام تھا۔۔اس کی ٹف روٹین کو دیکھ کر اس پر ترس کھاتے تینوں نے اسے یہ کام سونپا تھا۔۔

جھاڑ پونجھ کر کے اس نے کپڑہ کسی ناپاک چیز کی طرح دور اچھال دیا جو رات کے جوٹھے

برتن اٹھا کر کچن میں جاتے عمر کے منہ پر پڑا۔۔

اوئے کھوتے تو پاگل ہے ؟؟

وہ برتن وہیں زمین پر رکھتے عالیان کے پیچھے دوڑا۔۔عالیان نے اسے اپنی طرف آتے دیکھ

کر دوڑ لگا دی۔۔

سالار ہاتھ میں لکڑی کا چمچہ پکڑے کچن سے باہر آیا۔۔۔پہلے ہی دیر ہو رہی ہے سویٹ

ہاااارٹ۔ٹ.....

وہ ان دونوں کو سرزنش کر رہا تھا کہ زمین پر پڑے برتنوں سے ٹھوکر کھا کر گرا۔۔

یہ کس کی حرکت ہے سویٹ ہارٹ ؟؟

وہ زمین سے اٹھتا غصے سے بولا۔۔

لیکن اس کی پرواہ کیے بغیر دونوں ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔۔درمیان میں

صوفہ تھا۔۔

عالیان نے پاس رکھا جھاڑو پکڑ لیا۔۔

"دیکھ غلطی سے ہوا تھا۔۔"

واہ غلطی تیری اور منہ میرا کالا ہوا "

عمر ہاتھ نچا کر بولا۔۔

انف ! ! فارس تپ کر کچن سے باہر آتا دکھا تو سب چپ چاپ اپنے کاموں میں جت گئے۔۔

وہ واپس کچن میں آیا اور آملیٹ کے لئے پیاز کاٹنے لگا۔۔

اس کی سرمئی آنکھیں پیاز کی وجہ سے نم ہو رہی تھیں۔۔سالار ککنگ میں اچھا تھا اس لئے وہ ناشتہ بنا رہا تھا۔۔عالیان صفائی ستھرائی کر کے دھپ سے لاؤنج میں آ بیٹھا۔۔چند ہی سیکنڈ بعد وہ دونوں ناشتہ لے آئے۔۔

اتنے میں عمر بھی رات کے برتن دھو چکا تھا۔۔اب ناشتے کے برتن وہ آ کر ہی دھوئے گا۔۔

یہ کیا؟؟ عالیان آملیٹ کی عجیب و غریب شکل دیکھ کر منہ بنا گیا۔۔

فارس نے بنایا ہے سویٹ ہارٹ ! !

سالار جلدی جلدی لقمے لیتے ہوئے بولا۔۔فارس بس تھوڑا سا کھا کر اٹھ گیا۔۔وہ آل ریڈی آفس کے لئے بہت لیٹ ہو چکا تھا۔۔

"تم پر شکل گئی ہے آملیٹ کی اس لئے عجیب و غریب لگ رہا ہے۔۔"

عمر نے عالیان کو چھیڑا تو وہ منہ بناتا جلدی جلدی کھا کر اٹھا۔۔

کمرے سے اپنا بیگ پکڑتے وہ ہوسپٹل کے لیے نکل گیا۔۔ سالار البتہ تھوڑا ریلیکس تھا کیونکہ اسکا تھرڈ لیکچر تھا آج۔۔ عمر کے آفس جانے کے بعد وہ دروازہ لاک کرتا اپنی گاڑی میں بیٹھ کر یونیورسٹی کے لئے روانہ ہو گیا۔۔

●●●●

سفید ٹائلوں سے مزین "النور مینشن" میں کل چار افراد مقیم ہیں۔۔ چاروں ایک سے بڑھ کر ایک اور اہلِ محلہ کے بقول کسی نہ کام کے "چھڑے"۔۔

چھڑے وہ اس لیے کہلائے جاتے ہیں کیونکہ وہ چاروں کے چاروں کنوارے ہیں۔۔

فارس، سالار، عمر اور عالیان۔۔

فارس قدرے سنجیدہ اور اپنے کام سے کام رکھنے والا بندہ ہے جو اپنی شاندار پرسنالٹی سے بے پرواہ رہتا ہے۔۔

سرمئی آنکھیں، مغرور ناک، سیاہی مائل عنابی لب، بھری بھری داڑھی، سیاہ گھنے گردن کو چھوتے بال، چھ فٹ دو انچ قد اور کسرتی جسم کا مالک وہ کسی بھی لڑکی کو اپنی کلر لکس سے دیوانہ بنا سکتا ہے۔۔

ایک کامیاب بزنس مین جو بزنس کی دنیا میں اپنا ایک نام بنا چکا ہے۔۔فارس تن تنہا "النور منشن" میں پھیکی زندگی گزار رہا تھا جب اس کی ملاقات "سالار اور عمر" سے ہوئی۔۔

جنہوں نے اس کی زندگی کے سکون کو تہہ و بالا کر کے اسے کھل کر جینا سکھا دیا تھا۔۔

ہیزل گرین آنکھیں، ڈارک براؤن سٹائلش بال، تراشیدہ داڑھی مونچھیں، عنابی لب اور گال میں پڑتے ڈمپل۔۔ چھ فٹ سے نکلتا قد اور کسرتی جسم۔۔

یہ ہے ہمارا سالار جو یونیورسٹی میں لیکچرار اور سٹوڈنٹس کا کرش ہے۔۔اس کا دل ہر لڑکی پر آجاتا ہے جس کی وجہ سے یہ "کیوٹ کمینے" کے نام سے مشہور ہے۔۔

عمر، سالار کا یونیورسٹی کے ٹائم کا جگری دوست ہے۔۔ڈارک براؤن آنکھیں، سیاہ گھنے بال جو سیدھے ماتھے پر گرتے اسے بے حد معصوم بناتے تھے۔۔آنکھ کے پاس تل اسے جاذب نظر بناتا تھا۔۔

وہ الگ بات ہے کہ عمران لوگوں میں سے تھا جو صرف شکل سے ہی معصوم تھے۔۔

بقول دادے شوکت کے عمر "شیطان کا سالا ہے" کچھ ایسا ہی جینا حرام کر رکھا تھا اس نے دادے شوکت کا۔۔

ہلکے گلابی بھرے بھرے لبوں پر ہر وقت شرارتی مسکراہٹ ٹھہری رہتی۔۔ سیاہ ہلکی داڑھی میں مجموعی طور پر وہ ایک خوش شکل نوجوان تھا۔۔

اچھی شکل کے ساتھ ذہانت بھی کمال تھی۔۔ کمپیوٹر میں دلچسپی تھی لہٰذا کورسز کر کے وہ ایک فرم میں کمپیوٹر ایکسپرٹ کے طور پر ہائر کر لیا گیا۔۔

سالار اور عمر ہوسٹل میں رہتے تھے لیکن فارس سے راہ ورسم بڑھنے پر فارس نے انھیں اپنے ساتھ رہنے کی پیشکش کی جسے ہچکچاہٹ کے بعد انہوں نے بالا خر قبول کر لیا۔۔ یوں تینوں کی گہری دوستی ہو گئی۔۔

اس دوستی کا چوتھا حصہ دار عالیان بنا۔۔ ایک دن فارس کے معمولی ایکسیڈنٹ پر وہ اسے قریبی ہسپتال لے گئے جہاں ان کی ملاقات ڈاکٹر عالیان سے ہوئی۔۔

سیاہ آنکھیں، ستواں ناک، عنابی لب، سیاہ داڑھی میں ہلکا سا ابھرتا ڈمپل، ورزشی جسم کا مالک فٹ سا عالیان مہربان اور نرم دل کا مالک تھا۔۔

تینوں اس کے اخلاق سے بے حد متاثر نظر آئے۔۔ عمر کی شرارتوں کی وجہ سے اکثر انہیں اسپتال آنا پڑتا یوں ڈاکٹر عالیان سے ان کی جان پہچان ہو گئی۔۔

پوچھ گچھ پر پتہ چلا کہ وہ ایک فلیٹ میں اکیلا رہتا ہے۔۔ چاروں ایک سے تھے۔۔ فیملی سے محروم۔۔ان کی نوک جھونک دیکھ کر عالیان کا بھی دل چاہتا کہ ان کے ساتھ وقت گزارے۔۔

ایک دن یونہی اس نے کہہ دیا۔۔ پھر کیا تھا تینوں اسکی نہ نہ کے باوجود اسے گھسیٹتے ہوئے "النور منشن" میں لے آئے۔۔یوں اس محلے کے برے دن شروع ہو گئے۔۔

فارس اور عالیان کا تو یونہی نام خراب تھا۔۔۔ اصل کام تو سالار اور عمر کر جاتے تھے۔۔ سالار نے محلے کی کوئی لڑکی نہیں چھوڑی تھی جس پر اس نے لائن نہ ماری ہو۔۔ وہ اپنے ٹائیٹل "کیوٹ کمینے" پر پورا اترتا تھا۔۔

البتہ عمران کاموں سے کوسوں دور شرارتوں میں مگن رہتا۔۔ دادا شوکت اسکی شرارتوں میں اپنی سوکھی سڑی ٹانگ ضرور اڑاتا تھا جس سے دونوں میں ٹھنی رہتی۔۔

●●●●

بلیک ہاف سلیو شرٹ بلو جینز اور جو گرز میں وہ آنکھوں پر گلاسز لگائے یونی میں داخل ہوا۔۔ لڑکیاں مڑ مڑ کر اسے دیکھنے لگیں۔۔

گڈ مارننگ سر!!

چند قدموں کے فاصلے پر کھڑی ایک لڑکی نے بتیسی نکالتے اسے مخاطب کیا۔۔

مارننگ!!

سالار نے ڈمپل کی نمائش کرتے ایک جان لیوا مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی جس پر وہ دل تھام کر رہ گئی۔

"اف سر کتنے کیوٹ ہیں۔۔ "

وہ اپنے دھیان میں سیدھ میں دیکھتا آفس کی جانب جا رہا تھا جب کسی اور لڑکی کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔یپ آئی ایم!!

خود کلامی کرتا وہ آفس میں داخل ہو گیا۔۔چند منٹوں کے بعد وہ ہاتھ میں ایک فائل پکڑے اپنی کلاس کی جانب بڑھ گیا جہاں آج اسکا لیکچر تھا۔۔وہ الگ بات ہے کہ اسکا لیکچر دینے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔۔

گڈ مارننگ سر!!اس کے کلاس میں داخل ہوتے ہی سب سٹوڈنٹس کھڑے ہو گئے۔۔

مارننگ سٹ ڈاؤن !!

وہ ڈائس پر فائل رکھتا کلاس کا چکر لگانے لگا۔۔

"آج ہم روز کے بورنگ لیکچر پر بات نہیں کریں گے۔۔"

کلاس میں شور اٹھا۔۔ان کے خاموش ہونے پر اس نے بات جاری کی۔۔

Today's lecture is on love! What is love......

وہ دلکشی سے مسکرایا۔۔وہ ڈائس کے پاس جا کر پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر کھڑا ہو گیا۔۔

بلیک شرٹ کے ہاف سلیوز سے اسکے کسرتی پھولے بازو نمایاں ہو رہے تھے۔۔ سینے سے چپکی شرٹ دیکھ کر لڑکیاں ٹھنڈی آہیں بھر کر رہ گئی تھیں۔۔

anyone ?

اس نے کلاس پر نظر دوڑائی۔۔

"سر"!!!

ایک لڑکے نے ہاتھ اٹھایا۔۔

سالار نے سر کو خم دیا۔۔

تمام سٹوڈنٹس دلچسپی سے اسے دیکھنے لگے۔۔

"پیار۔۔۔ایک بہت خوبصورت احساس ہے جسے محسوس تو کیا جا سکتا ہے لیکن لفظوں میں بیاں نہیں کیا جا سکتا"!!!

وہ ایک جزب سے بولا۔۔

اوہ!!پوری کلاس میں شور اٹھا۔۔

گڈ!!سالار مسکرایا۔۔

ایک لڑکی کھڑی ہوئی۔۔

"میں بھی کچھ کہنا چاہتی ہوں۔۔ "

یس شیور!!سالار کے اشارے پر اس نے گلہ کھنکارہ۔۔

"پیار۔۔۔نری سر درد ہے سر اگر کسی بزدل سے ہو جائے "

اس نے اگلی رو میں بیٹھے لڑکے کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر کہا جس سے کلاس میں زبردست قہقہے پڑے۔۔سالار نے مشکل سے اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔۔

اور؟؟

سر میں۔۔۔!!!ایک اور لڑکی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"پیار وہ ہے۔۔۔۔" وہ ایک پل کو ٹھہری۔۔

اس نے سالار کو دیکھ کر لب دبائے۔۔

"پیار وہ ہے جو ہر بار آپ کو دیکھنے پر ہوتا ہے "

اسکی دلیری پر سالار کھانسنے لگا۔۔

کلاس میں زبردست شور اٹھا۔۔ سٹوڈنٹس کافی دیر تک ہوٹنگ کرتے رہے۔۔۔

جب شور تھما تو وہ خاموشی سے کلاس پر نظر دوڑانے لگا۔۔ "سب کا پیار کے بارے میں اپنا ایک فلسفہ ہے۔۔ کسی کے نزدیک پیار "درد" ہے اور کسی کے نزدیک پیار "دوا" ہے۔۔ کوئی اسے "حاصل" اور کوئی "لاحاصل" سمجھتا ہے۔۔ ہر کسی کی پیار کے بارے میں منفرد رائے ہے لیکن میرے نزدیک۔۔۔ "پیار دوستی ہے"

اوہ!!! کلاس میں آوازیں بلند ہوئیں۔۔

"ہم دوستی۔۔۔ دوستی ہمیشہ رہتی ہے۔۔"

ساتھ ہی بیل کی آواز آئی۔۔ تو وہ کلاس کو گڈ بائے کہتا فائل اٹھا کر باہر نکل گیا۔۔

سیٹی کی آواز پر راہ چلتی لڑکی نے پلٹ کر دیکھا تو عمر منہ دوسری جانب کرتا خوامخواہ میں نظریں گھمانے لگا۔۔

وہ کچھ دیر پہلے ہی آفس سے آیا تھا۔۔گھر میں فارس کو سویا پا کر وہ باہر گلی میں نکل آیا۔۔

دل میں کھدبد مچی تھی۔۔بقول عمر کے "شوکت سوپ "یعنی دادا شوکت آج کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔۔

اس کی نظر کسی کام سے مٹک مٹک کر جاتی صبا پر پڑی جو دادے شوکت کے گھر سے دو گھر چھوڑ کر رہتی تھی۔۔کی اے؟؟

وہ رکتی اسے تیکھی نظروں سے دیکھ کر بولی۔۔

کیا؟؟میں نے کیا کہا؟؟

وہ فوراانجان بن گیا۔۔

تم نے مجھے دیکھ کر سیٹی کیوں بجائی؟

وہ چند قدم اسکی طرف آتی کمر پر ہاتھ ٹکا کر بولی۔۔

عمر نے ابرو اچکا کر اس کے لڑاکا انداز کو دیکھا۔۔

"او ہیلو میں بھینسوں کو دیکھ کر سیٹی نہیں بجاتا۔۔اتنا گندہ ٹیسٹ نہیں ہے میرا۔۔"

وہ بھی کمر پر ہاتھ ٹکا کر بولا تو صبا کے سر پر لگی تلووں پر بجی۔۔

"تم ہو گے موٹے بھینسے۔۔اپنی شکل دیکھی ہے شیشے میں۔۔بن مانس کے جڑوا بھائی لگتے ہو۔۔آئے بڑے۔۔ہونہہ"!!!

وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی پلٹ گئی۔۔عمر نے گھر کے اندر ایک پیر رکھا اور دوسرا باہر ہی رکھتے گردن ٹیڑھی کر کے اسے دیکھا۔۔

"تم ہو گی کھوت۔۔میرا مطلب گدھی، تمہارا شوہر ہو گا بن مانس۔۔کالے بچے ہوں گے تمہارے "کالے"۔۔

وہ ہاتھ اٹھا کر منہ پر پھیر کر آمین کہتا اندر کی طرف بھاگا لیکن اس سے پہلے ہی صبا نے تان کر جوتا اسکی کمر میں دے مارا۔۔

منحوس مارا کمبخت!!!

اس کو صلواتیں سناتی وہ مٹکتی ہوئی چلی گئی۔۔

عمر نے دروازہ بند کر کے اپنی کمر کم کمرے پر ہاتھ رکھا۔۔آہ!! بھینس کہیں کی۔۔!!!

اسکی کمر پر نیل پڑ گیا تھا۔۔آرام آرام سے چلتا وہ کمرے میں آ کر لیٹ گیا۔۔

"شکر ہے کسی نے دیکھا نہیں۔۔"

دل میں اسے کوستے وہ سونے کی تیاری کرنے لگا کیونکہ رات کو ان نمونوں نے جلدی سونے کب دینا تھا۔۔

وہ معمول کے انداز میں ہوسپٹل کا راؤنڈ لگا رہا تھا۔۔ڈاکٹروں کے مخصوص یونیفارم میں وہ ایک وارڈ کے سامنے رکا۔۔

جہاں ایک لڑکی ڈاکٹر عالیان سے چیک اپ کروانے پر اسرار کر رہی تھی۔۔

"دیکھیں ڈاکٹر عالیان مصروف ہیں آپ یہیں سے چیک اپ کروالیں۔۔"

جونیئر ڈاکٹر نے بے چارگی سے کہا۔۔وہ عجیب سی سچوایشن میں پھنس گئی تھی۔۔

اہم!!اس نے کھنکار کر انہیں اپنی جانب متوجہ کیا۔۔

"آجائیں میں آپ کا چیک اپ کر دیتا ہوں۔۔"

پاس کھڑی نرس نے مسکراہٹ دبا کر عالیان کو دیکھا تو وہ جھینپ کر اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔۔

رولنگ چیئر پر بیٹھ کر وہ سامنے بیٹھتی پیشنٹ کی طرف متوجہ ہوا۔۔

جی کیا تکلیف ہے؟کس چیز کا چیک اپ کروانا ہے آپ نے؟وہ سنجیدہ مگر نرم لہجے میں بولا۔۔

"ڈاکٹر عالیان بہت سنجیدہ مسلہ ہے بلکہ مرض ہے جو بس آپ ہی دور کر سکتے ہیں۔۔"

وہ تفکر سے کرسی پر آگے ہوتی بولی۔۔

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔۔

"دیکھیں آپ مرض بتائیں گی تو ہم اسکا علاج کر سکیں گے نہ؟"

وہ دونوں ہاتھوں کو باہم ملا کر اس سے پوچھنے لگا۔۔

آج اس نے ایک آپریشن کیا تھا جس پر کافی وقت صرف ہوا تھا۔۔وہ کافی تھک چکا تھا اور اب جلد از جلد واپسی کے لئے نکلنا چاہتا تھا۔۔

اس نے گھڑی میں وقت دیکھ کر اسے بولنے کا اشارہ کیا۔۔"وہ اصل میں مجھے مرضِ عشق لاحق ہو گیا ہے ڈاکٹر عالیان"!!!

وہ آنکھیں بار بار جھپک کر بولی۔۔

لیکن اس میں میں کیا مدد کر سکتا ہوں آپ کی۔۔؟

وہ سٹپٹا گیا۔۔

"آپ ہی تو میری مدد کر سکتے ہیں مجھ سے شادی کر لیں۔۔۔"

وہ اس کے سامنے آتی گھٹنوں کے بل بیٹھتی التجا آمیز نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

وہ بدک کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔اس کا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا۔۔"دیکھیں اٹھیں یہاں سے۔۔پلیز جائیں یہاں سے آپ کو واقعی علاج کی ضرورت ہے۔۔"

جلدی سے چیزیں سمیٹ کر وہ روم سے باہر نکل گیا۔۔

وہ لڑکی بھی اسکے پیچھے آنے لگی۔۔

"سسٹر اس پیشنٹ کو دیکھیں۔۔'

جھنجھلا کر وہ ایک نرس کو اسے لے جانے کا اشارہ کرتا اپنا بیگ تھامے تیزی سے ہوسپٹل کی سیڑھیاں پھلانگتا کار میں آ بیٹھا۔۔

اف!!! سر کی پشت سیٹ سے ٹکا کر وہ آنکھیں موند گیا۔۔چند سیکنڈ خود کو نارمل کرنے کے بعد اس نے کار سٹارٹ کی اور گھر کے لیے نکل گیا۔۔

شام کا وقت تھا جب وہ ہوسپٹل سے تھکا ہارا آیا۔۔اندر ٹی وی لاؤنج میں فارس اور سالار آرام دہ حالت میں بیٹھے ٹی وی پر کوئی ایکشن مووی دیکھ رہے تھے جب کہ عمر اوپن کچن میں کھڑا کھانا بنا رہا تھا۔۔

آج سالار نے کھانا بنانے سے چھٹی لے لی تھی لہذا عمر نے یہ کہہ کر کے "جیسا بھی بنا ٹھوس لینا" کھانا بنانا شروع کر دیا تھا۔۔

تھک گئے ہو سویٹ ہارٹ؟

سالار نے صوفے پر نیم دراز ہوتے گردن موڑ کر عالیان سے پوچھا۔۔

ہم ٹف ڈے تھا آج کا!! میں چینج کر کے آتا ہوں۔۔!!!

اس کی بات پر سالار سر ہلا گیا۔۔

سویٹ ہارٹ تمہارا شادی کا کب ارادہ ہے؟

اس نے اب کہ فارس کی جانب رخ کیا جو کندھے اچکا گیا۔۔"فلحال کوئی ارادہ نہیں۔۔"

سلیو لیس بلیک لوز سی شرٹ کے ساتھ ٹراؤزر پہنے وہ سر کے پیچھے ہاتھ ٹکاتا لاپرواہی سے بولا۔۔

سالار نے اسکے خوبرو چہرے کو دیکھا۔۔۔

کیا؟ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟

اسکی نظریں خود پر مرکوز پا کر وہ ٹی وی سے نظریں ہٹا کر بولا۔۔

"فارس ڈیئر کتنی لڑکیوں کو ریجیکٹ کر چکے ہو تم۔۔۔میرا ایسا سین ہوتا تو اب تک چار پانچ سے شادی کر چکا ہوتا۔۔" وہ شرارت سے بولا تو فارس مسکرا کر سر جھٹک گیا۔۔استغفراللّٰہ!!! تمہارا دل تو "بس" کی طرح ہے۔۔آتے جاؤ آتے جاؤ !!

عالیان فریش سا ڈھیلے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس اس کے برابر بیٹھتا خوش گواری سے بولا۔۔

اچانک اس کی نظر عمر پر پڑی جوان کی طرف پشت کئے چولہے کے پاس کھڑا کمر ہلا ہلا کر کھانے میں چمچ ہلا رہا تھا۔۔

"ابھے وہ دیکھ"!!

اس نے سالار اور فارس کا دیہان عمر کی طرف کروایا۔۔"والیم کم کر۔۔"!!!

عالیان چپ ہو کر منہ پر انگلی رکھ گیا۔۔

"ابھے سویٹ ہارٹ اپنا نہیں ٹی وی کا۔۔"

سالار نے اسکی گدی پر ایک چماٹ رسید کی۔۔

فارس نے آگے ہوتے رموٹ پکڑ کر والیم کم کر دیا۔۔

اب عمر کی آواز واضح ہوئی۔۔

"مائی نیم از عمر۔۔۔عمر کو جوانی۔۔۔آئی ایم توسک۔۔۔۔آہ"!!!

سالار نے صوفے پر جھکتے نیچے سے سلیپر اٹھا کے اس کی ہلتی کمر کا نشانہ لیا۔۔

وہ جو اپنے آپ میں مست کمر ہلاتا گاناگاتا ہوا چمچ ہلا رہا تھا۔۔

"اوئی ماں! نازک کمر توڑ دی میری۔۔"

وہ ناک پھلا کر پلٹا۔۔

کس نے یہ بے ہودہ حرکت کی ہے؟؟

باری باری اس نے تینوں کو گھورا۔۔

میں نے نہیں کی !! فارس اور عالیان بیک وقت بولے۔۔

اسکی توپوں کا رخ سالار کی جانب ہوا۔۔

"تو کیا ہو گیا سویٹ ہارٹ ایک جوتا ہی توپڑا ہے "اس کے لاپرواہ انداز پر عمر کو تو پتنگے لگ گئے۔۔

پہلے بھی وہ عین اس مقام پر جوتا کھا چکا تھا۔۔

"کسی دن میری کمر ہی اڑا دینی تم نے، جوتا ہی توپڑا ہے۔۔"

وہ اسکی نقل اتار کر بولا۔۔

پانی پیتے فارس کے منہ سے پانی نکلتے نکلتے بچا۔۔ عالیان بھی ہستا ہوا دونوں کی نوک جونک سے

محظوظ ہو رہا تھا۔۔ "آج کا دن ہی منحوس ہے پہلے اس چھمک چھلو سے پڑا اور۔۔۔ "

اس نے زبان دانت تلے دبائی لیکن اب تیر کمان سے نکل چکا تھا۔۔

"ہیں ہیں؟؟ کس سے پڑی کیا پڑی؟"

سالار اس کی سر پر پہنچ گیا۔۔

"ڈرا کیوں رہا ہے منحوس شکل پیچھے کر۔۔"!!!

دیکھ فارس اس کو یہاں سے "دف۔۔ فعاان" کر دے نہیں تو میں نے یہ سالن والا چمچہ اس کے

منہ پر مل دینا ہے۔۔!

وہ جھنجھلا گیا۔۔

فارس نے پانی کا گلاس سلیب پر رکھا اور سالار کو لیے واپس صوفے پر آن بیٹھا۔۔

"ہاں یاد آیا۔۔میرے ایک جاننے والے ہیں۔۔ان کے کوئی دور پار کے رشتے دار کرائے پر گھر دیکھ رہے ہیں۔۔ان کو بہت ضرورت ہے۔۔وہ مجھ سے گزارش کر رہے تھے کہ اگر اس گھر میں کرائے پر کچھ جگہ مل جائے۔۔"

عالیان سنجیدگی سے فارس کو دیکھ کر بولا۔۔

"میں نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ فیصلہ تم ہی کو کرنا ہے۔۔"!

سالار بھی خاموشی سے فارس کا چہرا دیکھنے لگا۔۔

"اہم تو مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے تم انھیں کہہ دو وہ رہ سکتے ہیں یہاں اوپر والا پورشن ویسے بھی فری ہے۔۔"!!!

فارس کے نرمی سے کہنے پر اس نے سینے میں اٹکی سانس خارج کی۔۔وہ فطرتاً ایک نرم دل کا مالک تھا اس لئے چاہتا تھا کہ اگر انہیں واقعی بہت ضرورت ہے گھر کی تو ان کی مدد کرنی چاہیے۔۔

تھینکس بڈی!!اس نے آگے بڑھتے فارس کو گلے لگا لیا۔۔فارس نے مسکرا کر اس کے گرد بازو پھیلا لئے۔۔

"لیلیٰ مجنوں کا رومینس ختم ہو گیا ہو تو کھانا کھا لیں۔۔؟؟؟عمر نے ہانک لگائی تو وہ کھانے کے برتن لینے کچن چلا گیا۔۔

●●●●

اگلے دن صبح کے وقت فارس جلدی اٹھ گیا۔۔اتوار کا دن تھا تو باقی تینوں بے سدھ سوئے پڑے تھے۔۔

وہ گھر کی پچھلی جانب آگیا جہاں ورزش کا کچھ سامان پڑا تھا۔۔اس نے شرٹ اتار دی۔۔

کسرتی سینا سکس پیکس اور بازو کے پھولے مسلز۔۔وہ ایکسر سائز کے معاملے میں بہت جنونی تھا۔۔

شارٹس میں ملبوس وہ زمین پر فیبرک بچھاتا اس پر ورزش کرنے لگا۔۔کچھ دیر بعد وہ اوندھا ہوتا پوزیشن چینج کرتا پش اپس کرنے لگا۔۔

ساٹھ پش اپس مکمل ہوئے ہی تھے کہ عمر اس کی پیٹھ پر دھپ سے آ کر بیٹھ گیا۔۔فارس کا توازن بگڑا اور وہ اوندھا زمین پر گر گیا۔۔

"وہاٹ دا۔۔۔" !!!

فارس اسے پیچھے گرا کر اٹھا اور اسے دبوچ لیا۔۔

"ہاہاہا!!!چھوڑ یار گدگدی ہو رہی ہے میرے کو۔۔"

اسے پاگلوں کی طرح ہنستا دیکھ کر فارس خود بھی ہنستے ہوئے پیچھے ہٹا۔۔اتنے میں سالار کے پیچھے آنکھیں ملتا عالیان بھی وہاں آگیا۔۔

"صبح صبح کیا ہو رہا ہے سویٹ ہارٹس؟؟؟"

"یار ایک تو میری تیری یہ سویٹ ہارٹ کی بک بک سے تنگ آگیا ہوں۔۔اگلے کو سوجوتے مارنے کے بعد بھی تو کہہ دیتا سویٹ ہارٹ۔۔" !

عمر اسکے سویٹ ہارٹ کہنے پر شدید بدمزہ ہوا۔۔

جواباً سالار نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں اسے دیکھا۔۔

"کیمل (اونٹ) رے کیمل (اونٹ) تیری کون سی ٹوٹل (کل) سیدھی۔۔"!!!

محاورے کی ٹانگ بازو توڑ کر عمر پیٹ پوجا کرنے کچن کی جانب چلا گیا۔۔

سالار نے ناسمجھی سے اس چلتی پھرتی بلا کو دیکھا۔۔ کیا کہہ کر گیا ہے یہ۔۔؟

فارس کندھے اچکا کر زمین سے ورزش کا سامان سمیٹنے لگا۔۔

"نائس باڈی"!!!

عالیان نے ستائشی نظروں سے فارس کے کسرتی جسم کو دیکھا۔۔

"شرم کر کچھ۔۔" سالار نے اسے ڈپٹا تو وہ سٹپٹا گیا۔۔ بدتمیز!!!

اسے گھوری سے نوازا تا وہ وہاں سے کھسک گیا۔۔

"بڑا مزہ آتا مجھے اسے تنگ کر کے" اسکے بھاگ جانے پر سالار قہقہہ لگا گیا۔۔

فارس بھی ہنس پڑا۔۔

"کل کرائے دار آرہے ہیں۔۔ آج یہ کپڑوں کا پھیلاوا سمیٹ لیتے ہیں اور اوپر والے پورشن میں

جتنا سامان ہے ہمارا وہ نیچے شفٹ کر لیں گے۔۔"

وہ سالار کو کرائے داروں کی آمد کے بارے میں آگاہ کرنے لگا۔۔

آئی سی لیکن کتنے لوگ ہیں وہ؟؟

اپنی معلومات میں اضافے کے لئے اس نے فارس کے ساتھ اندر جاتے ہوئے پوچھا۔۔

پتہ نہیں۔۔! عالیان کو پتہ ہوگا اس کے جاننے والے ہیں شاید!! کچن میں آکر پانی کی بوتل منہ سے لگا کر وہ سلیب سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔

سالار گہری سانس لیتے فریج سے ناشتے کا سامان نکالا۔۔

"آج کا دن بہت بزی جانے والا ہے۔۔"

وہ فرائینگ پین چولہے پر رکھتا فارس کو دیکھ کر بولا۔۔"ابھی تو مشین بھی لگانی ہے"

فارس کی معلومات پر وہ کراہ کر رہ گیا۔۔

●●●●

یہ لے پکڑ!!!

عمر نے گندے کپڑوں کا ڈھیر لا کر سالار اور عالیان کے اوپر پھینک دیا۔۔

"جاہل سویٹ ہارٹ یہ کیا بدتمیزی ہے"

سالار کپڑوں کے ڈھیر سے سر نکالتا چیخا۔۔

"یخ تیرے گندے موزوں کی بو سے میں دمہ کا مریض بن جاؤں گا۔۔"

عالیان نے جھنجھلا کر گندے کپڑے پرے پھینکے۔۔

"میرے موزے کی بدبو سے تجھے دمہ ہوگا مولوی لیکن تیرے بنیان کی بدبو سے بندہ سیدھا اوپر پہنچ جائے گا۔۔"!!

عمر نے بھی حساب بے باق کیا۔۔

فارس نے ان کو افسوس بھری نظروں سے دیکھا۔۔

"تم لوگوں کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔"!!!

"ہو سکتا ہے نہ،، اسکی شادی ہو سکتی ہے کروادے تجھے اللّٰہ کا واسطہ جان چھوٹے اس خبیث سے۔۔"

سالار نے اسے کچا چبا جانے والی نظروں سے دیکھتے فارس کو مشورہ دیا۔۔

عالیان، فارس کے ساتھ کھڑا ہوتا مشین میں پانی بھر کے صرف ڈالنے لگا۔۔ جب خوب جھاگ بن گئی تو اس نے چند کپڑے مشین میں ڈال دیے۔۔

فارس ٹیپ کھول کر ٹب میں پانی بھرنے لگا۔۔ چند منٹوں بعد عالیان نے کپڑے نکال کر فارس کے پاس زمین پر رکھ دیے۔۔

یوں عالیان کپڑے ڈالتا اور نکالتا جاتا،، فارس کپڑے دھوتا،، سالار ڈرائیر می ڈال کر سکھاتا جا رہا تھا۔۔

جبکہ عمر۔۔۔۔ تار پر ڈال کر فارغ کھڑا ایک پیر اوپر اٹھاتا بازو پھیلا کر فضا میں پرواز کرنے کی تیاری کر رہا تھا۔۔ فارس کو شرارت سوجھی۔۔

اس نے ہاتھ میں پکڑے صابن لگے تولیے کو دیکھا۔۔ اگلے لمحے اس نے تولیہ کھینچ کر عمر کے منہ پر دے مارا۔۔

ایک تانگ پر کھڑے عمر کا توازن بگڑا اور وہ پورے قد سے نیچے گیلی زمین پر دھڑام سے گرا۔۔

سالار اور عالیان کے قہقہے چھوٹ گئے۔۔ عمر کو اٹھ کر اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر فارس نے سالار کے ہاتھ سے جلدی سے پائپ پکڑا اور اسکا رخ عمر کے پیروں کی جانب کر دیا۔۔اسکا پیر پھسلا اور وہ ایک بار پھر سے گیا۔۔

عالیان ہنس ہنس کر دہرا ہو گیا۔۔

"بڑی ہسی آرہی ہے تجھے۔۔۔؟؟"

عمر نے عالیان کی ٹانگ اپنی طرف کھینچی۔۔

آہ!! وہ چیختا ہوا اس کے اوپر آ گرا۔۔

"لو شروع ہو گیا ان کا رومینس"!!

سالار کے تبصرے پر فارس دوہرا ہو کر ہنسنے لگا۔۔

مسلسل ہسنے سے اس کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔۔

عمر کی بس ہوئی تھی۔۔ وہ اٹھا اور ان دونوں کے پیچھے بھاگا۔۔ راستے میں اس نے صابن سے لتھری پینٹیں اٹھائیں اور ایک ایک دونوں کی جانب اچھالی۔۔

سالار کی ناک میں صابن گھس گیا۔۔ وہ جلدی سے ٹیپ کی طرف دوڑا۔۔ فارس کے بال گندے ہو چکے تھے۔۔ بھاگتے ہوئے زمین پر گرے پانی سے اس کا پیر پھسلا اور وہ زمین بوس ہو گیا۔۔۔

لیکن۔۔۔ ساتھ عمر کا بازو پکڑنا نہ بھولا۔۔

سالار اپنا بدلہ لینے کے لئے عمر کے اوپر آ کر بیٹھ گیا۔۔عالیان نے پائپ پکڑ کر تینوں کو مکمل بھگو دیا۔۔

"پرے مر موٹے بھینسے۔۔یااللہ تو ان کو اوپر اٹھا لے۔۔ایسے کمینے دوست نہیں چاہیے مجھے۔۔"!!!

اسکی بکواس پر سالار نے رکھ کر دو اسکی گردن پر لگائیں۔۔

فارس زمین سے اٹھا اور اپنی جگہ جا کر بچے ہوئے کپڑے دھونے شروع کر دیے۔۔اس کی دیکھا دیکھی باقی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔۔وقت کم تھا اور ابھی بہت سے کام کرنے تھے۔۔

●●●●

شام ڈھل رہی تھی۔۔وہ چاروں محلے کے لڑکوں کے ساتھ گلی میں کرکٹ کھیل رہے تھے۔۔

لڑکیاں گھروں سے جھانک رہی تھیں تو کچھ گھروں کے کھلے دروازوں کے باہر بڑی بیبیاں بیٹھی چغلیوں میں مشغول تھیں۔۔

فارس نے زوردار بال کروائی۔۔عمر نے بیٹ سنبھال کر پوری قوت سے بال کو ہٹ کیا۔۔

بال اڑتی ہوئی جا کر دادے شوکت کی کھڑکی توڑ کر اس کی آنکھ پر بجی۔۔

عالیان اور سالار نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

"یہ تو گیو کام سے" ان کے ساتھ کرکٹ کھیلتا ایک لڑکا اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں سے کھسک گیا۔۔

کھوتے!!!

دادے کی آواز پر لڑکیوں کی کھی کھی نکل گئی۔۔

"وے عمر توں سارا دن نکمانا کارہ پھر دا رہنااے۔۔ تو ویاہ (شادی) کرا کے محلے دی جان کیوں نئ چھڈدا؟؟"

پڑوس کی ایک چاچی نے اسے گھوری ڈالتے کہا تو وہ بتیسی نکال کر ان کی طرف مڑا۔۔

"اپنی کُڑی دے دیو فر"!!!

(اپنی لڑکی دے دیں پھر)

چاچی نے پیر سے چپل اتار کر اسے دے ماری۔۔ محلے کی خواتین عمر کی بات پر ہسنیں لگیں۔۔

"وے فارس تو تے سمجھدار ایں اینوں وی کجھ عقل مت دے۔۔ "

وہ دوبارہ فارس سے مخاطب ہوئیں تو وہ سر ہلا گیا۔۔

اب ہال کا کیا کریں؟ سالار ان کے قریب آیا۔۔

میں دسوں؟ (بتاؤں)

دادے شوکت کی آواز پر وہ چاروں پلٹے۔۔ تہہ بند باندھے سوجھی آنکھ لئے وہ غیض وغضب سے ان چاروں کو گھورنے لگا۔۔

"لو آگیا شوکت سوپ"!!!

عمر کی ہانک پر عالیان نے سلگ کر ایک دھموکا اسکی کمر میں جڑا۔۔ وہ سی کر کے رہ گیا۔۔

"میں معافی چاہتا ہوں سب کی طرف سے۔۔ غلطی سے ہوا ہے"

فارس معذرت خواہانہ نظروں سے انہیں دیکھتا بولا تو دادے شوکت نے تیکھی نظروں اپس چُنی چُنی آنکھوں سے عمر کو پھر اسکے ہاتھ میں پکڑے بیٹ کو گھورا۔۔

"تمہارا اشارہ کھڑکی کی جانب ہے یا میری آنکھ کی جو اس کھوتے نے جان کر سجھائی ہے؟ "

فارس نے بہت مشکل سی اڈتی مسکراہٹ دبائی۔۔

"دادا سویٹ ہارٹ عمر کھوتے کو چھوڑیں آپ بھی ہمارے ساتھ کرکٹ کھیلیں نہ۔۔"!!!

سالار نے فارس اور عالیان کو دیکھتے آنکھ ماری۔۔

"میں کھیلوں اس عمر میں؟؟؟"

دادے شوکت کو نئی سوجھی۔۔

"ہاں نہ ابھی تو آپ کی ہنسنے کھیلنے کی عمر ہے"!!!

عالیان نے زیادہ ہی لمبی چھوڑ دی۔۔

تینوں سے ہنسی روکنا محال ہو گیا۔۔ عمر نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

دادے شوکت نے کڑے تیوروں سے اسے گھورا تو وہ منہ سے ہاتھ ہٹاتا ناک کے آگے ہلانے لگا۔۔

"بدبو بہت آ رہی ہے۔۔ "

فارس ہنسی روکنے کو کھنکارا۔۔

"اہم یہ لیں پہلے آپ کی باری ہے "

سالار نے زمین پر گرا بال ان کی طرف بڑھایا تو وہ سوکھے سڑے بازو کو گول گھما کر عمر کے سامنے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو گئے۔۔

دادے نے پیچھے دیکھا تو پیٹ پکڑ کر ہستے عالیان اور سالار کے چہرے پل میں سنجیدہ ہوئے۔۔

فارس منہ پر ہاتھ کی مٹھی بنا کر رکھ گیا۔۔

دادا شوکت بال گھما کر کچھوے کی رفتار سے دوڑا۔۔دو قدم آگے جاتے ہی اس کا تہہ بند ھ کھل گیا۔۔

محلے کی خواتین دوپٹہ منہ پر رکھتیں اندر دوڑیں۔۔

"ہاہاہا!!!۔۔۔دادے تو نے دل والا کچھا ڈالا ہے۔۔۔"!!!

عمر مزید اپنی ہنسی نہ روک سکا۔۔وہیں زمین پر بیٹھ کر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔۔

دادے شوکت نے تہہ بند زمین سے اٹھا کر باندھا اور پیر سے جوتا اتارا۔۔وہ چاروں بلا وہیں چھوڑتے سر پر پیر رکھ کر بھاگ گئے۔۔

●●●●

چور!!چور!!چھوڑ میرا بیگ۔۔۔!!!

ابھے گدھے رک،دیکھ آخری بار کہہ رہی ہوں میرا بیگ چھوڑ دے نہیں تو۔۔۔!!!

وہ راستے میں آتی رکاوٹوں کو پھلانگتی مسلسل اسکے پیچھے دوڑ رہی تھی جو اسکا بیگ چھین کر بھاگا تھا۔۔

راہ چلتے لوگ مڑ مڑ کر انہیں دیکھ رہے تھے۔۔البتہ اس لڑکی کی مدد کرنے کی زحمت کسی نے نہیں کی تھی اور نہ اسے کسی کی مدد کی ضرورت تھی۔۔

وہ اکیلی ہی سب کو کافی تھی۔۔ سٹیپس میں کٹے کندھوں تک آتے سلکی بال جو اونچی پونی میں مقید بھاگنے کے باعث ادھر اُدھر لہرا رہے تھے۔۔

جینز کے ساتھ گھٹنوں تک آتا کرتا پہنے پیروں میں پہنے جوگرز سے اس نے راستے میں آتے پتھر کو ٹھوکر ماری۔۔نیلی بلی سی تیز بڑی بڑی آنکھوں سے اس نے لڑکے کی پشت کو کچا چبا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔

"میرا دل یہ پکارے آجا۔۔۔"!!!

وہ لڑکا اسکا بیگ لہرا کر گنگناتا ہوا آگے آتے سیڑھیوں کے طویل سلسلے کو پھلانگ کر آگے نکل گیا۔۔

نور نے گلابی چھوٹے سے لب دانتوں میں دبا کر ایک نظر سیڑھیوں کو دیکھا۔۔

بس اب بہت ہوا !!

تیکھے نقوش میں غصے کی سرخی شامل ہو چکی تھی۔۔بازو فولڈ کرتے اسنے سپیڈ تیز کی اور سیڑھیاں پھلانگ کر اسکے قریب پہنچتی اسکی گدی پر رکھ کر دو ماریں۔۔

"ابھے کدھر جارہا ہے کسی مرتے انسان کی آخری سانس،، تجھے کیا لگا نور کے ہاتھ سے بچ جائے گا تو ہاں؟؟"

اس سے اپنا بیگ چھینتی اسکی کمر میں ایک لات رسید کرتی وہ دانت کچکچا کر بولی۔۔

راہ گزر محظوظ ہو کر ایک لڑکی سے لڑکے کو پٹتا دیکھ رہے تھے۔۔

اس کے بال نوچ کر دو چار اور رسید کرتی اپنے کرتے کو جھٹکے سے سیدھا کرتی وہ سیدھی ہوئی۔۔

ہنہ!!! گھنی پلکیں اٹھا کر لوگوں کو دیکھ کر ہنکارا بھرتی وہ بیگ کندھے پر ڈالتی اپنے مغرور انداز میں چلتی چلتی واپس آئی۔۔

کھلے دروازے سے اندر داخل ہو کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں آئی۔۔اندر کا منظر دیکھ کر اس کا دل کیا مقابل کا کچھ کر ڈالے۔۔

حور۔۔۔؟؟ یہ کون تھی جس نے دوسروں کی ناک میں دم کر کے رکھ دینے والی نور کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔۔

نیلی آنکھیں، بڑی گھنی پلکیں، کیوٹ چھوٹے سے عنابی لب، مسکرانے سے گال میں پڑتے ڈمپل والی کیوٹ سی حور! نور کی بہن۔۔!

اس وقت وہ کمر تک آتے بھورے سلکی بالوں کی اونچی پونی کئے ہوئے تھی۔۔وہ اپنی شرارتوں سے سب کو تنگ کر کے رکھنا اپنا فرض سمجھتی تھی۔۔

اب بھی وہ نور کے کمرے میں گھسی اسکی چھپائی چاکلیٹس پر ہاتھ صاف کر رہی تھی کہ نور کی آواز پر پلٹی۔۔نور خطرناک تیوروں سے اسکی جانب بڑھی۔۔

حور نے تکیہ اٹھالیا۔۔نور نے بھی ایک تکیہ کھینچ کر اٹھایا اور یہ شروع ہوئی دونوں کی نہ ختم ہونے والی جنگ۔۔!!!

"تونے میری چاکلیٹس کو ہاتھ کیسے لگایا؟؟؟۔۔۔"

نور نے تکیہ اس کے سر پر مار کر پوچھا۔۔

حور نے بکھرے بال ایک ہاتھ سے سمیٹ کر پاس پڑی چاکلیٹس کو ہاتھ لگایا۔۔

"ایسے!!!۔۔۔"

زبان چڑا کر اسنے نور کو دیکھا تو وہ دانت کچکچا کر اسکو تکیے مارنے لگی۔۔۔

دااااددوووووو؟؟ حور اسکے وار کو روکتی چلائی۔۔۔

●●●●

حور کے چیخنے پر تاج بیگم ماتھا پیٹ کر ان کے کمرے کی جانب بڑھیں۔۔ناک پر ٹکی عینک کو ٹھیک کر کے انہوں نے دروازہ کھولا تو تکیہ سیدھا آکر ان کے منہ پر لگا۔۔

ایک دوسرے کو زوروشور سے تکیے مارتی نور اور حور کو بریک لگا۔۔

جیسے ہی نور نے تاج بیگم کی طرف دیکھا اسکی ہسی نکل گئی کیونکہ ان کی ناک پر ٹکی عینک ٹیڑھی ہو گئی تھی۔۔ حور کا چہرہ ہسی روکنے کے چکر میں سرخ ہو گیا۔۔

"غضب خدا کا، لوٹھا کی لوٹھا ہو گئی ہو لیکن عقل تم دونوں کی گھٹنوں میں ہے"!!

وہ عینک سیدھی کرتیں دونوں کو ڈپٹنے لگیں۔۔

ان کی بات پر حور نے فوراً اپنے گھٹنوں کو دیکھا تھا۔۔

"ارحا، مرحا کب سے پیکنگ کرنے میں لگی ہیں لیکن مجال کہ تم دونوں کو توفیق ہوئی ہو بہنوں کی مدد ہی کروا دو۔۔"

وہ عینک کے پیچھے سے انھیں گھورتی ہوئیں بولیں تو وہ ڈھیٹ پنے سے بتیسی کی نمائش کرنے لگیں۔۔

"خبردار اب تم دونوں کی آواز آئی تو۔۔ سارا گھر سر پر اٹھا رکھا ہے "

کڑے تیوروں سے ان دونوں کو گھورتیں وہ واپس چلی گئیں۔۔

یار ہم اتنے سے سر پہ پورا گھر کیسے اٹھا سکتے ہیں؟

حور کے آنکھیں پٹپٹا کر کہنے پر وہ اسکے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہس پڑی۔۔

●●●●

کب ختم ہو گی یہ پیکنگ؟؟

مرحا کی اکتاہٹ بھری آواز پر ارحا نے کاٹن میں برتن رکھتے اسکی جانب دیکھا۔۔

کمر سے نیچے جاتی سیاہ سلکی بالوں کی چوٹی سے لٹیں نکلی ہوئیں تھی۔۔

نیلی آنکھوں پر جھکی گھنی پلکیں، تراشیدہ گلابی ہونٹ، ستواں چھوٹی سی ناک، بیضوی چہرہ جس پر از حد معصومیت تھی۔۔

وہ کب سے ارحا کے ساتھ مل کر پیکنگ کر رہی تھی جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

اسکے مقابلے میں ارحا کے چہرے پر عمر کے لحاظ سے تھوڑی سنجیدگی تھی۔۔اسکے نین نقش بھی باقیوں کی طرح تھے۔۔

سب بہنوں میں ایک چیز یکساں تھی۔۔"نیلی آنکھیں "

ارحا نے لمبے بالوں کو پھر سے لپیٹ کر جوڑا کیا۔۔

وہ سب سے بڑی اور سمجھدار تھی۔۔مرحا بھی کسی حد تک سمجھدار تھی۔۔وہ ارحا کا اکثر ہاتھ بٹادیا کرتی تھی لیکن حور اور نور میں ابھی بھی بچپنا تھا۔۔

ایک سال کا فرق ہونے کی وجہ سے دونوں کی خوب لگتی تھی۔۔

"اچھا بس کچھ ہی چیزیں رہ گئی ہیں۔۔یہ باکس بند کرواؤ میرے ساتھ"!!

وہ جوتے اور دیگر چھوٹی موٹی چیزیں ایک کاٹن میں ڈال کر مرحا سے مخاطب ہوئی تو وہ اسکے پاس آتی مدد کروانے لگی۔۔

وہ چاروں اس وقت "النور منشن" کے دروازے پر کھڑے تھے۔۔عالیان کے مطابق کرائے دار

بس کچھ ہی دیر میں پہنچنے والے تھے۔۔

"یار میرے پیٹ میں نہ گرہیں پڑ رہی ہیں کب آئیں گے؟"

تجسس سے عمر کا برا حال تھا۔۔

سویٹ ہارٹ تجھے واشروم جانے کی ضرورت ہے! سالار نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔

عمر نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

ابھی وہ کچھ کہتا کہ ایک ٹیکسی گلی کے کونے میں آکر رک گئی۔۔دادے شوکت نے دیکھا تو وہ

دروازے سے باہر آکر چنی آنکھوں سے گھور گھور کر آنے والوں کو دیکھنے لگا۔۔ ٹیکسی سے چار

لڑکیاں باہر نکلیں۔۔

آخر میں ان کی دادی۔۔

اتنی لڑکیاں دیکھ کر سالار اور عمر کی باچھیں کھل گئیں۔۔عالیان فارس کو اشارہ کرتا ان کے پاس چلا

آیا۔۔

نور اور حور نے ان کا سر تا پیر جائزہ لیا۔۔

"لائیں ہم یہ سامان اٹھا لیتے ہیں"!!

فارس نے ان کے ہاتھ سے بیگ پکڑا۔۔

تم لوگ؟تاج بیگم ان کی پیشکش پر خوش ہوتیں استفسار کرنے لگیں۔۔

جی ہمارے کرائے دار ہیں آپ۔۔!!

عالیان نرمی سے بولتا گھر کی طرف اشارہ کر گیا۔۔"ماشاءاللہ بہت اچھا گھر ہے۔۔"

گھر کا جائزہ لیتے ان کی نگاہ دو لڑکوں پر آکر ٹھہر گئی۔۔یہ دونوں کون ہیں؟

جی یہ بھی ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔۔آپ چلیں پلیز ہم سامان لے کر آتے ہیں۔۔!!

عالیان پھر گویا ہوا تو تاج بیگم اسے اپنا بھاری بھر کم بیگ تھما کر آگے بڑھ گئیں۔۔

بیگ عالیان کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا۔۔حور کی ہسی نکل گئ۔۔ارحام حاکتر اکران کی سائیڈ سے تاج بیگم کے پیچھے چلی گئیں۔۔

"دیھان سے لانا سامان۔۔"!!

نور لڑاکا انداز میں عالیان کو حکم دے کر حور کو ساتھ لئے چلی گئ تو عالیان فارس کو دیکھ کر گویا ہوا۔۔

"حکم تو ایسے دے کر گئی ہے جیسے میں اس کا زر خرید غلام ہوں۔۔"

فارس نے مسکرا کر سر جھٹکا۔۔ایک ایک کر کے وہ ان کے سب بیگز پورچ میں لا کر رکھتے گئے جہاں سے سالار اور عمر بیگز اٹھا اٹھا کر دوسرے پورشن میں رکھتے جا رہے تھے۔۔

توبہ اتنا سامان؟یہ کرایے پر آئے ہیں یا ہمیشہ کے لیے!!عمر گہری سانس لے کر پورچ میں ان تینوں سے بولا۔۔

پوچھ لے جا کے۔۔!!

عالیان نے تنک کر کہااور فارس کے ساتھ اندر چلا گیا جہاں وہ لاؤنج میں رکھے صوفوں پر بیٹھے تھے۔

انھیں کولڈرنک پیش کر کے وہ چاروں وہاں آ کر بیٹھ گئے۔۔ شکریہ بیٹا باہر بہت گرمی ہے !

وہ گھونٹ گھونٹ حلق سے نیچے اتارتیں ان کا شکریہ ادا کرنے لگیں۔

"کوئی بات نہیں۔۔ آپ کی رہائش دوسرے فلور پر ہو گی ہم نے سامان پہنچا دیا ہے۔۔"

فارس کے کہنے پر وہ سر ہلا گئیں۔

سالاراور عمر اتنی دیر میں سب لڑکیوں کا جائزہ لے چکے تھے۔۔ دو ایک جیسی دکھنے والی لڑکیاں تھیں جن کی ڈریسنگ بھی ملتی جلتی تھی۔۔

جینز کرتے اور جو گرز میں ملبوس۔۔ جبکہ باقی دو کیپری شرٹس میں ملبوس تھیں۔۔

نور نے دونوں کو گھور کر دیکھا۔۔ عمر سٹپٹا کر رخ موڑ گیا جبکہ سالار مسکرا دیا۔۔

"حور اس کا ڈمپل پڑتا ہے یہ گرین آئیز والے کا۔۔"

نور نے سر گوشی کی تو حور نے سامنے دیکھا۔۔

یہ سامنے والے کا؟ وہ بھی جواباً ہلکی آواز میں بولی۔۔

ہاں کب سے گھور رہا ہے بندر! نور کے لقب پر حور نے مسکراہٹ دبائی جس سے اسکا کیوٹ سا ڈمپل نمایاں ہوا۔۔ سالار نے حور کو دلچسپی سے دیکھا تھا۔۔

"اچھا بیٹا ہم ابھی چلتے ہیں بہت تھکن ہو گئی ہے۔۔ پھر ملتے ہیں انشااللہ" !

تاج بیگم اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

چلو مرحا۔۔انہوں نہ آرام سے بیٹھی مرحا کو گھورا تو وہ ہڑبڑا کر کھڑی ہو گئی۔۔

فارس نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر موبائل پر مصروف ہو گیا۔۔کچھ ہی دیر میں وہ سب جا چکی تھیں۔۔

ہائے ہائے مزے!!! عمر اٹھ کر بھنگڑا ڈالنے لگا۔۔

سالار بھی اٹھ کر اس کا ساتھ دینے لگا۔۔

کیا ہوا کل بارات ہے کیا تمہاری؟ جو یوں بندروں کی طرح اچھل رہے ہو۔۔!!

عالیان کے طنز پر عمر نے خشمگیں نظروں سے اسے دیکھا۔۔"مولوی تو چپ رہ۔۔تو سدا کا بورنگ بندہ کیا سمجھے گا ہماری خوشی۔۔فارس سویٹ ہارٹ تم بھی اپنے سوئے جذبات کو جگاؤ۔۔ایسا موقع بار بار نہیں آتا۔۔"

سالار اسے آنکھ مار کر بولا تو وہ افسوس سے سر ہلا گیا۔۔"مجھے ایسے کاموں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اور تم دونوں بھی بعض رہنا اچھے گھر کی لڑکیاں لگ رہی ہیں کوئی ایسی ویسی حرکت نہ کرنا۔۔"

ان دونوں کو تنبیہہ کر کے وہ جم کے لئے نکل گیا۔۔

ناچ بعد میں لینا کھانا میرا ابا بنائے گا کیا؟

عالیان موبائل پر ایک پیشنٹ کی رپورٹ دیکھتا سالار سے کہنے لگا۔۔

چل یار اس کے ابے کو بلا کر لائیں!! چل !!

عمر کی بات پر سالار کا قہقہہ چھوٹا۔۔

تم دونوں سے بات کرنا ہی فضول ہے۔۔!!

وہ اٹھ کر جانے لگا تو سالار نے آگے آتے اس کے کندھی پر ہاتھ رکھا۔۔

کیا ہو گیا ہے سویٹ ہارٹ بن جاتا ہے کھانا بھی۔۔ ویسے وہ پٹاخہ سی لڑکی تمہیں کافی غور سے دیکھ رہی تھی۔۔!!

"استغفار"

عالیان بدک کر وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔۔

"کیا بنے گا مولوی کا؟ لگتا ہے اسکے حصے کی شادی ہمیں ہی کرنی پڑے گی۔۔"

افسوس سے سر ہلاتا وہ کچن میں چلا گیا۔۔

ہاتھ میں پیاز پلیٹ اور چھری پکڑے وہ دوبارہ کچن سے نمودار ہوا۔۔

"یہ پکڑو اور کاٹو اسے ہر وقت فارغ پڑے رہتے ہو نکمے سویٹ ہارٹ"!!

عمر منہ کھولے اپنی گود میں رکھی پلیٹ کو دیکھنے لگا۔۔نکمے سویٹ ہارٹ؟

اس کا دل کیا اس قدر زیادتی پر سالے کا منہ توڑ دے۔۔ بڑبڑا کر وہ کھٹ کھٹ پیاز کاٹنے لگا۔۔

اٹھ بھی جانور کی بچ۔چ۔چی !!

وہ تنگ آ کر اس کے کان کے پاس چیخی۔۔

کب سے وہ اسے اٹھا رہی تھی پر مجال جو اس کے کان پر جوں بھی رینگی ہو۔۔نور نے مشکل سے مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔

کیا ہے کس کی موت آئی ہے؟

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔۔ حور کی تیوری چڑھ گئی۔۔

"تمہاری موت آئی ہے مرو یہیں۔۔ میں یونی کے لئے تیار ہونے جا رہی ہوں۔۔ پاگل عورت !!"

اسے نئے لقب سے نوازتی وہ بڑبڑاتی ہوئی فریش ہونے چلی گئی۔۔

کیا مصیبت ہے !اس کے جانے کے بعد وہ برے برے منہ بناتی اٹھ بیٹھی۔۔

حور کے باہر آنے پر وہ واشروم میں گھس گئی۔۔

حور آئینے کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔۔ سیاہ گھٹنوں تک آتے فراک جینز میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔اس نے جلدی سے لائٹ پنک میک اپ کیا اور نیلی بلی سی آنکھوں پر بیضوی بڑے سے گلاسز لگائے۔۔

اوواؤ یو آر کنّی کیوٹ حور !!

وہ پاؤٹ بنا کر اپنے چہرے کو ہر زاویے سے دیکھنے لگی۔۔ نور باہر نکلی تو گرے ٹاپ اور بلیک جینز میں ملبوس تھے۔۔اس نے جلدی سے بالوں کا میسی جوڑا بنایا۔۔

سامنے سے بالوں کی چند لٹیں نکال لیں۔۔

کول!! اپنے آپ کو کامپلیمنٹ دے کر اس نے بے بی پنک لپ گلوز اٹھا کر ہونٹوں سے ہلکا سا مس کیا۔۔

کلائی میں ڈھیر سارے رنگ برنگے بینڈز ڈال کر اس نے پیروں میں سیاہ جو گرز ڈالے تب تک حور بالوں کی دو فرنچ بریڈز کر کے سامنے ڈالتی وائٹ جو گرز پہن چکی تھی۔۔

گلے میں چھوٹا سا سٹالر ڈال کر وہ دونوں بیگ اٹھا کر کمرے سے باہر نکلیں۔۔۔

آج ان کا یونی کا پہلا دن تھا۔۔ یہاں آنے سے پہلے ہی وہ قریبی یونیورسٹی میں ایڈمشن لے چکی تھیں۔۔

گڈ مارننگ دادو !!

اوپن کچن میں کھڑی تاج بیگم کو وش کرتیں وہ ٹیبل پر پڑے جوس کے جگ سے گلاس بھر کر غٹا غٹ پی گئیں۔۔ "ارے آرام سے کیا ہو گیا ہے سکون سے ناشتہ کرو۔۔"

وہ بریڈ کے سلائس، جیم اور بٹر ان کے سامنے ٹیبل پر رکھ کر بولیں۔۔

"نہیں دادو لیٹ ہو جائیں گے ہم۔۔ آپ پریشان نہ ہوں وہاں سے کچھ کھا لیں گے۔۔ او کے !!"

ٹھیک ہے دھیان سے جانا نئی جگہ ہے۔۔!!

وہ انہیں ہدایت دینے لگیں۔۔

دادو نور کے ہوتے کس چیز کی ٹنشن! نور اپنے نہ نظر آنے

والے کالر کھڑے کر کے بولی تو حور نے اسے گھورا۔۔

"چلو بھی اب نور نامہ بعد میں سنا لینا۔۔اوکے دادو"!

وہ باری باری ان کے گال پر بوسہ دیتیں جلدی سے سیڑھیاں پھلانگنے لگیں۔۔

اوئے وہ دیکھ!

عمر نے جلدی جلدی ناشتہ ٹھوستے باہر پورچ کو جاتی سیڑھیوں کی طرف ان تینوں کا دھیان کروایا۔۔

صوفے کے پاس کھڑا فارس نظریں گھما کر کف لنکس بند کرنے لگا جبکہ عالیان نے سرے سے دیکھا ہی نہیں۔۔

اس کا دھیان آج کی میٹنگ کی جانب تھا جہاں اس نے جونیئر ڈاکٹرز کو بریفنگ دینی تھی۔۔

سالار بس یونیورسٹی کے لئے نکلنے ہی لگا تھا۔۔ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے وہ پانی پی کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔آج بلیک ڈریس شرٹ اور بلیک ہی پینٹ میں ملبوس تھا جس نے اسکی وجاہت میں اور بھی اضافہ کر دیا تھا۔۔

فریم لیس گلاسز لگائے وہ پورچ میں آگیا جہاں وہ بس گیٹ پار کرنے ہی لگی تھیں۔۔

اکسکیوز می!!

اس کے مخاطب کرنے پر حور نے جواب دیا۔۔جی؟

آپ کو یونیورسٹی جانا ہو گا؟

اس نے اپنی طرف سے اندازہ لگایا کیونکہ یہاں آس پاس کوئی کالج نہیں تھا۔۔

"جی وہیں جا رہے ہیں۔۔"!!

وہ پھر سے عجلت میں بولی۔۔"

اوکے میں ڈراپ کر دیتا ہوں میں بھی وہیں جا رہا ہوں۔۔ "

وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا اس کا تفصیلی جائزہ لینے لگا۔۔کیوں؟تم کیوں ڈراپ کرو گے ہم خود چلے جائیں گے اور ہم سے زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے اچھا !!

نور تیکھے لہجے میں بولتی حور کا ہاتھ پکڑے گیٹ سے باہر نکل گئی۔۔وہ بدمزہ ہوتا گاڑی کی طرف بڑھا۔۔

●●●●

جیسے ہی وہ دونوں یونیورسٹی میں داخل ہوئیں چند لڑکوں نے ان کا راستہ روک لیا۔۔حور نے نور کی طرف دیکھا جس نے اسے ریلیکس ہونے کا اشارہ کیا۔۔

کیا ہے؟وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔۔

"جلدی میں لگتی ہو دونوں۔۔کچھ ٹائم ہمیں بھی دے دو"ایک لڑکے نے بھونڈا قہقہہ لگایا۔۔

"ہاں جلدی ہے اور تو باپ لگا ہے کیا میرا جو تجھے ٹائم دیں۔۔جا بیٹا تو مما کی گود میں جا کر فیڈر پی چل شاباش بچے بڑوں کے درمیان نہیں بولتے۔۔"

نور نے اسکے چھوٹے قد پر چوٹ کی۔۔حور کا قہقہہ چھوٹ گیا۔۔

بہت ہسی آرہی ہے تمہیں؟

وہ حور کو گھور کر بولا تو وہ شرارت سے سر ہلا گئی۔۔ "ابھے راستہ چھوڑو نہیں تو بہت پچھتاؤ گے پہلے ہی دیر ہو رہی ہے۔۔"!!!

نہیں چھوڑتے جاؤ جو کرنا ہے کرو!!

مقابل بھی ڈھیٹ تھا۔۔

وہ دونوں چند قدم آگے بڑھیں اور دونوں نے ایک ساتھ اپنے بیگ ان کے منہ پر مارے۔۔

بھاگ!! ان کو دھکہ دے کر نور، حور کے ساتھ وہاں سے بھاگ گئی۔۔

گراؤنڈ میں آکر سانس لیتے وہ بیگ سے پانی کو بوتل نکال کر منہ سے لگا گئی۔۔

"کیسے بد تمیز لوگ ہیں یہاں لیکن کوئی نہیں اب نئی ڈان آگئی ہے ایک ایک کو دیکھ لوں گی۔۔"!!!

وہ بازو چڑھا کر لڑاکا انداز میں بولی۔۔

یار یہ سب ہمیں گھور کیوں رہے ہیں؟

حور نے آس پاس سے گزرتے سٹوڈنٹس کی نظریں خود پر محسوس کیں تو منہ بنا کر بولی۔۔

"کیونکہ ہم ہے ہی اتنے پیارے"!!

اف یہ نور اور اسکی خود پسندی۔۔

چل نہ پوری یونی دیکھتے ہیں!!

وہ دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ٹہلنے لگیں۔۔

"اوئے اسے دیکھ یہ تو وہی ہے نہ جو صبح ملا تھا ہمیں؟"

حور نے سامنے دیکھتے ہوئے نور کو ٹھوکہ دیا جہاں سے سالار لاپرواہ انداز میں چلتا ہوا آرہا تھا۔۔

"ہاں یہ کہیں ہمارا پیچھا تو نہیں کر رہا؟"

نور کی بات پر حور نے کندھے اچکائے۔۔

"رک میں پوچھتی ہوں"!!!

وہ اپنا بیگ نور کو پکڑا کر اسکی طرف چلی آئی۔۔

ہائے!! اپنے سامنے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ کر سالار کو خوش گوار حیرت ہوئی۔۔

ہلو!! وہ مسکرایا تو وہ بھی شرارت سے مسکرائی۔۔

دونوں کے ڈمپل نمایاں ہوئے۔۔

"آپ ہمیں فولو کر رہے ہیں جی؟؟"

اس کے آنکھیں پٹپٹا کر پوچھنے پر وہ مسکراہٹ دباتا گلاسز کے پیچھے اس کی نیلی بلی سی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔۔

"نہیں جی"!!

اسکے جواب پر وہ کھلکھلا کر ہس پڑی۔۔

"جھوٹ جی"!!

پھر آپ یہاں کیا کر رہے ہیں جی؟

وہ چھوٹے سے گلابی ہونٹوں کو دانتوں میں دبا گئی۔۔

میں یہاں پروفیسر ہوں!!

وہ مزے سے بولا تو حور کی آنکھیں پھٹنے کے قریب ہوئیں۔۔

سچی؟ اسے جیسے یقین نہیں آیا۔۔

"مچی لٹل گرل" اس کے سراپے پر ایک مسکراتی نظر ڈالتا وہ شاہانہ چال چلتا وہاں سے چلا گیا۔۔

وہ ہونقوں کی طرح اسکی چوڑی پشت دیکھنے لگی۔۔واپس آکر اس نے نور کو ساری بات بتائی تو وہ شرمندہ ہو گئی۔۔

"دعا کرو بس وہ ہمارا پروفیسر نہ ہو نہیں تو جس طرح بدتمیزی سے اس سے بات کی تھی وہ تو گن گن کر بدلے لے گا۔۔"

نور متفکر ہوئی۔۔

"ارے نہیں وہ اچھے ہیں میں نے ابھی بات کی نہ بہت نائس ہیں۔۔ تم فضول نہ سوچو۔۔ چلو کینٹین پر چل کر کچھ کھاتے ہیں۔۔"!!!

وہ بیگ کندھے پر ڈال کر اسکے ساتھ کینٹین کی طرف چلی گئی۔۔

●●●●

تاج بیگم نے دروازے سے باہر جھانکا، گلی میں اکا دکا گھروں کے باہر خواتین گفتگو میں مصروف نظر آئیں۔۔انہوں نے سلام دعا کی غرض سے دوپٹہ ٹھیک طرح اوڑھتے قدم باہر رکھا۔۔کچھ فاصلے پر عمر اور فارس آپس

میں محو گفتگو تھے۔۔

انھوں نے تاج بیگم کو دیکھا تو تھا لیکن ابھی مخاطب کرنا مناسب نہ سمجھا۔۔

وہ چلتی ہوئی خواتین کے پاس آئیں اور سلام دعا کے بعد اپنا تعارف کروانے لگیں۔۔

اچانک دادے شوکت نے اینٹری ماری۔۔وہ نئے کرائے داروں کی بابت سن تو چکا تھا لیکن ابھی تک انہیں دیکھا نہ تھا۔۔وہ تاج بیگم کے سامنے آتا یک ٹک دیکھنے لگا۔۔

محلے کی عورتیں منہ پر دوپٹہ رکھے کھی کھی کرنے لگیں۔۔"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"!!!

وہ نہایت ادب سے ان سے مخاطب ہوا۔۔

وعلیکم السلام!

میں شوکت وسیم عرف نیم حکیم۔۔"میرا مطبل پورا حکیم!!! "

اس نے گڑبڑا کر تصیح کی۔۔

تاج بیگم نے گھور کر اس کے سلام کا جواب دیا۔۔

"اجی بہت خوشی ہوئی آپ کے آنے سے۔۔میں یہاں یہ تین گھر چھوڑ کر رہتا ہوں۔۔"

ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔۔

دادی نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہوں تم دو گھر چھوڑ کر رہو یا سو گھر، مجھے کیا۔۔

"وے دادے شوکت تو کہاں سے ٹپک پڑا ایہاں یہ عورتوں میں گھسنے کی عادت نہیں گئی تیری۔۔

یہ عمر تیری صحیح گت لگاتا ہے۔"

اپنی تعریف پر عمر کی باچھیں کھل گئیں۔۔

"اس کم بخت ایک نمبر کے چھچھورے کھوتے کا نام نہ لو میرے سامنے"!!

سارے موڈ کا ستیاناس کر دیا۔۔ وہ برے منہ بناتا بولا۔۔

"اچھا جی میں چلتا ہوں اگر کسی بھی سلسلے میں میری مدد کی ضرورت ہو تو حاضر ہوں" !!

تاج بیگم کو آنکھ مار کر اس نے بتیسی نکالی اور مستانہ چال چلتا اپنے گھر کو چلا گیا۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے اسکی حرکتوں کو دیکھتی رہ گئیں۔۔

"تسی ٹنشن نہ لینا جی دادے شوکت کی۔۔ عمر پورا کر لیتا ہے اسے۔۔ آپ کے گھر ہی تو ہے"!

ان کی معلومات پر وہ ذرا چونکیں۔۔

کون؟

عمر نے بے ساختہ آنکھیں میچیں۔۔

"چل وے فارسا نکل یہاں سے۔۔۔ یہ تو میری عزت کا کباڑا کرنے لگی ہیں۔۔"

وہ وہاں سے کھسک گیا۔۔

"جی آپ جہاں کرائے پر آئی ہیں وہاں "چار چھڑے "رہتے ہیں۔۔ان کی بات ہی کر رہی ہوں۔۔"!!!

وہ دیدے نچا کر بولی تو تاج بیگم سر ہلا گئیں۔۔

"اچھا میں چلتی ہوں میری بچیاں یونیورسٹی سے آنے والی ہوں گی۔۔۔"

ان کو خدا حافظ کہہ کر وہ واپس آ گئیں۔۔انہوں نے ان لڑکوں کا مکمل تعارف جاننے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

بجھتے سورج کی نارنجی کرنیں افق پر پھیلی اس کے غروب ہونے کا اشارہ دے رہی تھیں۔۔ایسے میں "النور منشن "میں وہ چاروں اپنے کاموں سے فراغت پا کر ٹی وی لاؤنج میں زمین پر بچھے قالین پر آڑے ترچھے لیٹے تھے۔۔

گھر کے عام حلیے میں ٹی شرٹ ٹراؤزر میں ملبوس وہ باتوں میں مگن تھے کہ تاج بیگم کی آمد پر وہ اٹھ کر بیٹھ گئے۔۔

السلام علیکم آئیں بیٹھیں !!

وہ بیک وقت سلام کرتے انہیں بیٹھنے کی پیشکش کر گئے۔۔وہ مسکرا کر لاؤنج میں پڑے صوفے پر بیٹھ گئیں۔۔

"کیا پئیں گی آپ؟؟"

عمراز حد تمیز کے دائرے میں بولا۔۔اسکا یہ انداز دیکھ کر ان تینوں کی ہسی چھوٹتے چھوٹتے بچی۔۔

"نہ بیٹا کوئی تکلف نہ کرو اب تو یہیں رہنا ہے۔۔بیٹھو"!!

انہوں نے سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ترتیب سے بیٹھ گئے۔۔

"کیا کرتے ہو تم؟"...

ان کا رخ فارس کی جانب تھا۔۔وہ گڑبڑا گیا۔۔

اسکی حالت پر باقی تینوں نے منہ پر ہاتھ رکھ کر چہرہ موڑ لیا۔۔

"اہم! جی میرا اپنا بزنس ہے۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

ماشاءاللہ۔۔!!!

وہ متاثر ہوئیں تھیں۔۔

باری باری انہوں نے سب کا انٹرویو لیا۔۔

"تم میں سے کوئی بھی شادی شدہ نہیں تبھی میں کہوں گھر کا ایسا حال ہے!! اب عورت ہی گھر کو صحیح سنبھال سکتی ہے۔۔دیکھو ہر طرف گرد پڑی ہے ہر چیز میلی ہو رہی ہے۔۔"!!!

ان کے چاروں طرف کا جائزہ لینے پر وہ اپنی اپنی جگہ شرمندہ ہو گئے۔۔

"کوئی بات نہیں بیٹا شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں میں اسی لئے آج یہاں آئی ہوں تا کہ اپنی نگرانی میں صفائی کروا سکوں۔۔ تم لوگوں کی بھی دادو ہوں میں آج سے۔۔ چلو شاباش صفائی ستھرائی کا سامان لے کر آؤ۔۔"

ان کی باتوں پر چاروں بے اختیار کراہے۔۔ ان کا ابھی کوئی کام کرنے کا موڈ نہیں تھا لیکن وہ ان کو بھی کچھ کہہ نہیں سکتے تھے۔۔ لہذا وہ بادل نخواستہ اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

تاج بیگم ان کی فرمانبرداری پر خوش ہوتیں انہیں ہدایات دینے لگیں۔۔

"یہ صوفے یہاں سے اٹھا کر وہاں رکھ دو۔۔ دیکھو تو یہاں کتنی گرد ہے۔۔"

فارس اور سالار نے ٹراؤزر کے پائینچے موڑے۔۔ گہری سانس لے کر وہ کام میں جت گئے۔۔

"تم دونوں کیا کھڑے منہ دیکھ رہے ہو یہ قالین اٹھاؤ یہاں سے۔۔ یہ پردے بھی اتارو۔۔ دیکھو کیسے کونوں میں جالے لٹک رہے ہیں۔۔"

وہ عمر اور عالیان کو ڈپٹ کر بولیں تو وہ سٹپٹا کر قالین اٹھانے لگے۔۔ جب سب سامان اٹھا لیا اور لاؤنج خالی ہو گیا تو انہوں نے لیکوئڈ سوپ، جھاڑن، پائپ، جھاڑو اور وائپر لانے کا حکم دیا۔۔

جالے اتار کر عالیان نے سٹول سے نیچے چھلانگ لگائی تو وہ گرتے گرتے بچا۔۔

"شکر ہے دادو نے نہیں دیکھا۔۔"

شکر کا سانس لیتے وہ ان تینوں کی جانب آیا۔۔ پانچوں کو مزید موڑ کر انہوں نے ٹیپ کھولا تو پائپ سے پانی فوارے کی صورت باہر نکلا۔۔

"چلو شاباش فرش کو رگڑر گڑ کر دھو۔۔"

تاج بیگم مزے سے انہیں حکم دیتی جارہی تھیں۔۔کچھ دیر بعد وہ چاروں پنجوں کے بل بیٹھے صابن سے بھری بالٹی میں کپڑا ڈبو کر فرش رگڑر گڑ کر دھو رہے تھے۔۔

"یار اچھی دادی ٹکری ہے"!!!

عمر نے ماتھے سے بال ہٹاتے آہستہ آواز میں سالار سے کہا جو باقیوں نے بھی سن لیا۔۔دفعتاً تاج بیگم نے اسے گھور کر اسکی گردن پر چماٹ رسید کی۔۔

"دادی ہوں تمہاری کچھ شرم کر لو"!!

باقی تینوں کی بتیسی نکل گئی۔۔

"دادو آپ کا فون آرہا ہے۔۔۔"!!!

حور کی آواز پر وہ عینک کے پیچھے سے انہیں گھورتی ہوئی بولیں۔۔

"میں کچھ دیر بعد آتی ہوں۔۔کام چوری نہیں کرنی۔۔اچھے سے صفائی کرنا آخر کو اپنا گھر صاف کر رہے ہو کسی غیر کا تھوڑی۔۔"

انہیں ہدایت دے کر وہ فون سننے چلی گئیں۔۔ان کے جانے کے بعد سالار اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"اف میری کمر درد ہونے لگی ہے۔۔تیری وجہ سے ہوا ہے سب مولوی"!!

عمر خطرناک تیوروں سے عالیان کی طرف آنے لگا تو وہ جلدی سے کھڑا ہوتا بھاگنے لگا کہ گیلے فرش کی وجہ سے اس کا پیر پھسلا۔۔

اس نے سہارا لینے کو سالار کا بازو پکڑا۔۔بجائے اس کے کہ وہ سنبھلتا وہ دونوں ہی گیلے فرش پر پھسل کر گرے۔۔

"اف کمر ٹوٹ گئی میری۔۔"سالار زمین پر لیٹا کراہا۔۔

مزہ آیا اب؟عمر نے بتیسی نکالی۔۔

"فارس پکڑا اس کو بھاگنے نہ پائے۔۔"فارس نے جلدی سے بھاگتے عمر کو گدی سے پکڑا۔۔

"ابھے چھوڑ مجھے"!

وہ ہستا ہوا اپنا آپ چھڑانے لگا۔۔اتنے میں سالار اس تک پہنچ گیا۔۔اسنے عمر کو زمین پر لٹایا اور اس پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔۔

"اب بول مزہ آرہا ہے تجھے خبیث سویٹ ہارٹ"!!

اسکے "خبیث سویٹ ہارٹ" کہنے پر فارس اور عالیان کی ہنسی نکل گئی۔۔جبکہ عمر کو صدمہ ہی ہو گیا۔۔

اس نے سالار کو کھینچ کر زمین پر اپنے ساتھ گھسیٹا اور پاس پڑی بالٹی سے صابن کی جھاگ ہاتھ میں بھر کر اس کے منہ پر لگا دی۔۔

"سالے یا تو مجھے خبیث کہہ لے یا سویٹ ہارٹ۔۔اب تو نے ایسا کچھ بولا تو میں۔۔۔۔"

اسکی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔۔فارس نے جلدی سے بالٹی پکڑ کر سارا صابن والا پانی اس پر انڈیل دیا۔۔

"ہائی امی مر گیا میں میرے ہونے والے بچوں کا کیا ہو گا؟"

وہ زمین پر پانی میں ہاتھ مارتا وہیں لیٹ گیا۔۔اسکی نوٹنکی پر فارس اور سالار نے رکھ کر ایک ایک چماٹ لگائی۔۔

"اٹس فن ٹائم "!!

عالیان نے پانی کا پائپ پکڑا اور اسکا رخ ان کی جانب کر دیا۔۔تینوں بھیگ گئے۔۔

"اس مولوی کو پکڑ بڑا اچھل رہا ہے۔۔"

عمر اسے پکڑنے کے لئے بھاگا کہ سالار نے اسے دبوچ لیا۔۔

"تو ادھر آ ذرا میرے منہ کا کباڑا کیا تجھے بتاتا ہوں میں "

وہ اسکو دبوچ کر پرے لے گیا۔۔

عالیان اپنی شامت آتی دیکھ کر بھاگا لیکن فارس نے بھاگ کر اسے دبوچ لیا۔۔

"دیکھ فارسا چھوڑ مجھے۔۔ابھے سالو بے غیر تو کمینو چھوڑو مجھے۔۔"

عمر اور سالار بھی بھاگ کر آئے اور اسے پکڑ کر پورا ابھگوتے اسے گدگدی کرنے لگے۔۔

"ہاہا کمین۔۔وہاہاہا۔۔کیرڑے۔۔پڑے۔۔سال۔۔۔ہاہاہا"!!!

وہ مسلسل ہنستا انہیں ساتھ کوستا جا رہا تھا۔۔

بالا آخر انہیں اس پر ترس آیا تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔۔

"بے غیر تو"!!

وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر گہرے سانس لیتا بولا جو مسلسل ہسنے سے دکھنے لگی تھی۔۔

اف کیا حشر ہو گیا ہے لاؤنج کا۔۔ سالار کو نئی فکر نے ستایا۔۔ بادل گرجنے کی آواز پر انہوں نے باہر دیکھا۔۔

"لگتا بارش آنے والی ہے۔۔"

فارس نے اندازہ لگایا۔۔

"اوئے جلدی کرو یہ سمیٹو سب دادی آگئی تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔۔"

عمر کی بات سے اتفاق کرتے وہ جلدی جلدی ہاتھ پیر چلاتے کام ختم کرنے لگے۔۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہ صاف ستھرے لاؤنج میں سب چیزیں اپنی جگہ پر رکھتے تھکے ہارے وہیں قالین پر گر گئے۔۔

"ماشاءاللہ اب لگ رہا ہے نہ صاف ستھرا گھر"

تاج بیگم سیڑھیوں سے جھانکتی ہوئی بولیں تو وہ پھیکا سا مسکرا پڑے۔۔

"مجھے پتہ ہے بچو بہت تھک گئے ہو۔۔ ایسا کرو حلیے درست کر کے اوپر آجاؤ۔۔ آج کا رات کا کھانا ہماری طرف سے ہے۔۔" وہ نرمی سے کہہ کر چلی گئیں۔۔

"یاہو اب مزہ آنے والا ہے"

عمر پرجوش سا کہتا فریش ہونے چلا گیا۔۔

"مرحا چاولوں کو دم دے دو میں ابھی آتی ہوں۔۔"

ارحا جوڑے سے نکلتی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستی مرحا سے کہہ کر کچن سے باہر آئی۔۔ دادو کی ہدایت پر اس نے چند ڈشز تیار کر لی تھیں۔۔

"حور یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے تم نے۔۔ کچھ دیر میں وہ ڈنر پر آجائیں گے۔۔ چلو شاباش حلیہ ٹھیک کرو اپنا۔۔"

لاؤنج میں صوفے پر آڑی ترچھی لیٹی حور کو دیکھ کر وہ پیار سے بولی جو ٹی شرٹ شارٹس پہنے ہوئے تھی۔۔

"جی آپی"!!

وہ فرمانبرداری سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"آپی دم دے دیا ہے۔۔ اور کچھ ؟"

کچن سے مرحا کی آواز آئی۔۔

"نہیں بس ٹھیک ہے۔۔ تم بھی فریش ہو جاؤ جا کر۔۔"

وہ نور کے کمرے میں آئی۔۔ جو موبائل پر مصروف تھی۔۔ شاور لے کر وہ فریش سی بیٹھی تھی۔۔

"نور ڈائننگ روم میں برتن رکھو جا کر۔۔ ٹیبل چھوٹا تھا۔۔ وہ میں نے اٹھا دیا ہے۔۔"

توسب کھانا کہاں کھائیں گے ؟

نور سر ہلاتی اٹھ کر بیٹھتی اس سے پوچھنے لگی۔۔

"سٹور روم میں کارپٹ ہو گا وہ بچھا دو۔۔"

وہ عجلت میں کہتی کچن میں چلی گئی۔۔

تاج بیگم نماز ادا کر کے کچن میں آئیں۔۔

"ماشاءاللہ بہت اچھی خوشبو آرہی ہے "

مرحا انہیں دیکھ کر مسکرا دی۔۔

"جیتی رہو دونوں۔۔"

وہ بے ساختہ انکے کومل چہرے دیکھ کر دعا دے گئیں۔۔"دادو میں نے تو بس تھوڑی سی ہیلپ کروائی ہے۔۔آپی نے سب کیا ہے۔۔"

وہ چاولوں میں چمچ ہلا کر بولی۔۔

"ہاں ہاں پتہ ہے سب۔۔"!!

ماشاءاللہ موسم تو بہت اچھا ہو رہا ہے۔۔!

ارحا کھڑکی سے باہر جھانک کر بولی۔۔

باتوں میں سیڑھیاں چڑھنے کی آواز آئی تو تاج بیگم اس جانب چلی گئیں۔۔

آؤ بیٹا وہاں کیوں کھڑے ہو !!

انھیں سیڑھیوں میں کھڑا دیکھ کر وہ بولیں تو وہ شرافت کا مظاہرہ کرتے اوپر آئے۔۔

تاج بیگم انہیں ڈائینگ روم میں لے آئیں اور ان بیٹھنیں کا اشارہ کرتیں خود بھی بیٹھ گئیں۔۔

کچھ دیر وہ ان سے ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہیں۔۔فارس نے ستائش سے کمرے کی بدلی سیٹنگ کو دیکھا تھا۔۔کچھ ہی دیر میں لڑکیوں نے کھانا لگانا شروع کر دیا۔۔۔

تمام ضرورت کی چیزیں رکھ کر وہ تاج بیگم کے برابر آبیٹھیں۔۔ایسے کہ وہ چاروں ان کے بلکل سامنے براجمان تھے۔۔

آخر میں ارحا پانی کا جگ لئے اندر آئی اور دستر خوان پر رکھتی حور کے برابر بیٹھ گئی۔۔

"بیٹا بسم اللّٰہ کرو۔۔"!!!

دادو کے اشارے پر انہوں نے کھانا شروع کیا۔۔عمر نے شرارت سے سب پر نظر ڈالی۔۔

دفعتاً اسکی نظر خود کو گھورتی نور پر پڑی جو پانی پیتے ہوئے اسے گھور رہی تھی۔۔

عمر نے نوالہ منہ میں ڈالتے سب سے نظر بچا کر اسے آنکھ ماری۔۔

"ہاہ!! کمین۔۔۔۔۔"

اس نے بروقت اپنی زبان کو بریک لگایا۔۔

کیا ہوا نور؟؟

تاج بیگم نے آواز پر اسکی جانب دیکھا تو باقی بھی اسے دیکھنے لگے۔۔

عمر کو سر نیچے کے کے ہسی چھپاتے دیکھ کر عالیان کو شک گزرا کہ عمر نے کچھ کیا ہے۔۔

اوئے کیا کیا ہے تُو نے؟؟اس نے سرگوشی کی۔۔

آنکھ ماری ہے!!وہ مسکراہٹ دبا کر بولا تو عالیان کی انکھیں پھیلیں۔۔

"بڑا ہی کوئی کمینہ انسان ہے تو۔۔"!!

نہیں دادو کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔!

زبردستی مسکرا کر وہ کھانا کھانے لگی البتہ اس نے عمر کو کچا چبا جانے والی نظروں سے دیکھا ضرور تھا۔۔

کھانے کے دوران سالار نے ان کی فیملی کے بارے میں پوچھا تو تاج بیگم افسردہ ہو گئیں۔۔

"جب حور اور نور دو سال کی تھیں تب ان کے ماں باپ کا اسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔اس کے بعد سے

یہ چاروں میرے ساتھ ہیں۔۔۔"

ان کی بات پر وہ چاروں خاموش سے ہو گئے جب کہ لڑکیاں بھی افسردہ ہو گئیں۔۔۔

"ہونی کو کون ٹال سکتا ہے بیٹا۔۔اب تو بہت وقت ہو گیا۔۔وہ اس دنیا میں نہیں تو کیا ہوا ہمارے دلوں میں تو زندہ ہیں۔۔"!!

وہ نرمی سے کہتی جا رہی تھیں۔۔

"بہت سمجھدار اور نیک سیرت بچیاں ہیں میری۔۔اللّٰہ پاک ان کے نصیب بھی اچھے کرے۔۔۔"

ان کی بات پر سب نے آمین کہا تھا۔۔

"یہاں آنے سے قبل مجھے بہت فکر لاحق تھی کہ جوان بچیوں ہیں پتہ نہیں کیسی جگہ رہنا نصیب ہو گا لیکن ماشاءاللہ یہاں آکر میری فکر ختم ہو گئی۔۔ تم چاروں بھی بہت نیک اور سلجھے ہوئے ہو۔۔"!!!

ان کی بات پر عمر کے حلق میں نوالہ اٹک گیا اور وہ بری طرح کھانسنے لگا۔۔۔

فارس، سالار اور عالیان خوب سمجھ گئے تھے اس لئے منہ نیچے کیے مسکراہٹ دبا گئے۔۔۔

یہ لیں پانی!!! ارحا نے جلدی سے پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا جسے وہ تھام کر جلدی سے منہ سے لگا گیا۔۔۔ لڑکوں میں معانی خیز نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔۔

کھانے سے فراغت پا کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کا شکریہ ادا کرتے چہل قدمی کے لئے چھت پر چلے گئے۔۔۔

وہ لان میں رکھی کرسی پر بیٹھی محویت سے کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔۔ گھنی پلکیں جھکی ہوئی تھیں۔۔

سرمئی شلوار قمیض میں وہ سرمئی شام کا ایک حصہ ہی لگ رہی تھی۔۔ موسم بھی آج کل بہت مہربان ہو رہا تھا۔۔ اٹھکیلیاں کرتی ہوا سے لطف لینے کے لیے وہ چاروں لان میں نکل آئی تھیں۔۔ پلکیں جھپکے بغیر اس نے لبوں سے ٹکراتی بال کی لٹ کو نازک مخروطی انگلیوں سے کان کے پیچھے اڑسا۔۔

وہ ارد گرد سے بے خبر کتاب میں مکمل گم تھی۔۔کچھ فاصلے پر مرحا نیچے ہلکی اگی گھاس پر بیٹھی شاعری لکھ رہی تھی۔۔

وہ شعر و شاعری سے بے حد لگاؤ رکھتی تھی۔۔ایسے لوگ کے لئے جب موسم خوشگوار ہو اور شاعری نہ ہو ایسا تو ہو نہیں سکتا۔۔۔

وہ لبوں کے کنارے بنے تل کے قریب گال پر ہاتھ رکھتی پر سوچ نظروں سے سیاہ بدلیوں سے ڈھکے آسمان کو دیکھتی اور پھر کورے کاغذ پر قلم گھسیٹنے لگتی۔۔

اسکی چوٹی لاپرواہ انداز میں آگے کی طرف جھول رہی تھی۔۔حور اور نور نے اسے تنگ کرنے کی کوشش کی تو اس نے سختی سے انہیں ڈپٹ دیا۔۔

دوسری جانب دیکھو تو حور زمین پر جھکی کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔۔

آہا مل گیا!!

وہ شرارت سے مسکرا کر سیدھی ہوئی۔۔اس کی نیلی چمکتی آنکھیں ہاتھ میں پکڑے "کنچے" پر مرکوز تھیں۔۔

کیا کر رہی ہے ادھر تو؟

نور اس کے قریب آتی اپنے ازلی لڑاکا انداز میں بولی۔۔کندھوں سے نیچے آتے بالوں کو اس نے کھلا چھوڑ رکھا تھا۔۔حور نے اپنی لمبی پونی ہاتھ میں پکڑ کر گھمانی شروع کر دی۔۔

"بس دیکھ تو ابھی میں کیا کرتی ہوں"!!

وہ اسے آنکھ مار کر لان کی بیرونی دیوار کے پاس آئی۔۔وہاں کرسی رکھ کر وہ اس پر کھڑی ہو گئی اور باہر گلی میں جھانکنے لگی۔۔

نور کی سمجھ میں کچھ کچھ آرہا تھا۔۔حور نے زبان باہر نکالتے کسی لڑکے کا نشانہ لیا اور اسکی "گنج" میں ہاتھ میں پکڑا انچا دے مارا۔۔۔

ہا!!اس نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہڑبڑا کر کرسی سے نیچے چھلانگ لگا دی۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔نور نہ آنکھیں چھوٹی کیے اس سے پوچھا۔۔اس نی رونی شکل بنائی۔۔

"وہ میں کسی لڑکے کو مارنے لگی تھی کنچہ لیکن وہ۔۔۔"

وہ شرمندہ سی چپ ہو گئی۔۔

لیکن کیا؟۔۔۔نور نے تجسس کے مارے جلدی سے پوچھا۔۔"لیکن وہ کسی انکل کو لگ گیا۔۔"

نور نے ایک لمحے کو سوچا۔۔پھر اس نے کسی کا حلیہ بتایا۔۔

"ہاں یہی والے انکل"!

حور فوراً سے بولی۔۔

ہاہاہا!!نور کی ہنسی نکل گئی۔۔

"بہت اچھا کیا دادے شوکت کو مار کر تو نے۔۔ٹھرکی بڈھا لائینیں مارتا ہے لڑکیوں پر۔۔"

وہ دیدے نچا کر بولی تو حور نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔۔سچ میں؟؟

ہاں نہ۔۔!!نور نے زمین پر گرے بال کو کک ماری جو لان میں آتے عالیان نے کیچ کر لی۔۔

اس کے پیچھے سالار، عمر ہے اور آخر میں فارس آیا۔۔ وہ منہ بنا کر انھیں دیکھتی نظروں کا زاویہ موڑ گئی۔۔

عمر نے عالیان کے ہاتھ سے بال پکڑی اور ہوا میں اچھالتا ادھر ادھر بھاگنے لگا۔۔ ارحا نے ایک نظر دیکھ کر دوبارہ کتاب پر نظریں جمالیں جبکہ مرحا جھجک گئی۔۔

"اوئے!! بال واپس کر میرا۔۔"!!!

نور چوینگم منہ میں ڈالتی ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتی اسے بال واپس کرنا اشارہ کرنے لگی۔۔

عمر نے ادھر ادھر اس طرح دیکھا جیسے اس نے کسی اور کو بلایا ہو۔۔

"مجھ سے کہا یا اس سے؟؟؟"...

اس نے جان بوجھ کر تنگ کرنے کے لئے عالیان کی طرف اشارہ کیا۔۔ عالیان سٹپٹا گیا۔۔

"تم سے بات کر رہی ہوں، پھٹے غبارے کے منہ والے!!! "

وہ دل جلانے والی مسکراہٹ سے اسے دیکھ کر بولی۔۔ باقی افراد کے منہ پر مسکراہٹ آئی جبکہ عمر کے سر پر لگی تلووں پر بجی۔۔

"تو تم کیا ہو چھپکلی کی اتری ہوئی پونچھ؟؟"

وہ تنگ کر بولا تو نور کو الٹی آئی۔۔

یخ گندے!! تم ہو گے گدھے، الو کے پٹھے۔۔!!!

اس کا بس نہیں چل رہا تھا مقابل کا سر پھاڑ دے۔۔

"تم ہو گی گدھی الو کی پٹھی"...!!!

وہ مزے سے بولا۔۔۔

انہیں آپس میں الجھتا دیکھ کر فارس اور سالار لان میں چہل قدمی کرنے لگے جبکہ عالیان نے عمر کے ہاتھ سے بال چھین کر نور کی طرف اچھالا جسے اس نے کیچ کر لیا۔۔

عمر کو زبان چڑا کر وہ بال اچھالنے لگی۔۔۔

"تم نے کیوں دی اسے بال؟؟"....

اسکی توپوں کا رخ عالیان کی جانب ہوا۔۔

"خوامخواہ میں ہر کسی سے پنگے لینے نہ بیٹھ جایا کرو تم"!!!....

وہ اسے ڈپٹ کر بولا تو عمر کے تاثرات فوراً سے بدلے۔۔اسکے چہرے پر کمینی مسکراہٹ آئی۔۔ مولوی کو تنگ کرنے کا موقع جو ہاتھ آیا تھا۔۔

کیا؟ یہ منحوسوں کی طرح کیوں گھور رہے ہو مجھے؟

عالیان دیدے گھما کر گویا ہوا۔۔

"تو اس کی سائیڈ کیوں لے رہا تھا ہاں؟ سم تھینگ سم تھینگ؟"

وہ اسے کندھا مار کر بولا۔۔

عالیان کا چہرہ پل میں سرخ ہوا۔۔استغفراللہ !!

وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتا دور ہٹ گیا مبادا وہ پھر سے کوئی شوشہ چھوڑ دے۔۔

سالار چہل قدمی کرتا فرصت سے حور کو تاڑ رہا تھا۔۔ عمر کے ذہن میں کھد بد ہوئی۔۔

"ابھے کیا بے غیرتوں کی طرح اسے تاڑ رہا ہے۔۔ کوئی شرم حیا ہوتی ہے۔۔۔"

وہ اس کے پاس آتا اسے آنکھیں دکھا کر بولا۔۔

"تیرا دوست ہو اور اس میں شرم ہو؟ نو نیور یو سلی سویٹ ہارٹ"!!

سالار، حور پر سے نظریں ہٹائے بغیر بولا جو سچ میں دوسری دنیا سے بھٹک کر آئی کوئی حور ہی لگ رہی تھی۔۔ آسمانی رنگ کی فراک پاجامے میں گلے میں دوپٹہ ڈالے وہ باقی دنوں سے منفرد لگ رہی تھی۔۔

عمر نے منہ بنا کر اسے دیکھا۔۔ اسکے سویٹ ہارٹ کی بک بک سے وہ تنگ آ چکا تھا۔۔ حور کسی بات پر مسکرائی تو اسکا ڈمپل نمایاں ہوا۔۔

سالار نے اسے دیکھتے ٹھنڈی آہ بھری۔۔

ہاؤ کیوٹ از شی !!

"ابھے اس کو بھی ڈمپل پڑتا ہے۔۔ سالے تیری بچھڑی ہوئی بہن لگتی ہے"!!!....

عمر قہقہہ لگا گیا۔۔ ارحا نے اس قدر بھونڈے قہقہے پر ایک نظر اسے دیکھا ضرور تھا۔۔

"استغفر اللہ!! بہن ہو گی تیری"

اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔

حور نے انہیں اپنی طرف دیکھتے پایا تو سالار کو دیکھ کر مسکرائی۔۔وہ بھی مسلکراتا ہوا اس کے پاس آتا کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔۔

حور کی نظروں میں ستائش ابھری تھی۔۔بلاشبہ وہ بہت ہینڈ سم تھا۔۔

ہیلو سر!ایوننگ !!

وہ نرمی سے بولی تو وہ سر کو خم دے کر کہنے لگا۔

"ہیلو لٹل گرل، گڈ ایوننگ!!ابھی ہم یونیورسٹی میں نہیں ہیں لہٰذا آپ مجھے سالار بھی بلا سکتی ہیں "

وہ نرم گرم نگاہوں سے اسے دیکھ کر بولا تو وہ ذرا سا جھجھک گئی۔۔

نو! مجھے بہت عجیب لگے گا۔۔!

وہ ادھر ادھر دیکھتی اسے بتانے لگی۔۔

اسے نروس دیکھ کر وہ پڑھائی کے متعلق بات کرنے لگا جس سے وہ پہلے کی طرح نارمل ہوتی جواب دینے لگی۔۔

نور نے گھاس پر تنہا بیٹھے عالیان کو دیکھا تو دھپ سے اس کے پاس آ بیٹھی جس سے وہ ڈر کر تھوڑا دور کھسک گیا۔۔

آرام سے کیا ہو گیا ڈر کیوں رہے ہو؟ کھا نہیں جاؤں گی!!!

وہ مسکرائی۔۔وہ بغیر کچھ کہے سامنے دیکھنے لگا۔۔

کیا کرتے ہو تم؟ وہ اس کا جائزہ لیتے ہوئے بولی۔۔

قدرے خاموش سا عالیان اسے کچھ بہتر لگا تھا باقیوں سے۔۔لہٰذا اس سے بات کرنے کی غرض سے وہ اس کے پاس چلی آئی۔۔

"چوپے بیچتا ہے مین لالی پاپس "!!!

عمر کی آواز پر اس نے تپ کر پیچھے دیکھا۔۔

"تم سے پوچھا میں نے؟ اپنی چونچ بند رکھو۔۔"!!!

عمر نے شرافت سے پاؤٹ بنا کر انگلی منہ پر رکھ لی۔۔

ہاں بتاؤ تم؟

اس نے دوبارہ عالیان کو دیکھ کر کہا جو زمین پر نظریں ٹکائے ہوئے تھا۔۔سیاہ گھنے بال اور سیاہ داڑھی مونچھیں۔۔وہ بہت معصوم لگ رہا تھا اس وقت۔۔

اس کے سوال پر عالیان نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

"بڑا ہوں آپ سے میں، تھوڑی تمیز سے بات کر لیں"

اس کی بات پر وہ بے اختیار ہنستی چلی گئی۔۔اسے اس طرح ہنستے دیکھ کر وہ بھی سر جھکا کر مسکرا دیا۔۔مسکرانے سے اسکی داڑھی میں ہلکا سا ڈمپل نمایاں ہوا تھا جسے نور نے دلچسپی سے دیکھا تھا۔۔

"ڈاکٹر ہوں میں"

اس کی دھیمی آواز پر اس نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔۔"لگتے نہیں ہو "

میں کیا کرتا تو ڈاکٹر لگتا؟؟

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔سیاہ آنکھیں نیلی آنکھوں سے ملیں تو اس نے سرعت سے

نظروں کا زاویہ بدل دیا۔۔

"آئی مین تم اتنے بڑے نہیں لگتے۔۔خیر!!تم۔۔۔۔شادی شدہ ہو؟؟؟"

وہ ایک بار پھر لاپرواہی سے بولی۔۔اس بار عالیان نے فرصت سے اسے دیکھا تھا۔۔

"آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟؟؟؟"

اس کے سوال پر وہ ایک لمحے کو گڑبڑائی پھر نارمل لہجے میں بولی۔۔

ویسے ہی۔۔۔دل کر رہا تھا پوچھنے کو۔۔!

۔۔۔۔۔۔۔۔۔دل تو پاگل ہے،دل دیوانہ ہے،

دل تو پاااگل۔ل ہے،دل دیوانہ ہے!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمر شرارت سے گنگنا کر وہاں سے کھسک گیا۔۔

نور غصے سے اسے گھورتی وہاں سے اٹھ ہی گئی۔۔

جینز کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے وہ دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے بال اڑ کر اس کے ماتھے پر آرہے تھے جنہیں وقتاً فوقتاً وہ ہاتھ سے پیچھے کر دیتا۔۔ عمر عالیان وہیں گھاس پر نیم دراز ہو گئے تھے جبکہ سالار حور کے ساتھ ٹہلتا باتوں میں مصروف تھا۔۔

ایسے میں فارس دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔اس نے وائیبریشن پر موبائل پاکٹ سے نکالا جس پر چند نوٹیفیکیشنز چمک رہی تھیں۔۔

وہ موبائل ان لاک کرتا انہیں چیک کرنے لگا۔۔ کچھ دیر بعد اس نے موبائل دوبارہ پاکٹ میں ڈال لیا۔۔ بلاارادہ اس کی نگاہ کچھ فاصلے پر گھاس پر بیٹھی مرحا پر ٹھہری جو گھٹنوں پر ڈائری رکھے سوچ سوچ کر اس پر کچھ لکھ رہی تھی۔۔

اس نے کاغذ پر لکھی تحریر کو پڑھا۔۔ وہ چند اشعار تھے۔۔اس کی آنکھوں میں ستائش ابھری۔۔

مغرور سرمئی آنکھیں اس کے چہرے پر ٹھہریں۔۔

نیلی آنکھوں پر بچھی گھنی پلکیں، ستواں ناک، عنابی لب اور لبوں کے کنارے چمکتا تل۔۔۔!

اس کے ذہن کی سلیٹ پر چند الفاظ پوری آب وتاب سے چمکے۔۔!

۔۔۔۔۔"ایک تو وہ خود ہے شاعری جیسی،اور پھر شاعری بھی کرتی ہے!!!"۔۔۔۔۔

اپنی سوچوں کے بے لگام گھوڑے کو لگام ڈال کر وہ رخ موڑ گیا۔۔ گھاس پر اوندھے لیٹے عمر نے یہ ساری کروائی فرصت سے ملاحظہ کی تھی۔۔

اس نے مزے سے مرحا کو پکارا۔۔ بہنا؟؟

آوازپرارحااور مرحادونوں نے سر اٹھایالیکن اسے مرحاکی طرف دیکھتے پاکر ارحادوبارہ پڑھنے میں مصروف ہوگئی۔وہ آج یہ کتاب مکمل پڑھ لیناچاہتی تھی۔۔

مرحانے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھاتووہ کھنکارہ۔۔

"آپ جو بھی اپنے نازک ہاتھوں سے لکھ رہی ہیں ہماراڈیئر فرینڈ فارس آپ کے پیچھے کھڑا سب پڑھ رہاہے"

اس کے مزے سے کہنے پر اس نے سرعت سے رخ موڑا جہاں فارس واقعی کھڑاہواتھا۔۔

فارس نے عمر کو دیکھ کر دانت پیسے۔۔وہ اثر لئے بغیر شرارت سے اسے دیکھے گیا۔۔

مرحاکنفیوز سی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔اس نے وہاں سے جانے کے لیے قدم بڑھائے۔۔عین اسی وقت فارس نے بھی جانے کے لئے آگے بڑھا۔۔دونوں ٹکراتے بچے۔۔

اپنے اتنے قریب ایک وجیہہ لمبے چوڑے وجود کو دیکھ کر اس کا چہرہ پل میں سرخ ہوا۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے،وہ جھوٹ بول رہاہے "

مغرور نظروں سے اس کے سرخی چھلکاتے چہرے کو دیکھ کر وہ دھیمی آواز میں کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔

وہ اپنا آپ نارمل کرتی چیزیں سمیٹ کر کھڑی ہوئی۔۔"آپی میں اوپر جارہی ہوں "

ارحاکو آگاہ کرتی وہ نظریں جھکا کر وہاں سے چلی گئی۔۔

وہ بیڈ پر نیم دراز آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔ ہونٹ ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے تھے۔۔

چپکے سے ایک پری اس کے دل میں آن سمائی تھی۔۔ کیسا میٹھا سا احساس دل میں جاگا تھا۔۔

ہمیشہ زندگی کو فن سمجھ کر جینے والا جس کی زندگی میں محبت نامی چیز کی گنجائش نہیں تھی وہ کسی ہوشربا کی زلفوں کا اسیر ہوا تھا۔۔

بند آنکھوں کے پار جھکی پلکوں والا کومل سا چہرہ پوری آب و تاب سے روشن ہوا تھا۔۔ وہ مسکرا کر کروٹ بدل گیا۔۔

●●●●

گھر میں سناٹا محسوس کر کے اسے اچنبھا ہوا۔۔ دروازہ بند کر کے اندر آتا وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔

کسی کو موجود نہ پا کر وہ بیگ لاؤنج میں رکھتا کچن میں آیا۔۔۔ فریج سے پانی نکال کر وہ گھونٹ گھونٹ پینے لگا۔۔

وہ ابھی ابھی ہوسپٹل سے آیا تھا۔۔۔ کمرے میں آکر وہ تازہ دم ہونے چلا گیا۔۔۔ کچھ دیر بعد ٹاول سے بال رگڑتے وہ واشروم سے باہر نکلا۔۔

ہلکے پھلکے کپڑوں میں وہ کافی بہتر محسوس کر رہا تھا۔۔ اس نے دوسرے کمروں میں جھانکا تو اسے عمر بیڈ پر اوندھا لیٹا نظر آیا۔۔

وہ مزے سے چلتا آیا اور دھپ سے اسکی پیٹھ پر بیٹھ گیا۔۔ اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔

رنگین خیالوں کی دنیا پل میں اڑن چھو ہوئی۔۔

سالے اٹھ!!اس نے گردن موڑی۔۔

"مولوی تُو ہے اٹھ یہاں سے۔۔سالو میری کمر کو تم کمینوں نے اپنی بیٹھک ہی سمجھ لیا ہے"

اسکے جلے کٹے لہجے پر وہ ہنستا ہوا وہیں بیڈ پر گر گیا۔۔مکیا سوچ رہے تھے؟عالیان نے اسے چھیڑنے والے انداز میں کہا۔۔

"تیری بھابھی کو سوچ رہا تھا۔۔"!!

وہ آنکھ مار کر بولا۔۔

"کمینے بھابھی ڈھونڈ بھی لی اور ہمیں بتایا بھی نہیں۔۔"

عالیان نے اسے ایک چماٹ لگائی۔۔

ایسی باتیں بتائی نہیں جاتیں۔۔!

وہ اثر لئے بغیر ہنستا ہوا بولا۔۔

میری چھوڑ۔۔۔۔وہ اس کی طرف رخ موڑ کر کہنے لگا۔۔

"تو بتا بڑے تعارف ہو رہے تھے بچی تو فلیٹ ہو رہی تھی تجھ پہ"!!

وہ اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر مزے سے بولا۔۔

"چل بے ایسا کچھ نہیں ہے"وہ سٹپٹا کر بولا۔۔

کچھ تو ہے۔۔۔جو نیند۔۔آئے کم۔۔کچھ تو ہے جو تُو کہہ دے تو۔۔۔۔لالالالا۔۔۔!!!

عمر اسے تنگ کرتا گنگنانے لگا تو وہ تنگ آکر اسے دھموکا جڑتا اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

پیچھے عمر ھستا ہوا پیٹھ سہلانے لگا۔۔

وہ موبائل میں گھسی ناول پڑھ رہی تھی۔۔اگزامز سے وہ کب کی فری ہو چکی تھی لہٰذا کام وام نبٹا کر وہ ناول پڑھنے بیٹھ جاتی۔۔

حور اس کے قریب آکر بیٹھتی موبائل میں گیم کھیلنے لگی۔۔

"یار فارس کتنا پیارا ہے آئی جسٹ لو ہم"!!

مرحا آنکھیں موندے بولی تو حور نے شرارت سے اسے دیکھا۔

اہم اہم !! کون وہ ہینڈسم سے فارس بھائی جو نیچے والے فلور پر رہتے ہیں؟

وہ آنکھیں پٹ پٹا کر بولی۔۔

مرحا کی ہارٹ بیٹ تیز ہو گئی۔۔فارس کا شاندار سراپا اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔۔خود کو دیکھتی سرمئی آنکھیں چھن سے سامنے آئیں۔۔

اوہو!!!ابھی سے ان کے خیالوں میں کھو گئیں۔۔۔!

وہ مرحا کو کندھا مارتی مسکراہٹ دبا کر بولی۔۔

"تمیز کرو کچھ، میں ناول والے فارس کی بات کر رہی ہوں۔۔!!" وہ خفت مٹاتی اسے ڈپٹ کر بولی۔۔

اوکے اوکے میں کہاں کچھ کہہ رہی ہوں !!!

وہ ہاتھ اٹھاتی پھر سے گیم کھیلنے لگی۔۔البتہ ہونٹوں پر ابھی بھی شرارتی مسکان تھی۔۔

●●●●

وہ دونوں سڑک کے ایک طرف نارمل رفتار سے جا رہی تھیں۔۔ایک کندھے پر بیگ گلے میں سٹالر ڈالے وہ آج گروسری کرنے نکلی تھیں۔۔

"نوریار واپسی پر کچھ بیکری آئیٹمز بھی لیں گے۔۔"

اس کے منہ میں جیسے پانی آگیا۔۔

اوکے!! حور کی بات پر وہ سر ہلاتی راہ چلتے لوگوں کو گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔

گروسری سٹور میں داخل ہو کر انہوں نے لسٹ سے دیکھ کر ضروری چیزیں خریدیں۔۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سٹور سے باہر نکلتیں چند قدم چل کر کچھ فاصلے پر موجود بیکری میں گھس گئیں۔۔

اندر آتے ہی حور کے منہ میں پانی آگیا۔۔اس کا دل کر رہا تھا ایک دن کے لئے کوئی اسے بیکری میں بند کر دے اور وہ مزے سے ساری بیکری کا صفایا کر جائے۔۔

اہم اکسکیوز می!! حور کاؤنٹر پر جا کر کھنکاری۔۔

کاؤنٹر پر موجود لڑکا اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔

اس طرف جائیں!!! لڑکے نے پروفیشنل لہجے میں کہا تو وہ خفت سے دوسری جانب چلی گئی۔۔

نور جو کونے میں رکھی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھی ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی حور کو دوسری جانب جاتا دیکھ کر اس کے پیچھے چل دی۔۔۔

اکسکیوز می!!ڈبل چاکلیٹ کیک۔۔۔!

بولتے ہوئے اس کے منہ میں پانی آنے لگا۔۔لڑکا سر ہلا کر پلٹ گیا۔۔

"ندیدی اپنا منہ تو بند کر۔۔"

نور نے اسے آنکھیں دکھائیں۔۔پھر اس نے کندھے پر لٹکا بیگ اٹھا کر اس میں موجود رقم دیکھی۔۔رقم گن کر وہ ابھی بیگ کی زپ بند کر رہی تھی کہ کوئی پلک جھپکنے میں اس کا بیگ چھین کر بھاگا۔۔

اوئے!!کسی بے غیرت کی اولاد۔۔!

جانی پہچانی آواز پر لڑکے نے پلٹ کر دیکھا تو جہاں اسکی آنکھیں حیرت سے پھیلیں وہیں نور کی آنکھوں میں شناسائی کی رمق پھیلی۔۔

تم؟پھر سے!!آج تو نہیں چھوڑوں گی۔۔دروازہ بند کرو!!اس نے اندر آتے ایک آدمی کو اشارہ کیا تو اسے کسی گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔وہ الٹے قدموں باہر نکلتا دروازہ بند کر گیا۔۔"مس یہاں کوئی سین کری ایٹ نہ کریں۔۔"

دکاندار اسے مخاطب کرتے بولا لیکن وہ اسے نظر انداز کرتے لڑکے کی جانب بھاگی جو بیکری کے اوپر والے فلور کی طرف بھاگا تھا۔۔

حور نے شرمندگی سے دکاندار کو دیکھا۔۔

"یہ نور کی بچی بھی نہ اور وہ منحوس لڑکا۔۔۔ہا!! نور کا بیگ۔۔اس میں تو بہت سارے پیسے اور ہمارے آئی ڈی کارڈز بھی ہیں۔۔اچھا کیا نور تو نے۔۔اسکی ہڈی پسلی ایک کر دے۔۔"

وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوتی سیڑھیوں کی جانب دیکھنے لگی جہاں سے ابھی ابھی نور اوپر گئی تھی۔۔۔

اوپر سے چیزیں گرنے کی آواز پر دکاندار نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔۔دفعتاً وہ لڑکا بھاگتا ہوا نیچے آیا۔۔

اس کے ہاتھ میں ایک راڈ تھا جسے دوسروں کو دکھا کر وہ دروازے کی جانب بڑھا۔۔

"حور روک اسے۔۔سالے کے پاس پرس ہے میرا۔۔"

تیزی سے سیڑھیاں اترتی نور کی آواز پر حور نے دانت میں انگلی دبائی۔۔

پھر ادھر ادھر دیکھ کر اس نے آرام سے اپنا پیر آگے کر دیا جس سے وہ لڑکا دھڑام سے نیچے گرا۔۔

اس کے ہاتھ سے بیگ پکڑ کر وہ سیدھی ہوئی تو نور بھی آ گئی۔۔اس نے لاتیں گھونسے مار کر اس کا وہ حال کیا کہ وہ دوبارہ کسی کا بیگ چرانے کی ہمت نہ کر سکے۔۔

اس سے پہلے کہ دکاندار انھیں دھکے دے کر نکالتا وہ جلدی سے اپنا آرڈر پکڑ تین پیسے کاؤنٹر پر رکھ کر وہاں سے نکل گئیں۔۔دکان دار نے افسوس سے اپنی دکان کا بگڑا حال دیکھا تھا۔۔۔

●●●●

ہوسپٹل سے باہر نکل کر وہ پارکنگ لاٹ میں کھڑی اپنی گاڑی کے پاس آیا۔۔اس نے دائیں ہاتھ پر سفید کوٹ ڈال رکھا تھا جبکہ بائیں ہاتھ میں فائلز پکڑ رکھی تھیں۔۔آنکھوں پر گاگلز چڑھائے اس نے فرنٹ ڈور کھولا اور کوٹ، فائلز اندر رکھتے دروازہ بند کرتا دوسری سائیڈ پر آتا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار سٹارٹ کر دی۔۔

سڑک سے ایک بڑے چوک میں گاڑی کو ٹرن دیتے وہ چونکا۔۔کچھ لوفر لڑکے ایک لڑکی کو تنگ کر رہے تھے۔۔وہ مسلسل روتی ہوئی ان سے کچھ کہہ رہی تھی۔۔

عالیان کی آنکھوں میں سرخ لکیریں ابھری۔۔وہ تعداد میں چار تھے اور وہ اکیلا۔۔وہ جانتا تھا کہ وہ ان سے مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن وہ اس لڑکی کی مدد کرنے کی کوشش تو کر سکتا ہے نہ۔۔!

یہی سوچ کر وہ گاڑی ایک طرف روک کر باہر نکلا۔۔لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہ ان کے پاس چلا آیا۔۔

اکسکیوز می!!اس نے انہیں پکارا تو وہ چاروں اس کی طرف پلٹے۔۔

لڑکی نے امید سے اسے دیکھا۔۔

"بھائی یہ۔۔مم۔۔مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔جج۔۔جا۔۔نے نہیں۔۔دے رہے۔۔"!

اس کی آنکھ سے کئی آنسو ٹوٹ کر گرے تو عالیان کو بے حد دکھ ہوا۔۔

"کیسا معاشرہ ہے ہمارا جہاں ہماری ماں بہنیں محفوظ نہیں ہیں۔۔جگہ جگہ انسانوں کے بھیس میں موجود درندے انھیں نوچنے کے لئے گھات لگائے بیٹھے ہوتے ہیں "

سر جھٹک کر اس نے ان کی طرف دیکھا۔۔

"انھیں جانے دیں پلیز میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں۔۔"!

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

"چل اوئے جا یہاں سے "

ان میں سے ایک انتہائی بدتمیزی سے بولا۔۔

ان کو جانے دو ورنہ میں ابھی پولیس کو کال کرتا ہوں۔۔!

اس نے کہنے کے ساتھ ہی موبائل نکال کر نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"ابھے زیادہ ہیرو پنتی دکھاتا ہے،، ابھی تیری ساری ہیرو پنتی نکلتے ہیں۔۔۔"!!

کہنے کے ساتھ ہی انہوں نے اسے زوردار دھکا دیا جس سے وہ زمین پر جا گرا۔۔

لڑکی نے خوفزدہ ہو کر منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔ انہوں نے عالیان کو کھڑا کیا اور اسے پیٹنے لگے۔۔ وہ اپنے بچاؤ کی کوشش کرنے لگا لیکن چار ہٹے کٹے آدمیوں کے سامنے وہ بے بس ہوا تھا۔۔

ان کا دیہان اپنی طرف سے ہٹتے پا کر وہ وہاں سے تیزی سے نکل گئی۔۔ دور آ کر اس نے دو تین لڑکوں کو روک کر عالیان کی طرف اشارہ کرتے مدد کرنے کا کہا اور خود وہاں سے چلی گئی۔۔

وہ لڑکے جلدی سے آئے اور انہیں چھڑانے لگے۔۔ ان کی دیکھا دیکھی اور بھی لوگ ان کی مدد کو آ گئے۔۔ معاملہ رفع دفع ہوا۔۔ عالیان مشکل سے چلتا گاڑی تک آیا۔۔

اس کے چہرے جسم پر جابجا چوٹوں کے نشان تھے۔۔ہاں اسے اب بھی اس لڑکی کی مدد کے لئے جانے پر افسوس نہیں تھا۔۔

مشکل سے ڈرائیونگ کرتا وہ گھر تک پہنچا۔۔دروازہ کھول کر وہ لڑکھڑاتا ہوا اندر آیا۔۔ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے وہ تینوں اسکی حالت دیکھ کر چونکے۔۔

بجلی کی سپیڈ سے وہ اس کے سر پر پہنچے۔۔

یہ کیا ہوا ہے تمہیں؟ کس نے کیا یہ؟

فارس جبڑے بھینچے اس کا بازو پکڑ کر بولا۔۔۔

سس!! عالیان نے درد سے ہونٹ بھینچ لئے۔۔

"گائیز آرام سے۔۔۔وہ انجرڈ ہے۔۔ "!

سالار نے سرخ آنکھوں سے اس کا جائزہ لیا۔۔وہ اسے لئے لاؤنج میں آئے اور آرام سے صوفے پر بٹھادیا۔۔عمر خاموشی سے جاکر فرسٹ ایڈ باکس لے آیا۔۔

اس کی شرٹ اتار کر انہوں نے بینڈایج کی اور اسے جوس پلایا۔۔جب وہ کچھ بہتر نظر آیا تو انہوں نے اس سے سوالات کرنے شروع کردیے جن کے وہ آرام آرام سے مختصر جواب دیتا رہا۔۔

"اوکے تم ریسٹ کرو ہم ابھی آتے ہیں۔۔ "

فارس نرمی سے کہہ کر اٹھا تو عمر اور سالار بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

"کسی سے لڑائی نہ کرنا۔۔"!

وہ گھومتے سر کے ساتھ بولا۔۔

سالار نے جوس میں نیند کی گولی ملادی تھی جس کی وجہ سے عالیان کی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں۔۔وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولا تو انہوں نے اسے آرام سے لیٹ جانے کو کہا۔۔

"ڈونٹ وری ہم کچھ نہیں کریں گے بس پولیس میں رپورٹ کروائیں گے۔۔"

ان کی بات پر مطمئن ہوتا آنکھیں موند گیا۔۔وہ تینوں سرد تاثرات کے ساتھ گھر سے باہر نکل گئے۔۔

●●●●

مطلوبہ مقام پر پہنچ کر وہ بازو کہنیوں تک موڑ کر چوک میں داخل ہوئے جہاں ان کی توقع کے مطابق وہ چاروں وہیں کھڑے تھے۔۔

فارس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ایک کو گریبان سے پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹا اور پہ در پہ اسے گھونسے مارنے لگا۔۔

اب اتنی باڈی دھوپ میں سکھانے کے لئے تھوڑی بنائی تھی۔۔۔!

مقابل کو کچھ سمجھنے کا موقع نہ ملا۔۔سالار نے دو لڑکوں کو گردن سے پکڑا اور ان کا سر زور سے آپس میں دے مارا۔۔

"حرام خور سویٹ ہارٹ ہمارے دوست کو مار کر اچھا نہیں کیا تم لوگوں نے۔۔"!!

چالاک بنتے لڑکے کو اس نے ایک لات رسید کو جو اسے پیچھے سے گھیرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

چوتھے لڑکے نے جواب تک کسی کے ہتھے نہ چڑھا تھا فارس کو پیچھے سے آ کر دبوچ لیا۔۔

"سالے میں یہاں کیا کنوں کھانے آیا ہوں" ...!!!

عمر نے اسے ٹانگوں سے گھسیٹا جس سے وہ پتھریلی زمین پر دھڑام سے گرا۔۔اسے اٹھنے کا موقع

دیے بغیر وہ اس کے

اوپر چڑھ کر بیٹھ گیا اور اس کے منہ پر بھاری ہاتھ کی زوردار چپیڑیں مارنے لگا۔۔

"سالے میں تیرے کو نظر نہیں آیا جو تو مجھ سے لڑنے کی بجائے اس کو چمٹ گیا۔۔ یا اسکی باڈی

دیکھ کر تجھ حرام خور کی رال ٹپکنے لگی تھی جو "بدنام مُنّی" کی طرح اس سے چمٹ گیا۔۔" !!!

اٹھ کر اس کو ٹھوکریں مارتا وہ اپنے دل کی بھراس نکالنے لگا۔۔

"میرے مولوی کو ہاتھ کیسے لگایا۔۔"!

اس کے ہاتھ پر زور سے کاٹتا وہ اسے چیخنے پر مجبور کر گیا۔۔

تھو!! گندے ہاتھ۔۔۔ گینڈے کیا ہاتھ نہیں دھوتا۔۔!

اس کے قریب تھوکتا وہ باقی دونوں کو دیکھنے کے لئے مڑا تو ایک لڑکے نے سالار کی گردن میں

ہاتھ ڈال کر اسے دبوچ رکھا تھا جبکہ دوسرے نے اسکی ٹانگوں کو قابو کیا ہوا تھا۔۔وہ کھا جانے والی

نظروں سے عمر کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کرنے لگا جو کمینوں کی طرح کھڑا لائیو شو دیکھ رہا تھا۔۔

سوری!!!

اس نے اسے آنکھ ماری اور کچھ فاصلے پر گتھم گتھا فارس کو دیکھ کر اسکی پیٹھ پر ہاتھ مار کر شاباشی دیتا ہوا آگے آیا۔۔

"بچنا گنج کمینو،،لو میں آگیا۔۔۔"!!!

گنگنا کر اس نے سالار کی ٹانگوں سے لپٹے لڑکے کی کمر سے نیچے زوردار لات ماری جس سے وہ چیختا ہوا پرے ہٹا۔۔ سالار نے زور لگا کر گردن کو پھندے سے آزاد کیا اور مقابل کی طرف پلٹ کر اسکے منہ پر لگاتار آٹھ دس گھونسے مارے۔۔

اسے مار کر وہ پیچھے ہٹا اور اس کے بگڑے نقوش کو منہ کھولے دیکھنے لگا۔۔

چچ چچ! اور میری گردن تک آؤ سویٹ ہارٹ!!!

اسے دھکا دے کر وہ عمر کو دیکھنے لگا جو موبائل نکالے آرام سے فارس کی ویڈیو بنا رہا تھا جو مقابل کو مار مار کر اسکا بھرتا بناتے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

اس کے سینے سے شرٹ پھٹ چکی تھی جو اسکے کسرتی سینے کو واضح کر رہی تھی۔۔

واہ ہیرو! کیا فائٹنگ سٹائل ہے کیا باڈی ہے تم فلموں میں کیوں نہیں چلے جاتے۔۔۔!

موبائل پاکٹ میں ڈال کر وہ اسے مفت کا مشورہ دے گیا۔۔ وہاٹ دا۔۔۔۔۔۔!

فارس اسکے فضول مشورے پر اسے کچھ سخت کہتے کہتے رکا۔۔

سر جھٹک کر اس نے شرٹ ٹھیک کی اور وہ تینوں جس طرح آئے تھے اسی طرح واپس چلے گئے۔۔

واپس آکر وہ خاموشی سے فریش ہونے چلے گئے۔۔

اکاد کا خراش کو انہوں نے چھپا لیا تھا تاکہ عالیان دیکھ نہ پائے۔۔۔

فریش ہو کر وہ لاؤنج میں آئے اور احتیاط سے عالیان کو اٹھا کر اندر کمرے میں بیڈ پر لٹا دیا جو دوا کے زیرِاثر سو رہا تھا۔۔

کچن میں آکر ہلکا پھلکا کھا کر وہ اپنے اپنے بستر پر آکر گر گئے۔۔

قدموں کی چاپ پیدا کئے بغیر وہ آرام سے چلتا سالار کے پیچھے آکھڑا ہوا جو اسکی جانب پیٹھ موڑے موبائل پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔۔

اس نے غور سے دیکھا تو وہ کسی لڑکی سے فلرٹ کر رہا تھا۔۔اس کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئیں۔۔یکایک اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی۔۔

اس نے بجلی کی سی تیزی سے موبائل اس کے ہاتھ سے چھینا اور دوڑ لگا دی۔۔لمحوں کا کھیل تھا۔۔

سالار کو تو پہلے کچھ سمجھ نہ آیا جب بات اسکی بدھی میں آن سمائی تو وہ ایک سیکنڈ کی دیر کئے بغیر اس کی پیچھے دوڑا۔۔

"ابھے بن مانس کی اولاد، سو بے غیرت مرے ہوں گے جو تو پیدا ہوا۔۔میرا موبائل واپس کر نہیں تو بہت برا حشر کروں گا یاد رکھیں۔۔۔" !

وہ مسلسل لاؤنج سے لان میں اور لان سے گول چکر لگا کر لاؤنج میں آگے پیچھے چوہے بلی کی طرح بھاگ رہے تھے۔۔ لیکن عمر اس کے ہاتھ نہیں آرہا تھا۔۔وہ بس کسی طرح لیونگ روم میں گھس کر فارس اور عالیان کو اس کا چھچھوڑ پن دکھانا چاہتا تھا۔۔

"ابھے کسی گنجی کے سویٹ ہارٹ۔۔رک" !!!

سالار نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔۔عمر کسی نہ کسی طرح لیونگ روم میں گھس گیا۔۔

لو فارس کدھر گیا؟

اس نے دوڑ کر بیڈ پر چڑھ کر نیم دراز عالیان سے پوچھا جو اچانک اس طرح اٹھ بیٹھا تھا جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔۔

"وہ واش روم میں ہے لیکن تم۔۔۔"

اسکی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔۔۔عمر نے موبائل اس کی سمت بڑھایا ہی تھا کہ سالار نے اسے گردن سے دبوچ لیا اور موبائل کھینچ کر پاکٹ میں ڈالتے اسے گدی پر تھپڑ مارنے لگا۔۔

"امی بچاؤ مجھے !!اس گینڈے سے بچاؤ کوئی مجھے۔۔"

عمر ہاتھ پیر مارتا دہائیاں دینے لگا۔۔

عالیان سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔شور وغل سے اس کا سر درد ہونے لگا تھا جسے دیکھ کر وہ دونوں سیدھے ہو گئے۔۔

کیا ہوا سویٹ ہارٹ ؟ایوری تھنگ اوکے ؟؟

سالار اس کے قریب بیٹھتا بولا تو وہ سر ہلا گیا۔۔

بس سر میں تھوڑا درد ہے۔۔! وہ معصومیت سے بولا تو سالار کو بے ساختہ اس پر پیار آیا۔۔۔

ہاؤ انوسنٹ یو آر!!!

وہ اس کے گال کھینچنے لگا جس پر عالیان کا چہرہ ہلکا سا سرخ ہو گیا۔۔

وہ مسکرا دیا۔۔ جبکہ عمر کا قہقہہ چھوٹ گیا۔۔

"کیا چیز ہے یہ مولوی یار۔۔ دیکھ کیسے بلش کر رہا ہے۔۔اس کی جگہ کوئی لڑکی ہوتی تو تُو نے بے ہوش ہی ہو جانا تھا۔۔" وہ مسلسل ہنستا جا رہا تھا۔۔

اسے دیکھ کر عالیان بھی مسکرا دیا۔۔ اتنے میں واش روم کا دروازہ کھول کر فارس باہر نکلا۔۔ گیلے بالوں کو تولیے سے خشک کرتا وہ کبرڈ کی جانب آیا کیونکہ وہ شرٹ ساتھ لے جانا بھول گیا تھا۔۔

اس کا کسرتی جسم دیکھ کر عمر نے او شیپ میں ہونٹ گھمائے۔۔

نائیس باڈی،،، بڈی!!!

سالار نے اسے ستائشی نظروں سے دیکھ کر کہا تو وہ پلٹ کر اسے دیکھتا نفی میں سر ہلاتا مسکرا دیا۔۔ عمر نے شرارت سے اسے دیکھا۔۔ وہ اٹھا اور جا کر اس کی پشت سے لپٹ گیا۔۔

جانو آپ کتنے ہاٹ ہیں!!!

اسکے گرد بازو حائل کرتے وہ آواز کو باریک کرتا ہوا بولا۔۔ عالیان اور سالار کی ہنسی نکل گئی۔۔۔ جبکہ فارس مسکراہٹ ضبط کرتا اسکا بازو ہٹا کر اسے دیکھتا گھورنے لگا۔۔

"جانو ایسے تو نہ دیکھیں نہ یہاں سم تھینگ سم تھینگ ہوتا ہے"!!!

وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھتا اپنے دل کے مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زنانہ آواز میں بولا۔۔۔

"ادھر آ تیرا سم تھینگ نکالوں۔۔۔"!

فارس نے اسے بازو سے دبوچ کر قریب کیا تو عمر کی آنکھیں پوری کھل گئیں۔۔

وہ اپنا بازو چھڑا کر اس کے دس قدم دور جا کر دونوں بازو کاندھوں پر کر اس کی صورت بنا کر کھڑا ہو گیا۔۔ "استغفر اللہ" چھچھوڑے انسان۔۔ یہاں تو میری عزت ہی محفوظ نہیں ہے۔۔ یا اللہ میری عزت۔۔۔۔!

اس کے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔ فارس نے شرٹ پہن کر قریب پڑا تکیہ اٹھا کر اس کے منہ پر دے مارا۔۔

"بے غیرت کمینے۔۔"!!!

اسے مختلف القابات سے نواز تا وہ کھانا لینے کچن چلا گیا۔۔ سالار بھی اس کے پیچھے چلا گیا کیونکہ اب بھوک زوروں سے لگ رہی تھی۔۔

عمر نے منہ کھولے عالیان کو دیکھا جس نے منہ پر تکیہ رکھ کر آنکھیں موند لیں۔۔۔

"بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے"

بڑبڑا کر وہ کمرے کی بکھری حالت سنوارنے لگا۔۔

دادو کہاں جارہی ہیں آپ؟؟

ارحا نے انھیں سیڑھیوں کی طرف جاتے دیکھا تو پوچھنے لگی۔۔

"بچوں کی خبر گیری کر آؤں ذرا کل سے نظر نہیں آئے۔۔"

وہ عینک ناک پر درست کرتیں اسے مطلع کر کے سیڑھیاں اترنے لگیں۔۔اندر آکر انھوں نے عالیان کو پکارا۔۔

جواب نہ پا کر وہ فکر مند ہوتیں لاؤنج میں آئیں۔۔

عالیان بیٹا؟؟

اب کے انہوں نے پکارا تو کمرے سے عالیان کی آواز آئی۔۔

"آجائیں میں کمرے میں ہوں"

اس نے اٹھ کر بیٹھتے ان کی پکار کا جواب دیا۔۔ بیٹھنے سے زخموں سے ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں۔۔

انہیں اس طرح اندر آنے کا کہنا اسے عجیب بھی لگا لیکن وہ کیا کر سکتا تھا۔۔

باقی تینوں تو اپنے اپنے کاموں پر جا چکے تھے جبکہ اس نے ہسپتال سے تین دن کی چھٹی لے لی تھی۔۔

تاج بیگم اندر آئیں تو اس کے چہرے پر جا بجا زخم اور ہاتھ پر پٹی دیکھ کر پریشان سی ہو گئیں۔۔

"بیٹا یہ کیا ہوا تمھیں؟"

وہ اس کے پاس آکر فکر مندی اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات سے بولیں۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔! بس کل کچھ لڑکوں سے جھگڑا ہو گیا تھا۔۔تو۔۔۔۔"!

وہ نرمی سے بتانے لگا۔۔

"ارے خدا کی مار پڑے انہیں کیا حشر کر دیا ہے تمہارا۔۔میرے بچے دیکھو کیسا زرد رنگ ہو رہا ہے۔۔"!!!

وہ غصے سے گویا ہوئیں۔۔

"پولیس میں رپورٹ کروادی تھی۔۔آپ پریشان نہ ہوں پلیز۔۔"

وہ مسکرا کر بولا۔۔۔

"اچھا تم آرام کرو میں تمھارے لئے ہلدی والا دودھ بھجواتی ہوں۔۔آرام ملے گا۔۔"!!

اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔

عالیان کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔"شکریہ آپ کا"!!!

وہ شکر گزاری کے احساس سے گویا ہوا۔۔

"پگلے۔۔۔دادی ہوں تمہاری۔۔ایسے اجنبیوں کی طرح نہ بات کرو مجھ سے۔۔۔"!!!

پیار سے اسے چپت لگاتیں وہ دوسرے فلور پر چلی آئیں۔۔کچن میں آئیں تو وہاں ارحا پہلے سے موجود تھی۔۔

"بیٹا دودھ میں ہلدی ڈال کر گرم کر دو۔۔"

ان کی بات پر وہ فکر مندی سے ان کے قریب چلی آئی۔۔

دادو کیا ہوا آپ کو؟ کہیں درد ہے؟

اس کے فکر بھرے انداز پر وہ اس کا ماتھا چوم کر گویا ہوئیں۔۔

"نہیں بیٹا میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔ بس ابھی نیچے گئی تھی نہ تو پتہ چلا بچے کی طبیعت خراب ہے۔۔ کیسا زمانہ آگیا ہے انسان، انسان کا دشمن ہوا پڑا ہے۔۔ کل بچے کو کسی نے پیٹ دیا۔۔ پٹیاں کیے بستر پر پڑا ہے۔۔"

دادو کس کی بات کر رہی ہیں آپ؟

وہ بھی ذرا فکر مند ہوئی۔۔

"عالیان بیٹے کی۔۔۔ تم جلدی سے اسے ہلدی والا دودھ دے آؤ۔۔ پیئے گا تو درد سے آرام ملے گا۔۔۔"!

کچن کے پاس سے گزرتی نور نے نہ جانے کیوں رک کر ان کی بات سنی تھی۔۔ اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔۔

●●●●

وہ کروٹ پر کروٹ بدل رہا تھا۔۔ نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔ اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی تو وہ تینوں بے سدھ سوئے پڑے تھے۔۔

اس کا دل گھبرانے لگا تو وہ اٹھ بیٹھا۔۔۔ بیڈ سے پیر نیچے رکھ کر اس نے چپل پہنی اور آرام سے اٹھ کر آہستہ آہستہ چلتا باہر لان میں آگیا۔۔

رات کا پہلا پہر تھا۔۔آسمان نے اپنے اوپر ٹمٹماتے تاروں کی چادر اوڑھ رکھ تھی۔۔

چاند قدرے دور اکیلا سا جیسے روٹھا پڑا تھا۔۔وہ سینے پر بازو باندھ کر لان کی سیڑھی پر بیٹھ کر خاموشی سے آسمان کو تکنے لگا۔۔

کچھ ساعتیں یوں ہی بیت گئیں۔۔

قدموں کی چاپ ابھری اور وہ خاموشی سے اس کے برابر آ بیٹھی۔۔

عالیان نے چہرہ موڑ کر اسکی طرف دیکھا۔۔

آپ یہاں اس وقت؟؟

اسکی سیاہ اداس آنکھیں سوالیہ انداز میں اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

جواب نہ پاکر وہ دوبارہ چہرہ سیدھا کرتا آسمان کو تکنے لگا۔۔

"اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟؟"

وہ اداسی سے بولی۔۔پتہ نہیں کیوں آج دل بہت اداس ہو چلا تھا۔۔

عالیان اپنے پیروں کو دیکھنے لگا۔۔

"آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟"

یونہی!!

کہہ کر وہ اسے دیکھتی خاموش ہوئی تھی۔۔کچھ دیر وہ خاموشی سے رات کی تاریکی میں اپنی اداسی کی وجہ کھوجتے رہے۔۔

"دادو نے بتایا تھا کہ تمہیں چوٹیں آئی ہیں۔۔۔"!

وہ دھیمی آواز میں بولی تو عالیان نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔۔

"ہاں آئی تو ہیں۔۔"!!

"تم ان سے فائٹ کرتے یوں مار کھا کر آگئے۔۔"

خفگی سی خفگی تھی۔۔

مجھے لڑنا نہیں آتا۔۔! جواب دیا گیا۔۔

وہ پل میں خاموش ہوئی تھی۔۔

آپ اداس ہیں؟

اسے لگا جیسے وہ اداس تھی۔۔نہ جانے کس احساس کے تحت پوچھ بیٹھا۔۔

پتہ نہیں!! میں کچھ سمجھ نہیں پارہی۔۔!

وہ بے چارگی سے بولتی اٹھ کھڑی ہوئی اور جانے کے لئے پلٹ گئی۔۔

نور؟؟ اسکی دھیمی آواز پر وہ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔

"ان راستوں پر سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیے گا۔۔ہر کسی کو اس کی منزل نہیں ملا کرتی"

وہ آسمان پر نظریں ٹکائے بولا۔۔چند لمحوں بعد اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔وہ جا چکی تھی۔۔۔

●●●●

یہ نور کی بچی کو بھی آج چھٹی ضرور کرنی تھی۔۔اب اکیلی کیا کروں گی میں یہاں؟

وہ خفگی سے سوچتی یونیورسٹی میں داخل ہوئی تھی۔۔وہ سیدھا گراؤنڈ میں آگئی۔۔۔ابھی اس کا کلاس اٹینڈ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔چوئینگم چباتی وہ بنچ پر بیٹھ گئی اور ارد گرد کا جائزہ لینے لگی۔۔

توبہ یہ لڑکیاں تو جیسے کسی فیشن شو میں آئی ہیں!!

لڑکیوں کے میک اپ سے اٹے چہرے دیکھ کر وہ دیدے گھما گئی۔۔

تازہ ہوا میں گہرا سانس لیتی وہ کچھ دیر وہیں بیٹھی رہی۔۔پھر بور ہوتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

بیگ کندھے پر ڈال کر وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف آگئی۔۔وہ سیدھ میں دیکھ کر چل رہی تھی کہ اچانک اس کا پیر مڑا اور وہ زمین بوس ہو گئی۔۔۔

اس کے پیر میں شدید درد اٹھا تھا۔۔۔وہ وہیں بیٹھتی رونے لگی۔۔

"آر یو فائن؟"

وہ جو ابھی لیکچر لے کر فارغ ہوتا اپنے آفس کی جانب جا رہا تھا کسی لڑکی کو راستے میں بیٹھا دیکھ کر اسے شک گزرا کہ وہ حور ہے۔۔اس لئے پوچھ بیٹھا۔۔

آواز پر اس نے روتے ہوئے سر اٹھایا۔۔نیلی آنکھوں کے کناروں سے ٹپکتے شفاف آنسو،رونے سے سوجھے گلابی ہونٹ۔۔

وہ مسمرائز ہو گیا۔۔

"میرا پیر مڑ گیا ہے" وہ آنسو پونچھ کر بولی۔۔ سالار نے ایک پل کو سوچا اور پھر نیچے جھک کر اسے بازوؤں میں اٹھاتا اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا۔۔

حور ہکا بکا سی رہ گئی۔۔۔ شکر تھا کہ اس راہداری میں کوئی نہیں تھا ورنہ وہ کچھ ہی دیر میں یونی میں مشہور ہو جاتی۔۔

سالار نے آفس میں آ کر اسے اپنی رولنگ چیئر پر بٹھایا اور نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے پیر کو جوتوں کی قید سے آزاد کیا۔۔

حور نے جھجھک کر اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اسے روک دیا۔

ڈونٹ!! وہ نظریں جھکا کر بولی تو وہ نرم گرم نگاہوں سے اسے دیکھے گیا۔۔

"لیٹ می چیک لٹل گرل"

اس نے دونوں ہاتھوں میں اسکا پیر تھاما اور آہستہ سے مختلف زاویوں سے حرکت دینے لگا۔۔

"سی" !!!

درد سے اس کے منہ سے سسکی نکلی۔۔

سالار نے اسکی نیلی آنکھوں میں اپنی ہیزل گرین آنکھیں گاڑ دیں۔۔

"لک ان ٹو مائی آئیز"

یو آر ویری بیوٹیفل لٹل گرل۔۔۔!!!

وہ اس آنکھوں کے سحر میں کھو گئی۔۔ یک ٹک اسے دیکھے گئی۔۔

سالار نے جھٹکے سے اسکا پیر موڑا تو وہ اس کا کندھا دبوچ کر آنکھیں میچ گئی۔۔۔

"اب ٹھیک ہے!! موو کر کے دیکھو۔۔۔"

حور نے اسکی ہدایت پر پیر کو حرکت دی تو وہ واقعی ٹھیک تھا۔۔

تھینک یو سو مچ سر!!

وہ مسکرا کر اٹھ کھڑی ہوئی تو وہ بھی اس کے مقابل کھڑا ہو گیا۔۔

دونوں کے مابین بس چند انچ کا فاصلہ تھا۔۔وہ جھجھک سی گئی۔۔

"میں چلتی ہوں کلاس کا وقت ہو رہا ہے"

نظریں جھکا کر کہتی وہ آہستہ سے اسکے سائیڈ سے نکل گئی۔۔

سالار نے گردن موڑ کر اسے آفس سے باہر جاتے دیکھا تھا۔۔

سر جھٹک کر مسکراتا وہ اسکی چھوڑی ہوئی جگہ پر بیٹھ کر آنکھیں موند گیا۔۔۔

●●●●

اس نے چھت پر ایک آخری نظر ڈالی۔۔وہ سارے کپڑے اتار چکی تھی۔۔ہاتھ میں سوکھے کپڑوں کا ڈھیر پکڑے وہ سنبھل کر چلتی سیڑھیاں اتارنے لگی۔۔

کپڑوں کی وجہ سے وہ سامنے دیکھ نہ پائی اور اپنے دیہان میں آتے عمر سے ٹکرا گئی۔۔۔

اس کا پیر پھسلا اور وہ گرنے کے قریب تھی کہ عمر نے فوراً سے اسے کمر سے تھام لیا۔۔

وہ دونوں ایک لمحے کو خوفزدہ ہوئے تھے۔۔چند پل یونہی وہ ایک دوسرے کے قریب رہے۔۔

ارحا کو پہلے ہوش آیا تو وہ جھجک کر پیچھے ہٹی۔۔۔اس کا چہرہ شرم سے سرخ پڑ گیا۔۔

عمر نے دلچسپی سے اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھا تھا۔۔اسکی نظروں سے پزل ہوتی وہ جلدی سے سیڑھیوں میں بکھرے کپڑے اٹھانے لگی۔۔

بغیر نظریں اٹھائے وہ سیڑھیاں اترتی نیچے آئی اور لاؤنج میں کپڑے رکھ کر مڑ کر پیچھے دیکھا جہاں سے وہ چھت پر جا چکا تھا۔۔

"بے شرم!!" بڑبڑا کر وہ وہیں بیٹھتی کپڑے تہہ کرنے لگی۔۔۔

وہ سب تاج بیگم کے کمرے میں بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھیں کہ ایک عورت کمرے کے باہر کھنکاری۔۔

وہ چپ ہوتیں ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگیں۔۔تاج بیگم نے بھی ایک نظر انہیں دیکھا اور پیروں میں چپل پہن کر باہر آئیں۔۔۔

السلام علیکم!!

باہر موجود خاتون اور ان کے ساتھ عجیب حلیے والے لڑکے کم آدمی کو انہوں نے سرتاپیر دیکھا اور پھر جواب دیا۔۔۔

وعلیکم السلام!!آئیں بیٹھیں۔۔!

وہ انہیں لئے وہیں لاؤنج میں بیٹھ گئیں۔۔۔

جی میں نے آپ کو پہچانا نہیں؟؟

ان کی بات پر وہ خاتون اپنے بیٹے کو دیکھ کر بولیں۔۔

"جی ہم آپ کے ساتھ والی گلی میں رہتے ہیں۔"

اچھا!!تاج بیگم نے سر ہلایا۔۔

وہ ان کی آمد کا مقصد ابھی بھی نہیں سمجھی تھیں۔۔

وہ چاروں جو دروازے کے پیچھے چھپی باہر لاؤنج میں جھانک رہی تھیں گرتے گرتے بچیں۔۔

"ابھے یہ شیخ کہاں سے ٹپک پڑا۔۔"

لڑکے کا عربیوں والا حلیہ دیکھ کر نور کی ہنسی نکل گئی۔۔

لڑکے نے سر پر عربیوں کے اسٹائل میں رومال باندھ رکھا تھا جب کہ ساتھ سفید کھلا سا چولا پہن رکھا تھا جو اس کے پاؤں تک آتا تھا۔۔"اونٹوں کی ریس میں اونٹ نے اسے لات مار کر یہاں پہنچا دیا ہو گا۔۔۔"

حور نے کچھ اس انداز سے کہا کہ وہ سب کھی کھی کرنے لگیں۔۔۔

سلام یا امی،،آنا سلیم!!

وہ تاج بیگم کو دیکھ کر ایک انداز سے بولا۔۔۔انہوں نے جواباً عینک کے پیچھے سے اسے گھورتے سے ہلایا۔۔

'اجی اصل میں وہ ہم کافی دن سے دیکھ رہے تھے آپ یہاں آئے ہیں۔۔۔ماشاءاللہ اتنی پیاری بچیاں ہیں آپ کی۔۔"!!

بچیوں کے نام پر تاج بیگم کے ذہن میں الارم سا بجا۔۔

نور کو شرارت سی سوجھی۔۔وہ کمرے سے باہر نکلی تو مرحا نے اسکا بازو پکڑ لیا۔۔

"تم کہاں جا رہی ہو؟اندر آؤ دادو غصہ ہوں گی۔۔"

وہ اسے گھور کر بولی تو نور نے اثر لئے بغیر ہاتھ چھڑایا۔۔

"یار کچھ نہیں کہتیں وہ۔۔۔رکو ذرا ابھی دیکھنا مزہ چکھاتی ہوں یا اہلِ امی ابو کو۔۔۔"

اس کی بات پر حور پیٹ پکڑ کر ہنسنے لگی جبکہ ارحا نے مسکراہٹ دبائی۔۔

السلام علیکم!

وہ ان کو سلام کرتی تاج بیگم کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔۔دو نمبر عربی لڑکے کی تو آنکھیں ابل آئیں۔۔

"ماشاءاللہ یا امی۔۔۔بنت خوووب صوررررت"!!

وہ بتیسی کی نمائش کرتا ہوا بولا تو نور نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا۔۔۔

"استغفراللہ یا امی ابو ابنِ لعنتی"!!!

اس کے کمپلیمنٹ پر عورت نے اپنے بیٹے کو گھور کر چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔

"معذرت چاہتی ہوں۔۔۔سید حامد عے پر آتی ہوں۔۔اصل میں، میں اپنے بیٹے کا رشتہ دیکھ رہی ہوں۔۔۔کسی جاننے والے نے بتایا کہ ماشاءاللہ آپ کی چار چار بیٹیاں ہیں۔۔"

وہ نور کا سر تا پیر جائزہ لے کر بولیں جو ٹانگ پر ٹانگ رکھے تاج بیگم کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

ان کی بات پر تاج بیگم نے آنکھیں گھمائی تھیں۔۔

"یس یامی!! آنا ھذا یا یخ آ۔۔۔ ہم کو تو چار چار شادیاں جائز ہیں ھذا۔۔آ۔۔یو"!!

یا امی ابو! چار چار بیویاں ھذا آنا کو ایک منٹ میں سیدھا۔۔۔

نور نے آنکھ مار کر اوپر کی طرف اشارہ کیا۔۔"اوپر بھی پہنچا سکتی ہیں۔۔"

اسکی بات پر لڑکے نے تھوک نگلا۔۔۔

ہاہاہا۔۔مزاقاً بنت شریراً!!!

وہ خوامخواہ میں ہنس پڑا۔۔۔

تاج بیگم کی بس ہوئی تھی۔۔

"بہن بات یہ ہے کہ ابھی میری بچیاں بہت چھوٹی ہیں۔۔۔پڑھ رہی ہیں۔۔۔ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔ معذرت آپ جو چاہتی ہیں ویسا ممکن نہیں۔۔۔"

ان کی صاف گوئی پر مقابل بیٹھی عورت منہ بنا گئی۔۔۔

"چلو بیٹا۔۔۔"

وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔

ہم چلتے ہیں۔۔۔!!

پھیکا سا مسکرا کر وہ یا امی ھذا کو لئے وہاں سے چلی گئیں۔۔

"دادو کیسے کیسے لوگ آجاتے ہیں منہ اٹھا کر۔۔۔نہ کوئی جان پہچان نہ کوئی تمیز۔۔۔کہ بندہ گھر میں آنے سے پہلے اطلاع کر دے۔۔"

حور منہ بنا کر کہتی ہوئی ان کے برابر دھوپ سے آکر بیٹھ گئی۔۔۔

"بس بیٹا ہوتے ہیں کچھ ایسے لوگ بھی۔۔۔"ارحا مرحا بھی وہیں آگئیں۔۔۔

ویسے تم نے خوب جواب دیے انھیں!!!

مرحا نور کو دیکھ کر ہستی ہوئی بولی۔۔

ہیں نہ؟؟

وہ اس دو نمبر عربی کی صورت یاد کرتی کھلکھلادی۔۔۔

"دادو آج کسٹرڈ کھانے کا دل کر رہا ہے بہت۔۔۔آپی آج بنالیں نہ"!!

حور پہلے دادی کو دیکھتی پھر ارحا سے لاڈ کرتے بولی تو وہ مسکرادی۔۔۔

اچھا بنالیتی ہوں۔۔۔!

پیار سے اسکا گال تھپتھپا کر بولی تو حور مسکرا کر اس سے لپٹ گئی۔۔۔

ماشاءاللہ!!اللّٰہ تم سب کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔۔۔

اور آپ کو بھی!!

مرحا نے پیار سے انہیں دیکھا تو وہ مسکرا پڑیں۔۔

ہاتھ میں کسٹرڈ کا باؤل پکڑے وہ احتیاط سے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔اس نے اورنج کلر کی شارٹ

کیپری شرٹ کے ساتھ سیاہ دوپٹہ گلے میں ڈال رکھا تھا۔۔

سیاہ سلکی لمبے بال ہمیشہ کی طرح کمر سے نیچے جاتی چوٹی میں مقید تھے۔۔چند لٹیں چہرے کے

اطراف میں بکھری ہوئی تھیں۔۔

خراماں خراماں چلتی وہ لاؤنج میں آئی جہاں وہ چاروں صوفوں پر بے ترتیب بیٹھے ہوئے تھے۔۔

مرحا کی پہلی نظر فارس پر پڑی تھی۔۔

جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلتی وہ کھنکاری۔۔اس کے کھنکارنے پر وہ چاروں سیدھے ہو بیٹھے۔۔وہ

یہ دادو نے بھیجا ہے آپ کے لیے!!!

سب کی نظریں خود پر پا کر وہ کنفیوز ہوتی ہوئی بولی۔۔

تھینک یو بہنا!!!

عمر خوش اخلاقی سے کہتا اٹھا اور ندیدی نظروں سے باؤل کو دیکھ کر اس کے ہاتھ سے پکڑتا کچن میں

رکھ کر واپس آیا۔۔

فارس تم تھینک یو نہیں کہو گے؟؟

عمر شرارت سے اسے دیکھتا بولا تو فارس اور مرحا اپنی جگہ سٹپٹا گئے۔۔

فارس نے کھا جانے والی نظروں سے عمر کو دیکھا۔۔

اہم اہم۔۔۔!!!

سالار خوامخواہ کھانسنے لگا تھا۔۔

مرحا سرخ چہرہ لیے پلٹی تو عالیان نے اسے پکارا۔۔

"سسٹر رکیں ذرا عمر آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہے"!!!

وہ عمر کی بے چینی دیکھ کر معصومیت سے بولا تو عمر نے اسے فلائنگ پپی کی جسے عالیان نے ہاتھ میں قید کرتے دور پڑی ڈسٹبن میں اچھال دیا۔۔

سالار کا قہقہہ چھوٹا تھا۔۔

مرحا ہونقوں کی طرح انہیں دیکھنے لگی۔۔ایسے نمونے پہلے کب دیکھے تھے اس نے۔۔

"وہ کچھ دیر پہلے مہمان آئے تھے آپ کے؟؟"

عمر شرافت سے پوچھنے لگا۔۔محلے کی فسادی آنٹیوں کی طرح اسکے اندر بھی کھدبد مچی ہوئی تھی۔۔

جب تک وہ جان نہ لیتا اس کے پیٹ میں درد رہنا تھا۔۔

"جی وہ ارحا آپی کے رشتے کے لیے آئے تھے"!!!

اس کو جو سمجھ آیا اس نے بول دیا۔۔

اب وہ بے شرموں کی طرح یہ تو نہیں کہہ سکتی تھی کہ میرا رشتہ دیکھنے آئے ہیں۔۔ویسے بھی وہ کنفیوز تھی اس وقت۔۔

اس کے جواب پر عمر کا منہ ایسا ہو گیا جیسے کسی نے اسے کریلے کا جوس پلا دیا ہو۔۔سالار اور عالیان ہنسنے لگے تھے جبکہ فارس سکون سے عمر کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔

"کیا ہوا؟؟"

انہیں پاگلوں کی طرح ہنستے پا کر اور عمر کا منہ بنا دیکھ کر وہ پوچھنے لگی۔۔

"پسند کرتا ہے عمر آپ کی بہن کو"!!!

فار بڑے آرام سے کہتا مزے سے میز پر ٹانگیں رکھ کر ٹی وی دیکھنے لگا۔۔

اسکا تو بدلہ پورا ہوا۔۔اب آیا تھا نہ اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔!!!

عمر کی آنکھیں ابل آئیں۔۔سالا کمینا۔۔تجھے تو میں بعد میں پوچھوں گا۔۔!

مرحا حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"بکواس کر رہا ہے وہ آپ سیریس نہ لیں" !!!

وہ زبردستی مسکرا کر بولا تو مرحا سر ہلا کر واپس چلی آئی۔۔اب وہ اتنی بھی بچی نہیں تھی کہ ان کی باتیں نہ سمجھ پاتی۔۔

رشتے والی بات پر عمر کے تاثرات یاد کرتے اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔

مطلب وہ ارحا آپی کو پسند کرتے ہیں!!!

وہ جلدی سے کچن میں جھانکتی ارحا کو ڈھونڈتی ہوئی کمرے میں آئی۔۔

آپی!!!اسکے پرجوش ہو کر کہنے پر ارحا نے اسے دیکھا اور قریب سوئی ہوئی حور کو دیکھ کر اسے خاموش ہونے کا اشارہ کرتی باہر آئی۔۔

ہاں کیا ہوا؟؟

وہ اسکے ساتھ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھتی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔

آپی وہ نہ۔۔۔۔!!

وہ شرارت سے مسکرائی تو ارحا اکتائی۔۔

اب کہہ بھی چکو!!!

اچھا اچھا اتنی بے صبری۔۔۔۔

وہ اسکی اکتاہٹ کو اور ہی رنگ دے گئی۔۔

"مرحا مار کھاؤ گی مجھ سے کیا بولی جا رہی ہو؟؟؟"

اس نے تیکھی نظروں سے مرحا کو دیکھا تو وہ شرافت سے اسے ساری بات بتانے لگی۔۔

دوپہر والا منظر یاد کرتے اسکے چہرے پر حیا کی لالی بکھر گئی۔۔

اوہ مائی گاڈ آپی!! آپ بلش کر رہی ہیں؟؟

مرحا حیرت زدہ مسکراہٹ سے اسے دیکھنے لگی۔۔چپ ایک تھپڑ لگاؤں گی میں تمہیں!! خبردار

اس بات کا ذکر بھی کیا تم نے کسی سے۔۔!

اسے ڈپٹ کر وہ تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی۔۔

ٹھرکی کہیں کا!!!

●●●●

کمینے تجھے تو نہیں چھوڑوں گا میں!!

عمر تکیہ اٹھاتا فارس کو مارنے کے لیے دوڑا تو فارس نے بھی لیٹے ہوئے سالار کے سر کے نیچے سے تکیہ کھینچ لیا۔۔

دونوں میں تکیوں سے کی نان اسٹاپ فائٹ شروع ہو گئی۔۔

"سالے تجھے پکڑنے دوں گا تو چھوڑے گا نہ۔۔۔"!

عالیان ان کی چیخ چیخ سے تنگ آ کر اٹھا اور رکھ کر دو دو چماٹیں انہیں لگائیں۔۔

"حد ہو گئی ہے گھر کو ہر وقت چڑیا گھر بنایا ہوتا ہے بندہ دو گھڑی سکون بھی نہیں لے سکتا"!!

سالار نے عالیان کے ایگزیکٹ ایکشن پر اوشیپ میں ہونٹ گھمائے جبکہ عمر اور فارس ابرو اچکائے اس ٹارزن کی اولاد کو دیکھنے لگے۔۔

"اوکے لے لے دو گھڑی سانس لیکن بس دو گھڑی اوکے"!!!

عمر نے انگلیوں کی "وی" بنا کر کہا تو عالیان اسکی بکواس پر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔۔کمینہ!!؛

اسکی بڑبڑاہٹ سن کر عمر پھر سے بولا۔۔

یو ٹو جانی!!!

عالیان نفی میں سر ہلا کر دوبارہ قالین پر بیٹھ گیا اور ایل سی ڈی پر کارٹون کا چینل لگا تا دیکھنے لگا۔۔

پانی پکڑا!!

فارس نے موبائل یوز کرتے سالار کو دیکھ کر کہا تو اس نے موبائل سے نظریں ہٹائے بغیر اسے پانی کی بوتل تھما دی۔۔

"ابھے تیری کارٹون دیکھنے کی عمر ہے؟؟"

عمر، عالیان کے برابر دھپ سے بیٹھتا افسوس سے بولا تو عالیان نے ٹیڑھی نظروں سے اسے گھورا۔۔

تو اور؟؟ سر جھٹک کر وہ پھر سے کارٹون دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔۔

"تو کارٹون ہی دیکھتا رہ تیرے حصے کے بچے ہم پیدا کر لیں گے" !!

اس نے سالار کو دیکھ کر آنکھ ماری۔۔ فارس کے منہ سے پانی فوارے کی صورت نکلا۔۔

بے غیرتو!!

عالیان سرخ چہرے سے بس اتنا ہی کہہ سکا۔۔ عمر اور سالار ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس پڑے۔۔ ڈونٹ مائینڈ سویٹ ہارٹ!!!

سالار ڈمپل کی نمائش کرتا موبائل پر ٹائپنگ کرنے لگا۔۔

●●●●

گلاب کا پھول کمر کے پیچھے چھپاتا وہ دلکشی سے مسکراتا لان میں چلا آیا۔۔

گلابی شارٹ فراک جینز میں بالوں کا میسی جوڑا بنائے تتلی بنی لان میں اڑتی ایک رنگ برنگی تتلی کے پیچھے بھاگتی پھر رہی تھی۔۔ تتلی اس کے ہاتھ پر آکر بیٹھی تو وہ کھلکھلا دی۔۔

اسکی کھلکھلاہٹ پر سالار کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔ حور کے گالوں میں پڑتے ڈمپل کو گہری نظروں سے دیکھتا وہ اسکے قریب چلا آیا۔۔

اہم!!!

وہ کھنکارا تو حور فوراً سے پلٹی۔۔ایسا کرنے سے تتلی اس کے ہاتھ سے اڑ گئی۔۔

اس نے افسوس سے اسے خود سے دور جاتے دیکھا۔

ہلو سر!!

وہ مسکرا کر اس سے مخاطب ہوئی۔۔

ہلو لٹل گرل۔۔لکنگ پریٹی!!

وہ نرم گرم نظروں سے اسے دیکھتا ہوا بولا تو وہ پزل ہو گئی۔۔

تھ۔۔۔ینک یو!!

وہ آہستہ سے بولی تھی۔۔

"میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں"!!

اس کے دھیمے آنچ زدہ لہجے پر حور کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں۔۔وہ خاموشی سے سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

ہری پر تپش آنکھوں کی تاب نہ لاتے وہ اپنی نیلی آنکھوں پر پلکوں کی جھالر گرا گئی۔۔سالار نے دلچسپی سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔

وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اور کمر کے پیچھے چھپا ہاتھ سامنے کرتے اسے پھول پیش کرتے ہوئے بولا....

"آئی لو یو"!!!

حور حیرت زدہ سی اسے دیکھے گئی۔۔اسے ایک پل کو تو سمجھ نہ آئی کہ اسکے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔

کیا کہا آپ نے؟اسے لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔

آئی سیڈ آئی لو یو مائی لو!!!

وہ دلکشی سے مسکرایا تو حور کے چہرے پر شرمگین مسکراہٹ آئی۔۔اس نے چھوٹے گلابی لبوں کو دبا کر ایک نظر اسے دیکھا اور ایک قدم آگے آتے اسکا بڑھایا ہوا گلاب کا پھول تھام لیا۔۔

وہ اسے نظروں کے حصار میں لیے اٹھ کھڑا ہوا۔۔"میں بہت خوش ہوں تھینک یو میری محبّت کو اپنانے کے لیے"!!

وہ ایک قدم آگے بڑھاتا اس کے گرد بازو حائل کرتا اسے خود سے لگا گیا۔۔

حور اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔سالار اس سے الگ ہوتا پیچھے ہٹا تو وہ بغیر اسے دیکھے اندر بھاگ تھی۔۔

اسے یوں شرما کر جاتے دیکھ کر وہ محظوظ ہوتا بالوں میں ہاتھ پھیر گیا۔۔

دوسری طرف وہ تیز تیز دھڑکتے دل پر پریشان ہوتی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی اپنے فلور پر آئی۔۔

ابھی وہ کسی سے سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے اپنے کمرے میں جانے کی بجائے چھت پر چلی آئی۔۔

اس کے چہرے پر بکھرے رنگ دیکھ کر نور دیوار سے چھلانگ لگاتی فوراً اس کے پاس آئی۔۔

"یہ تمہارا رنگ کیوں اڑا ہوا ہے اور یہ پھول۔۔۔۔"

اسکی نگاہ اسکے ہاتھ پر پڑی۔۔

ایک منٹ ایک منٹ!!!

اسکے بولنے سے قبل ہی وہ کچھ کچھ سمجھ گئی۔۔

"نور چپ کر آہستہ بول کوئی سن لے گا"!!

اس نے گھبرا کر پیچھے دیکھا اور اسے بازو سے پکڑ کر کھینچتی قدرے کونے میں لے آئی۔۔

اسے دیکھ کر وہ اپنے اندر وہ سب بولنے کی ہمت پیدا کرنے لگی جو ابھی اسکے ساتھ پیش آیا تھا۔۔

نور۔۔۔۔۔پروفیسر لوّ زمی!!

وہ سرگوشی میں بولی تو نور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

کیا مطلب وہ پروفیسر سالار؟؟ وہ بھی شاک ہوئی تھی۔۔

ہمم!! حور انگلیاں چٹخاتی ہوئی بولی۔۔

تم۔۔۔ تم ابھی کسی کو نہ بتانا۔۔اوکے!!

وہ اسے یہ بات ابھی راز میں رکھنے کا وعدہ لے گئی۔۔

●●●●

اف!! کتنی گرمی ہے۔۔!

وہ ماتھے سے پسینہ پونچھ کر چولہا بند کر کے پیچھے ہٹی۔۔اس نے چولہے سے ساس پین اٹھا کر سلیب پر رکھے شیشے کے باؤل میں سوپ ڈالا۔۔

یمی!!!

حور دھپ سے آکر سلیب پر بیٹھتی سوپ کو چمکتی آنکھوں سے دیکھ کر بولی۔۔

اسکی خوشبو سے حور کے منہ میں پانی آیا تھا۔۔ پیچھے ہٹو!!

مرحا نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر تھپڑ مارا۔۔"دادو نے کہا تھا نیچے بھی بھجوانا ہے۔۔رکو الگ برتن میں نکال لوں"!!

وہ مصروف سے لہجے میں بولی تو حور پر سوچ انداز میں اسے دیکھنے لگی۔۔

"یار آپی یہ دادو زیادہ مہربان نہیں ہوتی جارہیں ان پر؟"

"ان کا احسان بھی تو بڑا ہے ہم پر، ہماری بہت مدد کی ہے انہوں نے۔۔۔ایسے نہیں کہتے۔۔اچھا یہ سوپ دے آؤ نہیں میں یہ سب پھیلاوہ سمیٹ لوں ذرا۔۔"!

اس نے سلیب پر جابجا بکھری چیزوں پر اکتاہٹ بھری نظر ڈالی۔۔حور تو جیسے بدک گئی۔۔

نن۔۔نہیں میں نہیں جاؤں گی۔۔۔آپ خود دے آئیں!!

وہ جلدی سے چھلانگ لگا کر سلیب سے اترتی باہر بھاگ گئی۔۔مرحا نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

پاگل لڑکی!! سر جھٹک کر وہ جلدی جلدی پھیلاوا سمیٹنے لگی۔۔

پھر کچن سے باہر آ کر اس نے نور کو آواز دی۔۔ جواب نہ پا کر وہ واپس کچن میں آئی۔۔اب خود جانا پڑے گا مجھے!!

خود کلامی کرتے اسے پچھلی بار کا منظر یاد آیا جب کچھ دن پہلے وہ ایسے ہی ان کو کسٹرڈ دینے گئی تھی تو انہوں نے کتنا چھیڑا تھا فارس کو۔۔

سر جھٹک کر وہ دوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی شیشے کا باؤل پکڑتی دادو کو بتا کر نیچے چلی آئی۔السلام علیکم!!

اسکا سامنا فارس سے ہوا تو وہ ہچکچا کر سلام کر گئی۔۔

وعلیکم السلام!! وہ اسکے سامنے رکتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔۔

"یہ۔۔یہ لیں۔۔سوپ بنایا تھا ہم نے تو دادو نے کہا۔۔۔۔"!

وہ بات ادھوری چھوڑ کر اسکی سرمئی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔

"تھینکس کہیے گا انہیں میری طرف سے"!!

وہ اسکی نیلی آنکھوں میں جھانک کر بولا تو وہ نظریں جھکا گئی۔۔

"جی کہہ دوں گی۔۔آآپ کو اگر کوئی بھی کام ہو تو بلا جھجک کہیے گا۔۔"

وہ بال کان کے پیچھے اڑستی ہوئی معصومیت سے اسے دیکھنے لگی۔۔

فارس نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

اور کچھ؟؟

ذرا سا جھک کر وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا ہوا بولا تو وہ شرما کر پلٹتی بھاگتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔

اس کے جانے کے بعد فارس نے مسکرا کر سر جھٹکا۔۔

●●●●

عالیان ہوسپٹل سے آتا سیدھا کمرے میں آیا۔۔ گاڑی کی چابی سائیڈ ٹیبل پر پھینک کر وہ فریش ہونے کی غرض سے فوراً باتھ روم میں گھس گیا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلا اور تولیے سے گیلے بال پونچھنے لگا۔۔

اتنے میں سالار بھی یونیورسٹی سے آ گیا۔۔

ہیلو سویٹ ہارٹ!! وٹس۔۔۔۔۔اسکی اگلی بات منہ میں ہی رہ گئی۔۔

دونوں نے بیک وقت ڈریسنگ روم سے نکلتے عمر کو دیکھا۔۔ان کا منہ کھل گیا۔۔

سامنے وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے دوپٹے سے منہ کو چھپاتا باہر نکلا تھا۔۔

تو۔۔۔تو۔۔۔پریگننٹ ہو گیا؟؟

عالیان پوری آنکھیں کھولتا اس کے پھولے ہوئے پیٹ کو دیکھ کر بولا۔۔

کس کے ساتھ منہ کالا کیا ہے تو نے؟

وہ کپتی عورتوں کی طرح دیدے نچا کر بولا تو عمر نے جھٹکے سے دوپٹہ منہ سے اتارا۔۔

"مولوی صاحب یہ ہے وہ جس نے میرے ساتھ منہ کالا کیا" !!

وہ سالار کی طرف دیکھ کر آنکھ مارتا باریک سی آواز میں بولا۔۔

ہونے والے چنٹو کے ابا!!!

وہ پیٹ پکڑ کر چلتا ہوا سالار کے نزدیک آیا تو اس نے عمر کو لات ماری۔۔

"ایک نمبر کے لعنتی لگ رہے ہو بے غیرت سویٹ ہارٹ!!

آؤچ!!!عمر نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے دکھی ہونے کی اداکاری کی۔۔

کیا ہوا وہ ایکسپٹ نہیں کر رہا تجھے؟؟

عالیان شرارتی مسکراہٹ سے کہنے لگا تو سالار وہیں بیڈ پر بیٹھتا ہنسنے لگا۔۔

ھستے ھستے اسکی آنکھوں میں پانی آگیا۔۔عمر نے موبائل آن کر کے لاؤڈ سپیکر پر ڈالا اور گانا لگا دیا۔۔

کیاااا۔۔۔کہہ دیا ہے تم نے یہ جانم!!

جب سے ہم تم سے ملے قسم ہم رہے نہیں ہم۔۔!!

اوپیاپیا،،کیا کیا،،کیا کیا ہے صنم۔۔!!

عمر نچلا دھڑ ہلا کر دونوں ہاتھ ماتھے پر لے جاتا ناگن ڈانس کرنے لگا۔۔

عالیان نے جلدی سے فارس کو ویڈیو کال کر دی۔۔فارس جو میٹنگ میں تھا۔۔ایک سیکنڈ کہہ کر کال اٹینڈ کر گیا کہ شاید کوئی ضروری بات ہو۔۔اسے اندازہ نہ ہوا کہ موبائل لاؤڈ سپیکر پر تھا۔۔

اس کے اٹینڈ کرنے کی دیر تھی کہ سپیکر سے گانے کی تیز آواز گونجی اور ناگن ڈانس کرتا عمر سکرین پر ظاہر ہوا۔۔

فارس نے ہڑبڑا کر کال کاٹ دی۔۔

سوری!! کنٹینیو کریں۔۔۔

کمینے کہیں کے!!

زیر لب ان کو القابات سے نوازتا وہ دوبارہ میٹنگ پر توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔

عالیان نے موبائل پاکٹ میں ڈالا اور عمر کے سامنے آیا۔۔

جانی تم بھول گئے ہو؟؟

وہ عالیان کے گال پر انگلی پھیر کر بولا۔۔

کیا بھول گیا؟؟ عالیان نے اسکی انگلی کو پیچھے کرتے دانت میں دبالیا جس سے وہ "سی" کر کے رہ گیا۔۔

عمر کہنے لگا" وہ سارے پل جن میں ہم دونوں "نہر والے پل" پر ایک دوسرے کی جوئیں نکالا کرتے تھے۔۔"

کہتے ساتھ ہی وہ زوردار قہقہہ لگا گیا۔۔

عالیان جوتا اتار کر اسکی طرف بڑھا تو وہ دوپٹہ لہراتا باہر بھاگ گیا۔۔

"اجھے یار کس بے شرم سے پالا پڑ گیا ہے ہمارا۔۔دل تو کرتا ہے اسے کوڑے میں پھینک آؤں جا کر۔۔"

وہ سالار کو دیکھ کر ناک بھوں چڑھا کر بولا۔۔یکدم باہر سے دھڑام سے کچھ گرنے کی آواز آئی۔۔

دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

تو بھی وہی سمجھا جو میں سمجھا؟

سالار نے تصدیق چاہی۔۔

ہاں!! عالیان کہتے ساتھ ہی قہقہہ لگا گیا۔۔

اب پڑ گئی تھی کلیجے میں ٹھنڈ!!

دادووو!! پلیز مان جائیں نہ۔۔۔۔۔

نور اور حور کب سے یونیورسٹی ٹوئر کے لیے انہیں منانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔لیکن وہ مان ہی نہیں رہی تھیں۔۔

"میں نے کہا نہ نہیں جانا تو نہیں جانا"!!

تاج بیگم غصے سے بولیں۔۔

"کشمیر جانے کی اجازت دے دوں تم چاروں کو؟ کچھ خوف کرو خدا کا۔۔میرا حوصلہ نہیں پڑتا تم سب کو اتنی دور بھیجنے کا۔۔"

حور غصے سے اٹھی۔۔

"اگر ہمارے مما بابا ہوتے تو وہ کبھی منع نہیں کرتے"!!

غم و غصے کی ملی جلی کیفیت سے بول کر وہ روتی ہوئی باہر بھاگ گئی۔۔

تاج بیگم کا غصہ پل میں اڑن چھو ہوا۔۔

"ارے حور بات سنو!! باؤلی ہے یہ لڑکی۔۔"

وہ نور کو دیکھ کر بولیں جو خود بھی کچھ سنجیدہ نظر آ رہی تھی۔۔

"دادو آپ کیوں منع کر رہی ہیں کیا آپ کو ہم پر اعتبار نہیں؟؟"

وہ منہ بنا کر بولی۔۔

"نہیں میرے بچے ایسی کوئی بات نہیں ہی بس آج کل کا زمانہ بہت خراب ہے۔۔"

تاج بیگم اس کے بال سنوارتی ہوئی کہنے لگیں۔۔ کیا آپ کو اللہ تعالیٰ پر یقین نہیں۔۔؟

نور پھر سے بولی۔۔

ہے بیٹا لیکن۔۔۔۔۔

بس تو پھر ٹھیک ہے نہ!!

وہ انکی بات کاٹ کر کہنے لگی۔۔

"پلیز دادو مان جائیں۔۔ حور بھی دکھی ہو گئی ہے۔۔ آپ نے ہمیشہ ہم سے اتنا پیار کیا ہے۔۔ ہر خوہش پوری کی ہے۔۔ اب بھی مان جائیں"!!

وہ ان کا ہاتھ چوم کر بولی تو تاج بیگم کو مانتے ہی بنی۔۔

پہلے کبھی جیت سکی ہوں تم لوگوں کے آگے !!وہ مصنوعی خفگی سے بولیں تو وہ خوشی سے ان کے گلے لگ گئی۔۔

میں حور کو بتاتی ہوں !!

حور؟؟وہ بھاگتی ہوئی باہر آئی۔۔

"دادو مان گئی ہیں یار اب تو اپنا موڈ ٹھیک کرو"!!

وہ ٹی وی لاؤنج میں اس کے ساتھ دھپ سے بیٹھتے ہوئے بولی۔۔

حور نے چہرہ موڑ کر اسکی جانب دیکھا۔۔سچ میں؟؟

وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

ہاں نہ !!نور مزے سے بولی۔۔

ایسا کوئی کام ہے جو نور دی گریٹ نہ کر سکے۔۔!!

کیا ہوا ہے کس بارے میں بات ہو رہی ہے ؟

مرحا لاؤنج میں آتے ہوئے چاکلیٹ منہ میں ڈال کر بولی۔۔

"یار آپی بندہ صلح ہی مار لیتا ہے۔۔"

حور ندیدی نظروں سے چاکلیٹ کو دیکھ کر اٹھی اور باقی بچی ہوئی اس کے ہاتھ سے کھینچ کر منہ میں ڈال گئی۔۔

مرحانے اسے گھورا تو وہ مزے سے جا کر بیٹھ گئی۔۔

"یونی کا ٹوئر جا رہا ہے کشمیر۔۔آپ کا اور ارحا آپی کا بھی نام لکھوالیا ہے میں نے۔۔"

نور صوفے پر نیم دراز ہوتے بولی۔۔

"واؤ!! کشمیر جارہا ہے میں تو جاؤں گی۔۔"

وہ فوراً اکسائیٹڈ ہو گئی۔۔

"میں نہیں جا رہی میرا نام کٹوا دو"!!

ارحا کچن سے جھانک کر بولی تو تینوں کا منہ لٹک گیا۔۔

کیوں آپی؟ وہ تینوں اسے منانے کے لئے کچن میں گھس گئیں۔۔

●●●●

وہ چاروں لان میں گھاس پر بیٹھے محو گفتگو تھے۔۔گفتگو کا موضوع یونی ٹوئر تھا۔۔سالار چاہ رہا تھا وہ سب جائیں۔۔ایسے موقع بار بار تھوڑی آتے ہیں۔۔

میں تو چلا جاؤں گا بس ارحا کو بھی منالو!! عمر شرارت سے مسکرا کر بولا۔۔

بڑا ہی ڈیش قسم کا بندہ ہے تو!!

سالار اسکی کمر پر دھموکا جڑ کر بولا تو عمر بلبلا اٹھا۔۔

"اچھا میں ڈیش قسم کا ہوں تو تُو کیا ہے حور کو پرپوز بھی کر دیا ڈیش نے اور ہمیں بتایا بھی نہیں! ساری خبر ہوتی ہے عمر کو۔۔۔"

اس نے سالار کا بھانڈا پھوڑ دیا۔۔

عالیان دیدے پھاڑے سالار کو دیکھنے لگا۔۔

کیا مطلب۔۔؟ تو بڑا فاسٹ نکلا۔۔

وہ ابھی تک حیرت زدہ سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔ سالار نے منہ پر ہاتھ پھیر کر عمر کو مکا دکھایا۔۔۔

"چھوڑو سویٹ ہارٹ ان باتوں کو۔۔ ڈن کرو تا کہ میں یونی بات کروں۔۔"!!

سالار نے موضوع بدل دیا۔۔

"فارس یار چل نہ تجھے مرحابھابھی کی قسم"!!

عالیان شرارت سے فارس کو دیکھ کر بولا تو وہ آنکھیں دکھاتا اٹھا۔۔

"کیا کہا تو نے؟ بے غیر تو ذرا شرم نہیں تم لوگوں میں۔۔"

وہ اٹھ کر اس کے پیچھے بھاگا۔۔

بچاؤامی!!۔۔۔عالیان اندھا دھند اندر بھاگا تھا کیونکہ فارس کے تیوروں نے اسے باور کروادیا کہ اب اسکی بینڈ بجنے والی ہے۔۔

اسکی حالت دیکھ کر عمر قہقہہ لگا گیا۔۔

سالار کو اپنی طرف خونخوار نظروں سے دیکھ کر قہقہہ اسکے حلق میں ہی اٹک گیا۔۔

آپ کون؟۔۔۔۔۔اجنبی لہجے میں کہہ کر وہ جلدی سے وہاں سے اٹھ گیا آیا کہ اسکی بھی شامت نہ آجائے۔۔

ایک دن اور ایک رات کا سفر طے کر کے وہ "کشمیر" پہنچے تھے۔۔ سفر کی تھکاوٹ دور کرنے کے لیے تمام سٹوڈنٹس اور ٹیچرز نے ایک لگژری ہوٹل میں قیام کیا تھا۔۔

اگلی صبح وہ جلد ہی بیدار ہو گئیں۔۔ نو بجے سب نے ناشتے پر اکٹھا ہونا تھا پھر وہاں سے "وادی نیلم" کے لیے نکلنا تھا۔۔

حور اٹھ جاؤ!!۔۔۔۔۔

ارحا نے جمائی روکتے حور کو ہلایا جو منہ بناتی پھر سے سونے کی تیاری کر رہی تھی۔۔

سالار سر آئے ہیں!!۔۔۔۔۔

نور نے جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کی تو وہ پٹ سے آنکھیں کھول کر اٹھتی ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگی۔۔

ہاہاہا!!۔۔۔۔۔

نور اسکی حالت دیکھ کر ہنسنے لگی۔۔

وہ غصے سے اسے دیکھتی اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی۔۔ کچھ دیر بعد وہ چاروں تیار ہو چکی تھیں۔۔

چاروں نے بلیک ٹاپ کے ساتھ بلیک ہی جینز اور اوپر بلیک لانگ کوٹ پہن رکھا تھا۔۔ ہلکا سا برائے نام میک اپ کیا۔۔

حقیقتاً انہیں میک اپ کی ضرورت ہی نہیں تھی۔۔ وہ ویسے ہی بہت حسین تھیں۔۔

چاروں نے بال کھول رکھے تھے۔۔ارحا اور مرحا کے سلکی گھنے بال کمر سے نیچے تک لہرا رہے تھے۔۔

حور کے بھورے سلکی بال کمر تک آرہے تھے جسے اس نے آگے کی جانب کندھوں پر ڈال رکھا تھا۔۔

جبکہ نور کے کندھوں سے نیچے تک جاتے سٹیپس میں کٹے بال اس کے ذرا سے ہلنے پر بھی ادھر ادھر لہرا جاتے تھے۔۔

چاروں کی ایک جیسی نیلی آنکھیں،ایک جیسی ڈریسنگ انہیں سب میں ممتاز بنانے والی تھی۔۔

لانگ سٹریپ پرس ٹیڑھا کر کے کندھے پر ڈال کر وہ چاروں روم ڈور بند کرتیں نچلے فلور پر آئیں۔۔

آتے ہی ان کی نظران چاروں پر پڑی جو ان کے جیسی بلیک ہی ڈریسنگ کر کے آئے تھے۔۔

سیاہ جینز پر سیاہ سویٹرز اور جو گرز ڈالے!!عالیان نے جیکٹ دائیں کاندھے پر ڈال رکھی تھی۔۔

کلائی میں پہنی سمارٹ واچ کو دیکھتا لڑکیوں کو مکمل نظرانداز کرتا وہ بے حد ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔

عمر نے خالی سویٹر پہننے کو ترجیح دی تھی۔۔بقول اس کے وہ ایسے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔جبکہ سالار نے آنکھوں پر فریم لیس گلاسز چڑھا رکھے تھے جن میں وہ بہت گڈ لکنگ لگ رہا تھا۔۔وہ مسلسل کسی نہ کسی سے مسکرا کر بات کر رہا تھا۔۔

چھ فٹ سے نکلتا قد گال میں بار بار ظاہر ہوتا ڈمپل۔۔ہیزل گرین آنکھیں اور بھری بھری داڑھی۔۔کیوں نہ لڑکیاں اس کے پیچھے پاگل ہوتیں۔۔

ان تینوں سے کچھ فاصلے پر بیٹھا فارس بیزار نظروں سے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔۔

اس نے سویٹر کے اوپر گلے میں سیاہ مفلر لے رکھا تھا جس کے دونوں کونے آگے کی طرف گرتے تھے۔۔

سرمئی آنکھوں میں بیزاری لیے وہ دیکھنے والوں کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

کسرتی جسم بھری بھری داڑھی مونچھیں تیکھے نقوش اور سیاہی مائل عنابی لب۔۔

جنہیں بھینچے وہ بے حد مغرور لگ رہا تھا۔۔

نور نے چور نظروں سے عالیان کو دیکھا جو اسے دیکھ کر ہلکی سی سمائل پاس کر گیا۔۔

وہ جلدی سے نظروں کا زاویہ بدل گئی۔۔

حور نے سالار کو ڈھونڈنے کو نگاہ دوڑائی تو وہ اسی کی جانب گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔وہ پل میں سرخ ہوئی۔۔

آپی چلیں!!۔۔۔۔۔۔

اس نے مرحا کو دیکھ کر کہا جو فارس کو دیکھ رہی تھی۔۔

فارس کو دیکھتے ہی اسکی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔

حور کو اپنی طرف دیکھتے پا کر وہ سٹپٹا گئی۔۔ہاں چلو!!۔۔۔

ارحاسب کو نظرانداز کرتی ان کے ساتھ سٹوڈنٹس کے ہجوم تک آئی۔۔

اس نے ایک بار بھی عمر کی طرف نہیں دیکھا تھا جبکہ وہ مسلسل نرم گرم نظروں سے اسے ہی تکے جارہا تھا۔۔

اسکی نظروں کی حدت پر وہ سرخ ہوتی رخ بدل گئی۔۔

بے شرم!!!۔۔۔۔۔

وہ چاروں وہاں سب میں نمایاں تھیں۔۔ جبھی سب کی نظروں کے حصار میں تھیں۔۔

اوہو سونیو!۔۔۔ کوئی لفٹ ہی نہیں!!۔۔۔

ایک لوفر سا لڑکا ان کے پاس آکر رکتا غیر محسوس انداز میں بولا۔۔

ارحا گھبرا گئی۔۔

"چلو ہم دوسری طرف چلے جاتے ہیں" !!

وہ ان تینوں کو دیکھتی ہوئی بولی تو نور کی تیوری چڑھی۔۔

"کیوں جائیں ہم آپ ایک منٹ رکیں ذرا اس خبیث کو اسکا ابا یاد کرواتی ہوں۔۔ لفٹ چاہیے تجھے ہم سے ہاں؟؟"

وہ پیر سے شوز اتارتی زور سے بولی تو ارد گرد موجود سٹوڈنٹس کے علاوہ وہ چاروں بھی ان کی طرف دیکھتے فوراً چلے آئے۔۔

ان کی غیرت نے جوش مارا تھا۔۔

وہ لڑکا سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر گھبرا گیا۔۔

رکو ذرا صبر کرو!!۔۔۔۔

نور نے ان چاروں کو روکتے ہوئے کہا اور شوز پیر سے اتار کر اس کے پیچھے دوڑی۔۔لوگ انھیں راستہ دیتے ہٹتے جا رہے تھے۔۔

ایسا منظر پہلے کبھی دیکھنے کو کہاں ملا تھا ایک لڑکی جوتا پکڑے ایک لڑکے کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔

ان کو کیا خبر کہ لڑکوں کی جوتوں سے پٹائی کرنا نور صاحبہ کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔۔

وہ لڑکا جان بچاتا ہوٹل سے باہر بھاگا تھا۔۔

چل نور ایسے ہی نہیں جانے دینا اس لفنگے کو!!۔۔۔۔

اس نے ہاتھ میں پکڑا شوز پوری قوت سے پھینکا جو اس لڑکے کی کمر پر لگا۔۔

وہ دوہرا ہوتا ایک پل کو رکا اور پھر سر پر پیر رکھ کر بھاگ گیا۔۔

نور نے جا کر شوز پکڑا اور پیر میں ڈال کر واپس آئی۔۔

سب ستائشی نظروں سے اسے دیکھتے ہنس رہے تھے۔۔

ایسی لڑکیاں ضرور ہونی چاہییں!!

کسی نے تبصرہ کیا تو وہ کالر کھڑا کرتی واپس آئی۔۔

"بس کبھی غرور نہیں کیا۔۔"!!

وہ ایک ادا سے بال جھٹک کر بولی۔۔

دیہان سے ہاں!! تبھی کہتی ہوں پنگا نہ لینا مجھ سے۔۔!!۔۔۔۔۔۔۔

وہ عمر کو دیکھ کر نچلا لب دانتوں میں دبا کر ایک پیر زور سے زمین پر مار کر بولی۔۔

تم جیسی ٹڈی کی پروا نہیں مجھے!!

وہ بھی حساب بے باق کرتا ہوا بولا۔۔

"نور کیا طریقہ ہے یہ اگر دوبارہ تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو میں بہت بری پیش آؤں گی۔۔

!!"

ارحا نے اسے ڈانٹا تو وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔۔

اوکے سوری!!۔۔۔۔۔۔

اس کی درگت بنتی دیکھ کر عمر نے اسے زبان چڑائی تو وہ ہنکارا بھر کر رہ گئی۔۔

وادی نیلم میں داخل ہوتے ہی وہ سب مبہوت ہوئے تھے۔۔ سبزے سے ڈھکے اونچے پہاڑوں کے بیچ بنے دس فٹ چوڑے راستے پر چلتے وہ مبہوت سے قدرت کے عظیم شاہکار کو دیکھ رہے تھے۔۔

وہ چاروں بھی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے سر اٹھا کر ارد گرد کے مناظر سے نظروں کو ٹھنڈک پہنچاتیں آگے بڑھ رہی تھیں۔۔

اس کے پیچھے سٹوڈنٹس کے ہجوم میں وہ چاروں بھی قدم بڑھاتے ارد گرد کے مناظر کیمروں میں محفوظ کر رہے تھے۔۔

فارس کو یہاں آنے کا آئیڈیا اب اتنا برا بھی نہیں لگ رہا تھا۔۔حور اور نور ہاتھ پکڑتی آگے بھاگ گئیں۔۔

ارحا نے افسوس سے انہیں دیکھا۔۔مرحا نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔

ہم ساتھ ہیں نہ!!

وہ مسکرا کر آگے بڑھنے لگیں۔۔آہستہ آہستہ چلنے کے باعث فارس عمر وغیرہ ان کے قریب پہنچ چکے تھے۔۔

سبزے اور پھولوں کی میٹھی سی خوشبو ہوا کے دوش پر سفر کرتی مرحا کے نتھنوں سے آٹکرائی تو اس نو خوش کن احساس کے زیر اثر آنکھیں موندلیں۔۔۔

اٹس لائک ہیون !!

وہ سرگوشی میں بولی جو اس کے برابر سے گزرتے فارس نے سن لی۔۔

اس نے مرحا کی جانب دیکھا تو اسکی نظروں نے بند آنکھوں پر جھکی پلکوں سے ستواں چھوٹی سی ناک سے گلابی گال اور گالوں سے عنابی تراشیدہ لبوں تک کا سفر کیا۔۔

عالیان کے ٹھوکہ دینے پر وہ مسکان دباتا آگے چلا گیا۔۔

مرحا نے موندی آنکھیں کھولیں تو عین سامنے اسکی چوڑی پشت کو دیکھ کر اسکی دھڑکنیں

بے ترتیب ہوئیں۔۔

ایسے ہی قدرت کے نظاروں سے لطف اٹھاتے ہنستے مسکراتے وہ سارا دن وادی کی سیر کرتے

رہے۔۔

رات کو سب تھکے ہارے بستروں پر گرتے ہی نیند کی آغوش میں سو گئے۔۔

"پیر چیناسی"۔۔۔۔۔

جو کشمیر کا ایک نہایت دلکش اور جاذب نظر مقام ہے۔۔ قدرے وسط میں ایک سرسبز پہاڑ کی چوٹی

پر بنے لکڑی کے خوبصورت گھر ہوٹل کا کام دیتے تھے۔۔

یہ پہاڑ چاروں جانب سے جنگلات اور آسمان کی بلندی کو چھوتے بلند پہاڑوں سے گھرا ہوا تھا۔۔

اطراف میں دھند میں لپٹے پہاڑ اس جگہ کو عجیب جاذبیت بخشتے تھے۔۔

آسمان پر تیزی سے گزرتے بادلوں کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ انسان کسی

اور دنیا میں قدم رکھ چکا ہے۔۔

یہ مقام کسی کو بھی ایسے ہی سحر زدہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔۔ وہ سب ہجوم کی صورت

کھڑے ڈین کی بات سن رہے تھے۔۔

"اگر سفر میں ایڈونچر نہ ہو تو پھر مزہ نہیں آتا۔۔ ہم سیدھے راستے سے جانے کی بجائے یہاں کیوں

آئے ہیں؟ میں وضاحت کرتا ہوں"!!

"میرے پیچھے آپ کو جنگلات کا طویل سلسلہ نظر آرہا ہوگا۔۔ اسے پار کر کے ایک پہاڑ نظر آتا

ہے جس پر جابجا درخت لگے ہیں۔۔ آپ کو اس پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنا ہے۔۔ وہیں ہماری رہائش

ہوگی۔۔ آپ سب اپنا پارٹنر ڈھونڈ لیں جس کے ساتھ آپ یہ جنگل پار کریں گے۔۔ اگر کسی کو

مسلہ ہے تو وہ مت جائے۔۔ یہ آپکی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔۔ اور جو سب سے پہلے پہنچے گا اسے

یونیورسٹی کی طرف سے انعام دیا جائے گا۔۔ ہیو سیف جرنی"!!

انگھوٹھا دکھا کر وہ بات ختم کرتے وہاں سے چلے گئے۔۔

نور جلدی سے حور کے ساتھ ان دونوں کے پاس آئی۔۔

"یار آپی ہم لڑکیاں ہیں پیئر بھی لڑکیوں کا ہی بنے گا۔۔ اگر کوئی پرابلم ہوگئی جنگل میں تو؟"

وہ ذرا فکرمند ہوئی۔۔

ارحا نے کڑے تیوروں سے اسے دیکھا۔۔

"ہاں تو تمہیں ہی پڑی تھی یہاں آنے کی"!!

اکسکیوز می !!

عمر کھنکارا تو انہوں نے پلٹ کر دیکھا جہاں عمر کے عقب میں وہ تینوں آتے دکھائی دے رہے

تھے۔۔

جی!! حور نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"ہم آپ کا یہ مسلہ حل کر سکتے ہیں وہ اس طرح کہ آپ میں سے ہر ایک ہم میں سے ایک ایک کو جوائن کرلے۔۔"

دیکھیں آپ ہمارے کرائے دار ہیں اور سب سے بڑھ کر دادو نے آپ چاروں کا خیال رکھنے کی خاص تاکید کی تھی۔۔ جنگل میں اکیلی لڑکی کا جانا سیف نہیں ہے۔۔ باقی جیسا آپ کو مناسب لگے۔۔!!!

وہ سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا جبکہ حقیقت میں اسکے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے۔۔

انھیں اسکی بات مناسب لگی۔۔

"ٹھیک ہے آپ بتادیں کون کس کے ساتھ جائے گا"!!

مرحا کا کہنا تھا کہ نور عالیان کے ساتھ جاکر کھڑی ہوگئی۔۔

"میں اس انوسنٹ بوائے کے ساتھ جاؤں گی کیا پتہ اسے میری مدد کی ضرورت پڑ جائے۔۔"!!

اسکی بات پر لڑکوں کا قہقہہ گونجا جبکہ وہ تینوں مسکرادیں۔۔

"لٹل گرل ڈو یو وانا جوائن یور پروفیسر؟؟"

سالار نرمی سے مسکرا کر بولا تو وہ سر ہلا گئی۔۔

میں سر کے ساتھ جاؤں گی۔۔!!

"وہ سالار کے برابر آتی بیگ میں ضروری چیزیں چیک کرنے لگی۔۔

"آ۔۔۔بہنا آپ فارس کو جوائن کر لیں۔۔میں آپ کی بہن کو جوائن کر لیتا ہوں" !!

ان دونوں کو کشمکش میں دیکھ کر وہ خود ہی فیصلہ سنا گیا۔۔

چلیں؟ وہ ارحا کو گہری نظروں سے دیکھتا مسکرایا تو وہ سٹپٹا گئی۔۔

بے شرم!! وہ منہ میں بڑبڑائی۔۔

فارس آرام سے چلتا مرحا کے پاس آیا۔۔

"یہ تو وقت ضائع کرتے رہیں گے ہمیں چلنا چاہیے" !!

مرحا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تو سرمئی آنکھوں کی تاب نہ لاتے فوراً نظریں جھکا گئی۔۔

وہ دونوں اپنے ساتھیوں کو بیسٹ آف لک کہتے جنگل میں داخل ہو گئے۔۔

پانچ منٹ تک تو وہ ریلیکس سے آگے بڑھتے رہے اس دوران انہوں نے ایک دوسرے سے بات نہیں کی۔۔

مرحا خاصا نروس ہو رہی تھی اور فارس اسکی نروس۔نیس محسوس کر رہا تھا۔۔

آج مرحا لوگوں نے وائٹ شارٹ گھٹنوں تک آتی فراک کے ساتھ وائٹ ہی پینٹ اور لیدر کی میرون جیکٹ پہن رکھی تھی جبکہ فارس لوگوں نے کیمل کلر کی شرٹ کے ساتھ بلیک جینز اور بلیک ہی لیدر جیکٹ پہن رکھی تھی۔۔ جھاڑیوں میں سے گزرتے عجیب سی آواز آئی جسے سن کر وہ سہم گئی۔۔

اس نے ڈر کر فارس کا بازو پکڑ لیا اور خوفزدہ نظروں سے چاروں اوڑھ دیکھنے لگی۔۔

یہاں کچھ ہے !!

وہ فارس کو یقین دلاتے ہوئے بولی تو وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔ڈونٹ وری یہاں کچھ نہیں ہے !!

کہتے ہوئے اس نے اپنے بازو پر نظر ڈالی تو مرحا نے شرمندہ ہو کر ہاتھ ہٹا لیا۔۔

سوری!!۔۔۔۔۔

وہ کھلے بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑس کر اس سے کچھ فاصلے پر ہو گئی۔۔

وہ اس کے وجود سے اٹھنے والی مہک اور اپنے عجیب ہوتے احساسات کو محسوس کرتا سیدھ میں دیکھتا چلنے لگا۔۔"بورنگ انسان بندہ کوئی بات ہی کر لیتا ہے" !!

وہ دل ہی دل میں بڑبڑائی لیکن زبان نے خوب ساتھ دیا کہ اسکے الفاظ زبان سے ادا ہوتے فارس کے کانوں تک پہنچنے کا شرف حاصل کر چکے تھے۔۔

وہ رکا اور عین اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔

مرحا اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔۔وہ بڑی بڑی نیلی آنکھوں کو اور بڑا کرتی اسے دیکھنے لگی جو اسکا راستہ روکے کھڑا تھا۔۔

"آپ ہی بتا دیں کیا بات کروں میں؟دوست ہم ہیں نہیں اور کوئی رشتہ ہمارے بیچ ہے نہیں۔۔ لیکن۔۔۔۔۔جو آپ محسوس کر رہی ہیں اس بارے میں بات کروں تو آپ کو کوئی مسلہ تو نہیں ہو گا؟"

وہ اسکے چہرے کے پل پل بدلتے رنگوں کو دیکھ کر محظوظ ہوتا نچلے لب کا کونہ دانتوں میں دبا گیا۔۔

مرحا سرخ چہرے سے اسے دیکھتی دو قدم پیچھے ہٹی۔۔ نن۔۔ نہیں تو۔۔ایسی۔۔ کوئی بات نہیں ہے !!

"اوکے اوکے آئیں "!!!

وہ اسے گھبراتا دیکھ کر دوبارہ سے قدم بڑھانے لگا۔۔

وہ اس سے کچھ آگے چلا گیا تو جلدی چلنے کے چکر میں اس کا پیر جھاڑیوں میں اٹکا اور وہ دھڑام سے نیچے گری۔۔آہ!!!۔۔۔۔۔

وہ درد سے چلائی تو فارس فوراً پلٹا اور تیزی سے اس تک آیا جو پیر پکڑے رونے لگی تھی۔۔

فارس نے ہاتھ آگے بڑھایا تو وہ روتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

وہ لب بھینچ کر پنجوں کے بل نیچے بیٹھا اور اس کا پیر پکڑ کر شوز سے آزاد کیا۔۔وہ درد کی شدت سے چیخ پڑی۔۔ خاردار جھاڑی کا ایک کانٹا اس کے شوز میں سے ہوتا پیر میں گھس گیا تھا۔۔

فارس کے شوز اتارنے پر کانٹا ایک جھٹکے سے نکلا تھا جس کی وجہ سے وہ درد سے چلائی تھی۔۔

آئی ایم سوری!! ٹشو ہو گا آپ کے پاس؟۔۔۔۔۔

وہ نرمی سے کہتا اس کے پیر کو دیکھنے لگا جہاں ایڑھی سے ہلکا سا خون نکلنے لگا تھا۔۔

مرحا نے منہ بسورتے پرس میں سے ٹشو نکال کر اسے دیا۔۔اس کے منہ بسورنے پر فارس دھیما سا مسکرایا۔۔

وہ آرام سے اسکے پیر کو صاف کرنے لگا۔۔ جیب سے رومال نکال کر اس نے اسکے پیر پر باندھ دیا اور شوز پہنانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو مرحا نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا۔۔ میں پہن لیتی ہوں !!

گال سے آنسو صاف کرتے اس نے شوز پہنا تو فارس اٹھ کھڑا ہوا۔۔

اٹھیں کچھ نہیں ہوگا !!۔۔۔

وہ اسے پچکارتے ہوئے بولا۔۔

نو۔۔۔ درد ہوگا !!۔۔۔۔۔

وہ سر اٹھا کر اس طرف دیکھتی آنسو روکنے کی کوشش میں ہلکان نظر آئی۔۔

اس کی معصومیت پر فارس کا دل بے ساختہ چاہا کہ اس کے آنسو اپنی انگلیوں کی پوروں پر چن لے۔۔

وہ گہری سانس لے کر جھکا اور اور اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر دونوں بازوؤں میں اٹھا کر سیدھا ہوا اور آگے بڑھنے لگا۔۔

مرحا کو اس لمحے اس سے اتنی حیا آئی کہ اسکا دل چاہا وہ کہیں غائب ہو جائے۔۔

اس نے فارس کی گردن کے گرد لپٹے اپنے بازوؤں کو ایک پل دیکھا اور پھر نظریں جھکا گئی۔۔ اسکی یہ ادا فارس کے دل پر نقش ہو گئی۔۔

اتنا بڑا کتا؟ عالیان کا حلق سوکھ گیا۔۔

"تم اپنا منہ بند رکھو تمہاری آواز سن کر وہ سیدھا تمہیں ہی کھانے آئے گا" !!

نور نے کڑے تیوروں سے اسے گھورا۔۔

بڑا ہوں تم سے میں "آپ" کہو مجھے۔۔!!!

وہ بھی سب بھولتا خفگی سے بولا۔۔

نہیں کہتی کیا کر لو گے ؟

وہ کمر پر ہاتھ ٹکا کر پوری پٹاخہ بنی اسے گھورنے لگی۔۔بہت کچھ کر سکتا ہوں میں !!

عالیان سے اسے چیلنج کیا۔۔

"اچھا میں بھی تو دیکھوں "۔۔۔۔۔

نور نے جیکٹ کے بازو موڑتے ہوئے کہا۔۔

عالیان نے اچھا کے انداز میں سر ہلایا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کر گیا۔۔

نور نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے دور دھکیلنا چاہا۔۔

اب اتنا بھی شریف نہیں ہوں میں !!۔۔۔۔۔

عالیان نے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔

"کتے صاحب "لائیو رومانٹک شو ملاحظہ کر رہے تھے۔۔جب انہیں اندازہ ہوا کہ وہ یہاں کس کام

کے لیے آئے ہیں تو انہوں نے زور زور سے بھونکنا شروع کر دیا۔۔

وہ دونوں جھٹ سے الگ ہوئے۔۔

"یہ تو ہماری طرف آرہا ہے۔۔۔!!

عالیان کی ہیر و پنتی پل میں اڑن چھو ہوئی۔۔

اسکی تو میں!!۔۔۔۔

نور نے دانت پیس کر کتے کو دیکھا اور بڑا سا پتھر اٹھا کر اسکی طرف دوڑی۔۔

کتے کو پہلے تو سمجھ نہ آئی وہ بھی اسکی طرف دوڑا لیکن جب بڑا سا پتھر اسکے جسم پر لگا تو دم دبا کر وہاں سے بھاگ گیا۔۔

چلو اب!! کہ یہیں رات گزارنی ہے؟۔۔۔

نور روانی میں بول تو گئی لیکن جب سمجھ آئی تو زبان دانت تلے دبا کر سیدھی ہوتی چلنے لگی۔۔

عالیان محظوظ ہوتا دوڑ کر اس کے قریب آتا اسکے قدم سے قدم ملانے لگا۔۔

ایک دفعہ پھر کہنا!!۔۔۔۔

وہ اسے تنگ کرتے بولا تو وہ تیکھی نظروں سے اسے دیکھتی جلدی جلدی چلنے لگی۔۔

اچھا سنو تو۔۔۔اچھا سوری!!۔۔۔۔۔

وہ ہنستا ہوا پیچھے سے ہانک لگانے لگا تو وہ مزید خفا ہو گئی۔۔

"بولنے پر ٹیکس نہیں لگتا"

عمر نے اس سے بات کرنے کی ایک اور کوشش کی۔۔ارحا نے اسے تیکھی نظروں سے دیکھا۔۔

"ایسے دیکھنے پر لگتا ہے "!!!

وہ ناک کی سیدھ میں دیکھتا شرارت سے گویا ہوا۔۔

"تم اپنا منہ بند ہی رکھو کہیں تڑوانہ لینا۔۔۔"!!!

ارحا ضبط کھوتی کلس کر بولی۔۔

عمر سے ہنسی ضبط کرنا محال ہو گیا۔۔

کیسے توڑیں گی میرا خوبصورت منہ ؟اپنے چنے چنے ہاتھوں سے ؟؟

وہ قہقہہ لگا گیا۔۔اسکی بات پر ہنسی تو ارحا کو بھی آئی لیکن وہ ہنس کر اسے مزید شوخا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔"جلدی چلو ہم پیچھے ہی نہ رہ جائیں بس باتیں ہی بگھارنی آتی ہیں تمہیں"!!!

وہ میرون جیکٹ کی پاکٹ میں دونوں ہاتھ ڈالتی تیز تیز چلنے لگی تو وہ بھی اسکے ساتھ قدم بڑھانے لگا۔۔

"نہیں جی بس باتیں ہی نہیں بندے بھی بگاڑنے آتے ہیں مجھے "۔۔۔۔۔

وہ شرٹ کے نہ نظر آنے والے کالر کھڑے کرتا فخر سے بولا۔۔ابھی وہ کچھ کہتی کہ دونوں کو محسوس ہوا ان کے پیر زمین سے اوپر اٹھ رہے ہیں۔۔

دونوں نے حیران نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر اچانک وہ دونوں ایک جال میں مقید الٹے لٹک گئے۔۔

کسی جنگلی نے شاید یہ جال کسی جانور کے لیے لگا رکھا تھا جس میں وہ دونوں پھنس گئے تھے۔۔

اب سین کچھ یوں تھا کہ وہ دونوں درخت کہ پار سے آتی رسی کے ساتھ بندھنے جال میں الٹے لٹکے بری طرح پھنس گئے تھے۔۔

ارحا اسے دبوچے آنکھیں میچ کر چیختی جا رہی تھی۔۔ جب کہ عمر ہونقوں کی طرح سر گھما کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو وہ دونوں واقعی قید ہو گئے تھے۔۔

ارحا کو اپنے بے انتہا قریب دیکھ کر اسے شرارت سوجھی۔۔ عمر۔۔۔ اور اپنی حرکتوں سے باز آ جائے؟ امپوسیبل !!!

سنسان جنگل،، ہم دونوں،، قید،، تنہائی۔۔۔ ہاؤ رومینٹک !!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بتیسی نکال کر بولا تو ارحا نے غصے سے نتھنے پھلائے۔۔

"شٹ اپ !!!"۔۔۔۔۔

وہ اسکے کان میں اتنی زور سے چیخی کہ وہ اپنا کان سہلانے لگا۔۔

"بہرا نہیں ہوں میں"۔۔۔۔۔

اب کہ وہ بھی تنگ کر بولا اور جیب سے نیل کٹر نکال کر پہلے دونوں کے پیر سے لپٹی رسی نکالی۔۔

وہ دونوں کافی تگ ودو کے بعد سیدھے ہو کر بیٹھے تو وہ جال کترنے لگا۔۔

چند منٹوں بعد جب جال میں کافی بڑا سوراخ ہو گیا تو اس نے پیر باہر نکالے اور ارحا کو بھی ایسا کرنے کا کہا۔۔

جب اس نے ڈرتے ڈرتے پیر باہر نکالے تو عمر اسکا ہاتھ تھام کر نیچے کود گیا۔۔ ارحا کی چیخ بلند ہوئی تھی۔۔

وہ ڈر کے مارے آنکھیں زور سے بند کر چکی تھی۔۔ جب اسے لگا کہ وہ صحیح سلامت ہے تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔۔

وہ دونوں صحیح سلامت تھے۔۔ اس نے شکر کا سانس لیا۔۔ عمر نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا اور منہ بناتا آگے چل پڑا۔۔

وہ بھی جلدی سے اسکے ساتھ چلتی کنکھیوں سے اسکا پھولا چہرہ دیکھنے لگی۔۔

●●●●

سر کتنا انٹرسٹنگ لگ رہا یہ سب۔۔۔ آئی ایم ریلی انجوائنگ آل دس!!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اکسائٹڈ سی جنگل کو دیکھتی اس کے ساتھ چل رہی تھی۔۔

سالار اس کی بات پر مسکرایا۔۔

دیٹس گڈ!!۔۔۔۔۔میرے لئے بھی یہ سفر یادگار رہے گا کیونکہ۔۔۔۔۔۔

وہ رکا تو حور گردن موڑ کر سر اٹھاتی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

کیونکہ آپ میرے ساتھ ہو لٹل گرل۔۔۔۔ !!!

وہ دلکشی سے مسکرایا تو اسکی گال میں پڑتا ڈمپل نمایاں ہوا۔۔وہ بھی مسکرانے لگی۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔۔وہ اسکے سامنے آتا اسکا راستہ روک گیا۔۔

کیا ہوا سر؟؟۔۔۔۔۔

وہ معصومیت سے سے اٹھاتی اسے دیکھنے لگی۔۔

سالار کا دل بے قابو ہوا۔۔وہ بے اختیار جھکا اور اسکے نرم و ملائم گال پر اپنے نرم گرم لب رکھ کر پیچھے ہٹا۔۔

حور اپنی جگہ جم گئی۔۔کچھ پلوں کے لیے تو اسے سمجھ ہی نہ آیا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔

سالار کی مسکراتی نظریں خود پر پا کر وہ پزل ہوئی۔۔

وائے ڈڈیو کس می؟؟۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں پر پلکوں کی جھالر گرا کر کہنے لگی تو سالار اس کا ہاتھ تھامے چلنے لگا۔۔

"آئی ایم سوری اف یو مائنڈ اٹ۔۔ مجھ خود نہیں پتہ میں نے ایسا کیوں کیا!!!"۔۔۔۔۔۔۔

وہ کہہ کر خاموش ہوا تو وہ بھی بغیر کچھ کہے اسکے ہاتھ میں موجود اپنے ہاتھ کو دیکھتی ہلکا سا مسکرائی۔۔

واپس جا کر میں دادو سے بات کروں گی!!! دل میں عزم کرتی وہ اسکے قدموں سے قدم ملانے لگی۔۔

●●●●

ان سب کو پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے شام ہو گئی تھی۔۔سب نے خوب انجوائے کیا۔۔

اس دوران کچھ دلوں میں نئے جذبات پروان چڑھنے لگے تھے۔۔

چاہت کی میٹھی مہک چہار سو چھانے لگی تھی۔۔

بلاشبہ یہ سفر ان آٹھوں کو ہمیشہ یاد رہنے والا تھا۔۔

●●●●

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزرتا چلا جاتا ہے۔۔وہ چاروں جب یہاں آئی تھیں تو انہوں نے سوچا تک نہ تھا کہ وہ یوں کسی کی محبت میں گرفتار ہو جائیں گی۔۔

انہوں نے اس متعلق سب سے پہلے دادو کو بتایا تھا پھر اپنے جذبات ایک دوسرے سے بانٹے تھے۔۔

تاج بیگم کے لیے یہی کافی تھا کہ ان کی بچیوں نے کوئی غلط قدم نہیں اٹھایا بلکہ ان پر اعتماد کرتے سب سے پہلے انہیں اپنی پسند سے آگاہ کیا تھا۔۔

انہوں نے مناسب وقت پر بات کرنے کا کہتے انہیں فلحال خاموشی اختیار کرنے کا کہا تھا۔۔

دوسری جانب بھی جذبات کی مہک پہنچ چکی تھی۔۔

وہ جانتے تھے سب کہ کون کس کے لیے کیا جذبات رکھتا ہے اور مطمئن تھے سب سوائے سالار کے۔۔

اس نے تو یہ سب اپنی عادت کے مطابق وقت گزاری کی نیت سے شروع کیا تھا لیکن اب اسکے جذبات بدلنے لگے تھے۔۔

وہ اپنے آپ کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔اسی سلسلے میں وہ عمر سے بات کر رہا تھا۔۔

یار میں سیریس ہو رہا ہوں !!!

اسکی بات پر عمر کا قہقہہ گونجا۔۔

"نہ کر تو اور سیریس؟ ابھے گدھا سمجھتا ہے تو مجھے لیکن میں ہوں نہیں۔۔ پوری یونیورسٹی تجھے "کیوٹ کمینے" کے نام سے جانتی ہے اور ایسا تیری رنگین مزاج طبیعت کی وجہ سے ہے۔۔"

انہیں بے خبری میں علم نہ ہوا کہ حور اور ارحا کب سے پیچھے کھڑی ان کی باتیں سن رہی ہیں۔۔

سالار نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"نہیں یار اب بات کچھ اور ہے۔۔"

وہ آہستہ سے بولا تو عمر سر ہلا گیا۔۔

"سمجھ سکتا ہوں میں، پہلے مجھے بھی لگتا تھا کہ لڑکیاں وقت گزاری کے لئے ہوتی ہیں اور کوئی محبت وحبت نامی چیز نہیں ہوتی۔۔"

وہ اس کے کان کے پاس جھکا۔۔

"لیکن جب سے مجھے ارحا سے محبت ہوئی ہے میری سوچ بدل گئی ہے بر و ہر لڑکی کریکٹر لیس نہیں ہوتی۔۔"

اسکی پہلی آدھی بات تو ان دونوں کے کانوں تک پہنچ گئی لیکن اگلی بات آہستہ بولنے کے باعث وہ سن نہ سکیں۔۔

حور کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔۔ اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔

کسی احساس کے تحت اس نے پلٹ کر دیکھا تو ان دونوں کو وہاں کھڑا دیکھ کر گھبرا کر اٹھا۔۔

سالار نے اسے یوں اٹھتے دیکھ کر اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اسکی بھی سٹی گم ہو گئی۔۔

شٹ!!!۔۔۔۔۔۔

اسے خود پر بے انتہا غصہ آیا۔۔

حور کی آنکھوں سے گرتے آنسو اسے باور کروا چکے تھے کہ وہ سب سن چکی ہے۔۔

وہ نفی میں سر ہلاتے پلٹی تھی اور دوڑتی ہوئی گال پر بہتے آنسو صاف کرتی سیڑھاں چڑھنے لگی۔۔

عمر نے ارحا سے کہنا چاہا۔۔ "جو تم نے سنا وہ غلط ہے یار میرا مطلب ہے تم غلط سمجھ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے!!!۔۔۔۔

وہ بے اختیار کراہا۔۔

ارحا آنکھوں میں غصے کی سرخی لیے اسے دیکھتی رہی۔۔ یکدم وہ پلٹی اور تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی۔۔

عمر غصے سے سالار کو گھورتے اس کے پیچھے بھاگا جو لان کے وسط تک پہنچی تھی۔۔

رکو بات سنو میری !!!

وہ خود پر ضبط کرتا ہوا بولا۔۔

اسے بھی غصہ آنے لگا تھا اب۔۔ایسے کیسے وہ پوری بات جانے بغیر اس کو غلط سمجھ رہی تھی۔۔

راستہ چھوڑو میرا!!!۔۔۔۔۔۔

عمر کو اپنے راستے میں حائل دیکھ کر وہ نتھنے پھلا کر بولی۔۔اسکا بس نہ چل رہا تھا کہ اس کے منہ پر ایک چماٹ لگا دیتی۔۔

اتنا سب کر کے بھی وہ کس طرح دیدہ دلیری سے اس کا راستہ روکے کھڑا تھا۔۔

"نہیں چھوڑوں گا راستہ اور تم مجھے اپنے راستے سے ہٹانے کی کوشش کرو بھی نہ کیونکہ تمھارا ہر راستہ میری طرف ہی آتا ہے۔۔"۔۔۔۔۔

وہ بھی آنکھوں میں غصہ سموئے اس ٹڈی سی لڑکی کو دیکھ کر بولا جو اسکے دل پر پوری شان سے حکومت کرنے لگی تھی۔۔

"تو پھر مرو یہیں، میں جا رہی ہوں!!"۔۔۔۔۔

وہ سرخ آنکھوں سے اسے گھورتی اسکی سائیڈ سے نکلنے لگی کہ عمر کا دماغ گھوم گیا۔۔

"تمہیں سمجھ نہیں آ رہی بات کرنا چاہتا ہوں میں تم سے "

وہ اسے بازو سے پکڑ کر جھٹکا دیتا نچلے لہجے میں دھاڑا۔۔ارحا کی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔

کیارہ گیا ہے بات کرنے کو اب ہاں؟تم بھی اپنے دوست کی طرح گھٹیا ہو،،اب میں مزید تمہیں اپنے جذبات سے کھیلنے کی اجازت ہر گز نہیں دوں گی۔۔ سمجھ کیا رکھا ہے تم دونوں نے ہم بہنوں کو؟ایسی گری پڑی ہیں کہ تم ہمیں وقت گزاری کا سامان بناؤ!!۔۔۔۔۔

وہ بغیر سوچے سمجھے بولتی چلی گئی۔۔

شٹ اپ!!۔۔۔۔۔۔

وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا دھاڑا تو وہ ڈر کر پیچھے ہٹی۔۔

"بہت بکواس کرلی تم نے اور میں نے سن لی۔۔اب اگر تم نے کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔"

لان میں کسی کے قدموں کی آواز سن کر وہ لب بھینچ کر اسے کھینچتا لان کے پچھلے حصے میں لے آیا اور جھٹکے سے اسے دیوار سے لگاتا اس کے گرد دیوار پر بازو رکھ گیا۔۔

"چھچھ۔۔چھوڑو مجھے وحشی انسان!!میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔۔" !!!

وہ جنگلی بلی بنی اسکا منہ نوچنے کے در پے ہوئی۔۔عمر کا اب صحیح معنوں میں دماغ گھوما تھا۔۔

اس نے غصے سے لان میں دیکھتے اسکے منہ پر اپنا مظبوط ہاتھ رکھ کر اسکی آواز کا گلا گھونٹ دیا۔۔

"بس!!بہت بول لیا تم نے بغیر کچھ جانے کیسے تم میرے بارے میں ایسی رائے قائم کر سکتی ہو؟؟"

وہ اپنی مظبوط گرفت میں پھڑ پھڑاتی اس نازک لڑکی کی نیلی آنکھوں میں اپنی سرخی مائل آنکھیں گاڑ کر سرد مہری سے بولا۔۔

بتاؤ ایسا لگتا ہوں میں تمہیں؟؟ بولو!! اگر اتنا ہی گھٹیا اور آوارہ لگتا تھا تو کیوں مجھے اپنے دل میں بسایا تم نے؟

وہ دیوار پر اسکے برابر ہاتھ مارتا درشتگی سے بولا تو وہ بھیگے نین کٹوروں سے اسے شکایتی نظروں سے دیکھتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

یار!!!۔۔۔۔۔

وہ اسے روتے دیکھ کر بے بسی سے بولا۔۔

ایک بار میری بات سن لو پھر جیسا تمہیں ٹھیک لگے ویسا کرنا۔۔!!!

وہ اس سے فاصلے پر ہوتا سنجیدگی سے کہنے لگا۔۔

"سالار ایسا تھا۔۔۔ میں مانتا ہوں لیکن وہ بدل گیا ہے۔۔ وہ یہی بات ڈسکس کر رہا تھا مجھ سے اور جہاں تک میری بات ہے میرے جذبات میں کہاں کھوٹ دیکھا تم نے؟ میں نے کبھی میلی نظر سے دیکھا تمہیں بتاؤ؟ میں نے سچی محبت کی ہے تم سے اور اس کا ثبوت تم بہت جلد دیکھ لو گی جب میں تمہارا رشتہ مانگنے آؤں گا۔۔ لیکن خالی محبتوں کے سہارے رشتے نہیں چلا کرتے،، رشتے

اعتبار مانگتے ہیں۔۔آج تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری دیکھ کر مجھ بہت دکھ پہنچا ہے۔۔"!!!

عمر کی آنکھیں سرخ ہوئیں تو ارحا کو اپنے کہے الفاظ پر ندامت ہوئی۔۔جذبات کی رو میں بہہ کر وہ اسے پتہ نہیں کیا کیا کہہ گئی تھی۔۔

آئی ایم سوری!!!۔۔۔۔

وہ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتی رو دینے کو ہوئی۔۔

"مجھے یہ سوری نہیں چاہیے۔۔مجھے وعدہ چاہیے تم سے کہ آئندہ کچھ بھی ہو تم میرا اعتبار کرو گی"۔۔۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا اس سے اعتبار مانگ رہا تھا۔۔

"کروں گی،،وعدہ!!"۔۔۔

وہ گیلی سانس اندر کھینچتی اسے اعتبار سونپ گئی تو وہ بھی سکون کا سانس لیتا مسکرا دیا۔۔

فارس آفس سے سیدھا لاؤنج میں آیا تو سالار کو سگریٹ پیتے دیکھ کر اسے دھچکا لگا۔۔

اس نے پاس ہی بیٹھے عالیان سے اشاروں میں پوچھا تو وہ بے چارگی سے کندھے اچکا گیا۔۔

"میں جب سے آیا ہوں پوچھ پوچھ کر تھک گیا ہوں لیکن نواب صاحب جواب ہی نہیں دے رہے بس سگریٹ پھونکی جا رہے ہیں"!!!

فارس نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر کوٹ اتار کر صوفے پر بیٹھ کر ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔۔

پھر اس نے کچھ فاصلے پر پڑے ٹیبل پر رکھے جگ سے پانی کا گلاس بھرا اور گھونٹ گھونٹ پینے لگا۔۔

"یہ کیا بولے گا میں بتاتا ہوں "

عمر طنزیہ نظروں سے سالار کو دیکھ کر بولا۔۔۔

"اس کی معشوقہ کو علم ہو گیا ہے کہ یہ اس کے وقت گزاری کر رہا تھا۔۔ارحا نے بھی ساری بات سن لی جب یہ مجھے سب بتا رہا تھا۔۔وہ بھی مجھے غلط سمجھ بیٹھی تھی۔۔ کتنی مشکل سے اسے سمجھایا ہے میں نے،اس سالے کی وجہ سے میرا کام بھی خراب ہونے والا تھا۔۔ "

وہ دل کی بھڑاس نکالنے لگا۔۔

"بکواس بند کر اپنی "!!!

سالار اسے وارن کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

کیوں سچائی ہضم نہیں ہو رہی کیا؟یہی تو ارادے تھے نہ تیرے مجھے تو شک ہے تو ابھی بھی نہیں بدلا !!!

عمر بھی ہر لحاظ بلائے طاق رکھتا بولا۔۔

عالیان تو حیرت سے منہ کھولے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔اتنا سب ہو گیا تھا اور انہیں خبر ہی نہیں تھی۔۔جبکہ فارس پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"کیا ہو گیا ہے ایک دوسرے کے ساتھ کیوں لڑ رہے ہو پیچھے ہٹو!!!"۔۔۔۔۔

وہ ایک دوسرے کے مقابل کھڑے عمر اور سالار کو دیکھتا سختی سے بولا۔۔

"اسے کہہ اپنی بکواس بند کر لے نہیں تو منہ توڑ دوں گا"۔۔سالار دانت پیس کر درشتگی سے بولا تو عمر کو بھی غصہ آیا۔۔

"تو ہاتھ تو لگا کر دکھا مجھے منہ توڑنا دور کی بات ہے"!!

سالار ماتھے پر بل ڈالے آگے آیا۔۔

"یہ لے!!!"۔۔۔۔۔۔

اس نے عمر کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے دھکیلا تو عمر کا ضبط ختم ہوا۔۔

اس نے ہاتھ کا مکا بنا کر پوری قوت سے اسکے منہ پر دے مارا۔۔سالار نے بھی ہر لحاظ ختم کرتے اس کے منہ پر مکا مارا اور پھر دونوں گتھم گتھا ہو گئے۔۔

فارس پھرتی سے آگے آیا اور ان کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگا۔۔اس صورتحال سے عالیان گھبرا گیا تھا۔۔وہ بھی جلدی سے آگے آیا اور عمر کو دور کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن وہ دونوں تو اس وقت جیسے حواس کھو چکے تھے۔۔

فارس پہلے ہی تھکا ہوا آیا تھا اوپر سے ان دونوں کو پاگلوں کی طرح لڑتا دیکھ کر اس کا دماغ گھوم گیا۔۔ اس نے دونوں کو دھکا دے کر دور دھکیلا اور ان کے منہ پر زناٹے دار تھپڑ مارا۔۔

وہ دونوں پل میں خاموش ہوئے تھے۔۔

"ہو کیا گیا ہے تم دونوں کو؟ان لڑکیوں کے پیچھے آپس میں کت**وں کی طرح لڑ رہے ہو!!

کیا یہی دوستی تھی تم دونوں کی کہ دو دن کی محبت کے پیچھے ایک دوسرے کے گریبانوں کو پہنچ رہے ہو!!!"-----

جاؤ اپنے کمرے میں اور اب اگر تم دونوں کو لڑتا ہوا دیکھا میں نے تو آئندہ میری شکل دیکھنے کو ترسو گے۔۔۔!!

درشتگی سے کہہ کر اندر جانے کی بجائے وہ لان میں چلا آیا۔۔گہرے سانس لے کر اس نے اپنے غصے پر قابو کیا۔۔اندر وہ دونوں خاموشی سے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔۔

عالیان کی آنکھوں میں دکھ نمایاں ہوا۔۔وہ اداس ہوتا چھت پر چلا گیا کیونکہ وہ اس وقت تنہائی چاہتا تھا بس۔۔

اسکے جانے کے بعد مرحا اور حور آہستہ سے سیڑھوں کے پیچھے سے باہر آئیں۔۔

وہ دونوں سب کچھ سن چکی تھیں۔۔

حور تب سے روئے جارہی تھی۔۔مرحا نے دکھ سے اسے دیکھتے گلے لگا لیا۔۔

"میری جان ہو سکتا ہے کوئی غلط فہمی ہوئی ہو تمہیں تم ایک بار اس سے بات کرو ہو سکتا وہ واقعی سچا ہو۔۔اگر اس نے تم سے بات کرنی چاہی تو تم ایک موقع ضرور دینا اسے۔۔کبھی کبھی کانوں سنا بھی پورا سچ نہیں ہوتا۔۔ہم تمہیں خوش دیکھنا چاہتے ہیں ایسے روؤ گی تو دادو بھی اپ سیٹ ہوں گی نہ؟ جاؤ شاباش کچھ دیر سو جاؤ۔۔پھر بات کرتے ہیں اس بارے میں۔۔۔"

وہ اسے پیار سے سمجھانے لگی تو حور ہاتھ کی پشت سے آنسو پونچھتی سر ہلا کر الگ ہوتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

وہ تو چلی گئی لیکن مرحا بے حد اداس ہو گئی تھی۔۔وہ عجیب عجیب سوچیں سوچتی لان میں چلی آئی۔۔اسکی نظریں تو سامنے تھیں لیکن دماغ کہیں اور الجھا ہوا تھا اس لیے وہ سامنے کھڑے فارس کو دیکھ نہ سکی اور اس سے ٹکرا گئی۔۔

فارس کا سر جھکا ہوا تھا اس لیے وہ بھی نہیں دیکھ پایا تھا۔۔

وہ گھبرا کر ہڑبڑی میں پیچھے ہٹی کہ اس کا پیر مڑ گیا۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ گرتی فارس نے پھرتی سے اسکے کے بازو و تھام کر اسے گرنے سے بچایا۔۔

وہ سیدھی ہوتی شکایتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔فارس اس کی نظروں کو پڑھ گیا تھا۔۔

وہ براہ راست اسکی نیلی آنکھوں میں اپنی سرمئی آنکھیں گاڑ کر کہنے لگا۔۔۔

"ہر کوئی ایک سا نہیں ہوتا یہ آپ دیکھ لیں گی "!!!

دھیمے لہجے میں کہتا وہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔

مرحا نے آنکھیں موند کر کھلی ہوا میں گہرا سانس لیا۔۔اسے اسکے کہے ایک ایک حرف پر یقین تھا۔۔

وہ لان سے نکلتا بیرونی دروازے کے پاس پہنچا تھا کہ حور دروازہ دھکیل کر اندر آئی۔۔

سامنے ہی سالار کو دیکھ کر اسکی بھنویں تن گئیں۔۔

وہ اسکے سائیڈ سے نکلنے لگی کہ سالار نے اسکے مقابل آتے اسکا راستہ روک لیا۔۔

اسکی آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑ گئے تھے جنہیں حور نے پہلی نظر میں ہی دیکھ لیا تھا۔۔

"بات کرنا چاہتا ہوں آپ سے آپ غلط سمجھ رہی ہیں مجھے میرے جذبات سچے ہیں آپ کے لیے !!!"

حور نے سپاٹ چہرے سے اسے دیکھا۔۔

تو میں نے جو سنا تھا وہ کیا تھا؟؟

سالار نے کنپٹی دبائی۔۔

"آپ نے آدھی بات سنی تھی۔۔ بات ویسی نہیں تھی جیسی آپ کو سمجھ آئی "!!!

اچھا میں کیسے یقین کرلوں کہ باقی آدھی بات کچھ اور تھی۔۔۔؟؟

وہ ہنوز سپاٹ لہجے میں بولی۔۔

ٹھیک ہے کل میں آؤں گا دادو سے بات کرنے۔۔ اس سے زیادہ میں آپ کو یقین نہیں دلا سکتا۔۔

اگر آپ کا دل مان گیا تو ٹھیک ہے ورنہ۔۔۔۔۔

وہ چپ ہو گیا۔۔ جیب سے سگریٹ نکال کر سلگاتا وہ گیٹ کھول کر باہر نکل گیا۔۔

حور سن سی اپنی جگہ کھڑی رہ گئی۔۔

"سر ایسے تو نہیں تھے۔۔وہ سگریٹ نہیں پیتے تھے نہ ان کے ڈارک سر کلز تھے۔۔کیا واقعی میں انہیں غلط سمجھ رہی ہوں۔۔۔۔"

وہ پلکیں جھپک کر آنکھوں کی نمی کو باہر آنے سے روکتی سست روی سے اندر جانے لگی۔۔

●●●●

وہ تینوں کمرے میں زمین پر بچھے قالین پر بیٹھے تھے جب عمر آفس سے آیا۔۔اس نے ہاتھ میں پکڑا بیگ زور سے دور پھینکا اور رونی صورت بنا کر قالین پر ڈھے گیا۔۔

کیا ہوا تجھے۔۔کیا نرگس کی طرح مجرہ کرنے لگا ہے؟؟عالیان نے ٹیڑھی نظروں سے اس کے پوز کو دیکھتے اس پر طنز مارا۔۔

امی مینوں نئی پتہ میری شادی کرواؤ۔۔آں !!!

وہ عالیان کا پیر پکڑتا زور زور سے جھلانے لگا۔۔

عالیان نے دہل کر سینے پر ہاتھ رکھا۔۔

"درفٹے منہ۔۔امی ہو گا تُو!!!"۔۔۔۔

عمر نے اسے گھور کر دیکھا پھر فارس سے کہنے لگا۔۔

"یار آج میرا کولیگ مٹھائی لایا تھا اپنی شادی کی۔۔سب "بیوی شدہ" ہو گئے ایک میں ہی رہا چھڑا کا چھڑا"۔۔

اس کی بات پر سالار سنجیدہ ہی رہا تو وہ اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اسے گلے لگا لیا۔۔

"آئی ایم سوری یااار۔۔۔!!! میں اوورری ایکٹ کر گیا تھا۔۔"سالار نے بھی دل صاف کرتے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔

فارس اور عالیان نے بھی ان کو دیکھتے شکر کا سانس لیا۔۔عمر پیچھے ہٹا تو سالار کہنے لگا۔۔

"میں کل دادو سے بات کرنے جاؤں گا رشتے کی۔۔تم لوگ بھی جانا چاہو تو چلنا میرے ساتھ"

اسکی بات پر تینوں کو خوشگوار حیرت ہوئی۔۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔؟؟؟

عالیان شرارت سے بولا تو عمر نے اسے آنکھیں دکھائیں۔۔

"بڑا تیز ہے تو بھی مولوی۔۔ہائے میری دلی مراد پوری ہونے جارہی ہے اف اف مجھ سے تو خوشی نہیں سنبھالی جارہی۔۔۔"

عمر زمین پر لیٹیاں لینے لگا۔۔اس کے ڈرامے شروع ہو چکے تھے جن کے وہ عادی تھے۔۔

ہوا وہی تھا جیسا انہوں نے چاہا تھا۔۔

تاج بیگم سے سلیقے سے بات کرنے کے بعد وہ چند دن خاموشی اختیار کئے رہے جب وہ مٹھائی کا ٹوکرا لیے آئیں اور انہیں نوید سنا گئیں۔۔

جب تاج بیگم نے نور وغیرہ سے ان کی مرضی پوچھی تو وہ انکی رضامندی جان کر انہوں نے رشتہ پکا کر دیا۔۔

نہ ان لڑکوں کا کوئی تھا نہ انکی بچیوں کا انکے علاوہ کوئی تھا۔۔جو بھی کرنا تھا ان ہی کو کرنا تھا۔۔

اس لیے انہوں نے سوچا کہ تاخیر کرنے کی ضرورت کیا ہے۔۔انہوں نے بات پکی کر دی اور تاریخ رکھ کر چند پرانے اور نئے پڑوسیوں اور دور پار کے چند ایک رشتہ داروں کو فون پر مدعو کر دیا۔۔

فارس وغیرہ نے بھی اپنے چند کولیگز اور دوستوں کو اپنی شادی پر آنے کی دعوت دے دی تھی۔۔

شادی کیا تھی نکاح کی چھوٹی سی تقریب تھی جس میں تیس پینتیس لوگوں نے شرکت کرنی تھی۔۔

آج ان کا نکاح تھا۔۔پورے گھر میں خوشی کی لہر دوڑ رہی تھی۔۔

لڑکوں نے مل کر لان کو خوبصورتی سے سجادیا تھا۔۔برقی قمقموں سے پھوٹتی رنگ برنگی روشنیاں عجب بہار دکھارہی تھیں۔۔

وہ چاروں کمرے میں تیار ہو رہے تھے۔۔چاروں نے ایک جیسی سیاہ شیروانی پہنی تھی۔۔

نفاست سے سیٹ کئے بال اور ہر چیز کو مات دیتیں چمکتی آنکھیں۔۔وہ بے حد وجیہہ لگ رہے تھے۔۔

اوپر والے فلور پر جھانکو تو بیوٹیشن چاروں دلہنوں کو تیار کر کے فائنل ٹچ دے رہی تھی۔۔

چاروں نے سفید غرارہ شرٹ پہنی تھی۔۔

مانگ میں گولڈن ٹیکے،جوڑے سے نکلتی لٹیں،گالوں پر لالی اور لبوں پر مہرون لپ سٹک میں وہ بلا کی حسین لگ رہی تھیں۔۔

پیروں میں مہرون کھسے ڈالے وہ ہاتھوں میں گلاب کے پھولوں کے بنے گجرے پہن رہی تھیں۔۔

تاج بیگم بہت خوش تھیں۔۔۔انہوں نے محلے کی دو تین لڑکیوں کو بلا لیا تھا تاکہ وہ ان کے آس پاس رہیں۔۔

وہ مہمانوں کو دیکھنے لان میں چلی آئی تھیں۔۔

سفید سادہ مگر نفیس سے شرارے میں وہ بہت بھلی لگ رہی تھیں۔۔ عمر لوگ باہر آئے۔۔

"دادو نکاح خواں کچھ دیر تک آتا ہو گا آپ تیاری رکھیں۔۔۔"

عمر مسرور سا بولا تو وہ مسکرا کر سر ہلا گئیں۔۔

کچھ دیر بعد وہ سٹیج پر جا کر بیٹھ گئے۔۔

سب مہمان آ چکے تھے۔۔ نکاح خواں بھی آ گیا تھا۔۔

تاج بیگم نے ایک لڑکی کو اشارہ کیا تو وہ سر ہلا کر اندر چلی گئی۔۔ چند منٹوں بعد وہ چاروں چند لڑکیوں کے نرغے میں باہر آتی دکھائی دیں۔۔

سب مہمان مڑ مڑ کر اشتیاق سے انہیں دیکھنے لگے جبکہ ان کے دولہوں کی نظریں ان پر جم گئی تھیں جنہیں دیکھ کر کچھ من چلوں نے ہوٹنگ کرنی شروع کر دی۔۔۔

تاج بیگم جو کسی خاتون سے بات کر رہی تھیں ان سے معذرت کر کے ان چاروں کے پاس آئیں اور انہیں لیے سٹیج کی طرف بڑھیں۔۔

وہ احتیاط سے سٹیج پر چڑھ کر الگ رکھے فور سٹر سٹائلش سے صوفے پر براجمان ہو گئیں۔۔

"مولوی صاحب شروع کریں۔۔۔۔"

تاج بیگم کا کہنا ہی تھا کہ ٹھاکی آواز دے دروازہ کھلا اور دادا شوکت اندر آیا۔۔

اس نے دونوں ہاتھوں میں گ***ن تھام رکھی تھی وہ الگ بات ہے ان کے ہاتھ وزن کے باعث نیچے کو لٹکے ہوئے تھے۔۔

"رک جاؤ یہ شادی نہیں ہو سکتییی۔۔۔ "!!!

ان کی آواز پر سب نے مڑ کر دیکھا تو بنیان اور تہہ بندھ پہنے ایک بوڑھا کانگڑی سا آدمی خطرناک نظروں سے عمر لوگوں کو گھور رہا تھا۔۔

اس کے پیچھے اچانک "آنا جمیل۔۔۔۔۔ھذا" اندر داخل ہوا۔۔

وہ سیدھا دادے شوکت سے ٹکرایا۔۔

جہاں دادے کا توازن بگڑا وہیں وہاں موجود سب لوگوں کی سانس اٹکی۔۔

دادا خود کو سنبھال کر سیدھا ہوا اور "ھذا" کی "تون" پر ایک "چنڈ" ماری۔۔

"اوئے دادے جا یہاں سے آج تو پنگا نہ لے مجھ سے۔۔۔"!!!

عمر دانت کچکچا کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔

فضول میں آ گیا رنگ میں بھنگ ڈالنے۔۔ وہ بڑبڑایا۔۔

"ھذا بلکل ٹھیک کہا یہ میرج نہیں ہو سکتی۔۔۔ انار جل خوبصورت کو انکار کر دیا اور اب یہاں میییر جج ہو رہی ہے یا دادا۔۔۔ "!!!

وہ سر پر عربیوں کے سٹائل میں باندھے رومال پر ہاتھ پھیر کر مزے سے بولتا آگے آیا۔۔

وہ سب سٹیج سے نیچے اتر آئے۔۔ صورتحال کو بگڑتا دیکھ کر مہمان آہستہ آہستہ کھسک گئے۔۔۔

فارس دانت پیس کر آگے آیا۔۔۔

دادے نے گ***ن کا رخ اس کی طرف کر دیا۔۔۔

"رک جا فارسا نہیں تو تیرے پیروں کے نیچے کی زمین اڑا دوں گا!!!۔۔۔"

دادے کی للکار پر وہ وہیں رک گیا۔۔۔

"اوکے اوکے۔۔۔۔دادا سب کو چھوڑیں آپ مجھے بتائیں کیا ہوا ہے؟ عمر نے کچھ کیا ہے؟۔۔۔ "

وہ ہاتھ اٹھاتا انہیں باتوں میں لگانے لگا۔۔۔

دادے نے گ***ن نیچے کر کے تاج بیگم کو دیکھا۔۔۔

"یہ شادی صرف ایک صورت میں ہو سکتی ہے۔۔۔ میرا اوی ویا کرواؤ اپنی دادی نال۔۔۔۔

!!!"

دادے کا کہنا تھا کہ اس سچوایشن میں بھی لڑکیوں کی ہنسی نکل گئی۔۔تاج بیگم نے انہیں گھورا تو ان کی ہنسی کو بریک لگا۔۔

نکاح خواں منہ کھولے دادے شوکت نامی خلائی مخلوق کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

انا جمیل۔۔۔ابن خوبصورت۔۔۔منہ میں انگلی دبائے دادے سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔۔۔

نور نے پیر سے کھسہ اتار کر ہاتھ میں پکڑا تو وہ حلق تر کرتا دادے کے پیچھے چھپ گیا۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے۔۔۔۔ "

فارس نے کہا ہی تھا کہ سالار نے جلدی سے اس کی بات اچک لی۔۔۔

"دادا یہ سب تو پاگل ہیں۔۔میں کرواتا ہوں آپ کی شادی۔۔۔"

ہاں جی ابھی آپ کی عمر ہی کیا ہے!!!"۔۔۔۔

عالیان نے بولنا ضروری سمجھا۔۔۔

نور نے واہ کے انداز میں ابرو اچکا کر عالیان کو دیکھا تو وہ ہنس پڑا۔۔۔

حور نے ناخن چباتی سالار کا ہاتھ تھاما تو سالار نے اسے ریلیکس ہونے کا کہا۔۔۔ار حا البتہ ریلیکس کھڑی تھی۔۔۔

ایک دفعہ پکڑ لوں پھر چھوڑوں گا نہیں تجھے شوکت سوپ!!!۔۔۔۔عمر نے دانت کچکچاتے سوچا۔۔۔

سالار کی پیشکش پر دادا تو خوش ہو گیا۔۔۔ جبکہ انا جمیل ھذا اخ تھو کا منہ لٹک گیا۔۔۔

"یا دادا۔۔۔ان کی باتوں میں نہ آؤ یہ تم کو اصلی والا چونا لگا رہے ہیں ھذا!!!۔۔۔۔"

دو نمبر عربی جمیل نے رومال کو کندھے پر ٹھیک کرتے دادے کے کان میں کہا۔۔۔

عمر کا بس نہیں چل رہا تھا اس جمیل نامی کھمبے کو لات مار کر باہر کرتا۔۔۔

"او دادے۔۔۔اس ابن لعنتی کی باتوں میں نہ آ۔۔۔ یہ تیرا کام خراب کرے گا۔۔ پھر ہمیں نہ کہیو"!!!

عمر لاپرواہ انداز میں بولا تو دادے نے آنکھیں سکیڑ کر ساتھ کھڑے ھذا جمیل کو دیکھا۔۔۔

دادے نے اس کی گردن پر ایک "چنڈ" ماری۔۔۔

"ہاں بھئی۔۔۔ کرواؤ نکاح۔۔۔ حسین دولہا بھی یہیں۔۔۔ اور دلھن بھی۔۔۔ "

دادے نے بتیسی نکال کر کہا تو سامنے کے دو دانت ٹوٹے تھے۔۔۔

فارس نے سر گھما کر عمر وغیرہ کو اشارہ کیا۔۔

سیدھا ہو کر وہ کھنکارا۔۔۔

"چلیں آئیں سٹیج پر۔۔۔بس یہ ذرا سائیڈ پر رکھ دیں۔۔۔"اس نے آگے بڑھتے احتیاط سے پسٹ **ل دادے کے ہاتھ سے لے لیا۔۔۔

اچانک کسی کے دوڑنے کی آواز آئی۔۔دادے نے آواز کے تعاقب میں دیکھا تو عمر اور عالیان کو بجلی کی سی سپیڈ سے اپنی طرف دوڑ کر آتے دیکھ کر اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں۔۔۔

عمر نے دادے کے بازو پکڑے اور عالیان نے ٹانگیں۔۔دادے کو اٹھا کر وہ آن کی آن میں گھر سے باہر پھینک آئے۔۔۔

دادا چیختا چلاتا رہ گیا۔۔جلدی سے دروازہ بند کر کے وہ بازو کہنیوں تک موڑتے انا جمیل کی طرف بڑھے جس نے ان سے بچنے کو دوڑ لگا دی۔۔

اپنا سفید چولا دونوں ہاتھوں سے پکڑتا وہ ٹیبل پر چڑھ گیا۔۔۔

"دیکھو خدا کو جانے دو۔۔۔یا برو۔۔۔"!!!

وہ ان دونوں کو دیکھ کر حلق تر کرتا بولا کہ سالار نے اسے ٹانگ سے گھسیٹ لیا۔۔۔

وہ دھڑام سے میز پر گرا۔۔۔

تاج بیگم آگے آئیں اور پیروں سے جوتا اتار کر اس کی تشریف کا نشانہ لیا۔۔

مرحا آنکھیں پوری کھولے زور سے ہنسی تو اس کے پاس آتا فارس اس کے کان پر جھکا۔۔۔

"بہت ہنسی آرہی ہے؟ اپنی انرجی بچا کر رکھیں۔۔آگے ضرورت پڑنے والی ہے" !!!

اس کے سراپے پر گہری نظر ڈال کر وہ کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔۔

شرم سے مرحا کا چہرہ لال گلال ہو گیا۔۔

انا جمیل کو ٹھکانے لگا کر سب اکٹھے ہوئے۔۔۔وہیں کھڑے کھڑے نکاح خواں نے ان کا نکاح پڑھوایا۔۔۔منہ میٹھا کرنے کے بعد تاج بیگم نکاح خواں کو گیٹ تک چھوڑنے چلی گئیں۔۔۔

وہ چاروں اپنی دلہنوں کے سامنے کھڑے انہیں محبت سے تک رہے تھے۔۔

انہیں خود سے قریب کرتے وہ یک زبان بولے۔۔۔

__________تو کیسا لگا ہمارا الوّ!!!______________

ختم شد_______

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959